مگر خوش ہی سائل سے تو اے کریم
قسم تیری تو ہے غفور و رحیم

کمی کیا اوسے جب کہ کردے کرم
زیادہ تو خواہش سے دیوے دمبدم

گدا کو جو دینے پہ آئے ذرا
تو سارا جہان کردے اوسکو عطا

خزانے وہ تیرے ہین لا انتہا
کہ لاکھون برس اک نہ کم ہو ذرا

تو نعمت پہ نعمت سدا اسکو دے
مگر جتنا بخشے وہ بڑہتا ہے

کہ جو کچھ تو چاہے وہ موجود ہو
وہ موجود ہو جو کہ مقصود ہو

جو چاہے کرے بس یگانہ ہے تو
وہ دل ہے جسے ہے تری آرزو

جو طالب ہے ترا اوسے کیا نہین
دو عالم کی بھی اوسکو پروا نہین

تو اکدم مین اے سب کے پروردگار
کرے ایسے اک کن سے عالم ہزار

اور اکدم مین اون سبکو غارت کرے
کوئی بھی نہ چون و چرا کر سکے

ترے حکم کے کرتے ہین ہم خلاف
اور اوسکو تو ہے دیکھتا صاف صاف

نہان و عیان کا تجھے علم ہے
مگر کارفرما ترا حلم ہے

نہان و عیان تجھ پہ سب ہے عیان
گنہگار ہم اور تو مہربان

تو ستار ہے تو ہی غفار ہے
خدائی تجھی کو سزاوار ہے

نرالی تری شان اور بوالعجب
ترے کارخانے نرالے ہین سب

تو دنیا مین اعدا کو دے نعمتین
رہین شاد اور پائین سب راحتین

اگر پھیر لے اپنی چتون ذرا ؛
ہو سلطان عالم گدا بے نوا

تو کافر کو اکدم مین کردے ولی ۔۔۔ تو صد سالہ عابد کو کردے شقی

ہون مومن سبھی یا ہون کافر تمام ۔۔۔ تو ہے بے نیاز اے خدائے انام

بڑہے اور گھٹے کچھ نہ تیرا جلال ۔۔۔ تو ہے ذوالجلال اور تو لایزال

مین بے بس ہون بیکس ہون اور شرمسار ۔۔۔ فقط تیرے افضال پر ہے مدار

کیا فضل سے تونے پیدا مجھے ۔۔۔ ہے اب لاج پیدا کئے کی تجھے

عبادت نہ طاعت ہے ذرہ یہان ۔۔۔ مین عاصی ہون سر دفتر عاصیان

بھلا یا برا ہون مگر ہون ترا ۔۔۔ سوا تیرے ہے کون یا رب مرا

تو دنیا و دین مین مجھے شاد رکھ ۔۔۔ میری آل و اولاد آباد رکھ

کسیکا نہ محتاج اونھین کیجیو ۔۔۔ رہین خوش جو کچھ چاہین تو دیجیو

مسلمان مسرور دائم رہین ۔۔۔ اور ایمان پر دل سے قایم رہین

ہو ایمان پہ یا رب مرا خاتمہ ۔۔۔ ترے شوق مین ہو بھلا خاتمہ

خوشی سے ترے شوق مین جان دون ۔۔۔ سدا جام دیدار پیتا رہون

بحق نبی و علی و بتول ۔۔۔ بسبطین و اصحاب حضرت رسول

کلامی کی بر آئے یہ التجا ۔۔۔ یہی آرزو ہے یہی مدعا

نعت حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ اجمعین

کلامی ادب ہے ادب کا مقام ۔۔۔ کہان تو کہان نعت خیر الانام

خدا آپ تعریف جنکی کرے ۔۔۔ کہان تاب بندہ کی جو کر سکے

خدا کا جو منعوت و محبوب ہو
دو عالم سے اوسکو جو مطلوب ہو

تو ہم آب کوثر سے دہو کر زبان
جو وہ نام لین تا کہ ہو حرز جان

تو یہ ہی سعادت ہی یہ ہی ادب
وہ نور قدم اور محبوب رب

پناہ دو عالم شہ مرسلین
شفیع الورے رحمت عالمین

سراپا مجسم بفضل و کرم
شہ عرش مسند ملائک خدم

امام الہدے خواجۂ خواجگان
جہان وفا قبلۂ راستان

محمد بہی حامد بہی محمود بہی
وہ عابد بہی محبوب معبود بہی

کہا حق نے لولاک اون کے لئے
کہ ہے سب محمد تمہارے لئے

ہے زیر نگین اونکے سارا جہان
روان حکم عالی ہے تا لا مکان

رضاے خدا عین اون کی رضا
اور اونکی رضا ہے رضاے خدا

وہ عالم کو چہوڑا خدا کے لئے
ہے اللہ اون کا وہ اللہ کے

غلام اون کے عالم پہ فرمان روا
وہ الفقر فخری کہین مرحبا

نظر لطف کی جسپہ اک آن ہو
تو سارا جہان اوسپہ قربان ہو

جو وہ چاہے ہو جائے فوراً وہی
کہ اوس کا رضا جو ہے رب قوی

وہ مطلوب حق ہین عجب شان ہے
خدا کو ہے محبوب جو آن ہے

ہوا نور سے اون کے عالم تمام
زہے جاہ و اقبال خیر الانام

خدا کے وہ نور اور سب کچھ جو ہے
بنا نور سے اونکے اے نیک پے

جدھر دیکھئے ہے وہی جلوہ گر
اور سبکے ہین ذرے یہ شمس و قمر

در پاک ہے قبلۂ اہل دل
نہ کیون عرش اعلیٰ ہو اوس سے خجل

ہے سرمہ پئے چشم دل خاک در
اور اک ایک ذرہ ہے شمس و قمر

یہ ہے شان حضرت شفیع مبین صلعم
کہ جب آئے خدمت مین روح امین

تو پہونچایا پہلے خدا کا سلام
ادب سے کیا پھر ادا سے پیام

یہ انسان کی تاب و طاقت کہان
کرے نعت حضرت جو ذرہ بیان

ہوا ونپر ہمیشہ درود و سلام
سبھی آل و اصحاب پر بھی مدام

پیمبر کے صدقہ مین یارب مجھے
گنہگار و عاجز ہون تو بخشدے

رہے مجھپہ دایم کرم کی نظر
بایمان ہو دنیا سے میرا سفر

مناقب اصحاب کرام سرور انام صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ العظام

سنو مومنو غور کی ہے یہ جا
کہ ہین جیسے حضرت شہ انبیا

صحابہ بھی حق نے دئے ویسے ہی
تھے پروانہ شمع روئے نبی صلعم

سبھی وہ سبھی تھے فدائے حضور
شب و روز عشق الٰہی مین چور

خدا کے لئے جان قربان کی
کرون مدح کیا عزت و شان کی

یہ تھے لشکر حق اور انصار حق
شجاعان عالم پر آن کو سبق

تھے سارے عالم سے بڑھکر دلیر
ہوئے سامنے انکے روباہ شیر

جہاں ہر طرح کیا بس مظفر ہوئے — سلاطینِ عالم پہ داور ہوئے

دیا بہر حق چھوڑا اپنا وطن — سہین سختیان اور کیا کیا محن

انہین کا سدا بول بالا ہوا — انہین سے جہان مین اوجالا ہوا

چمک ان کی شمشیر کی تا فلک — کہ حیران تھے جن وانس و ملک

دوپارہ ہوا جو چڑھا دار پر — رکی وہ شجر پر نہ کہسار پر

عرب سے لگا تا بماچین وچین — لگا شرق سے تا بمغرب زمین

جہان مین نشان اُنکے لہراتے تھے — کہ فتح وظفر ہر جگہہ پاتے تھے

عدالت سیاست فراست تمام — ترحم کرم اور حکمت تمام

وفاراست بازی وصدق مقال — زبان اور دل ایک اک قال وحال

یہ فاقہ کشی اور دشمن کشی — تدبر توکل ہمہ خودرفتگی

فقیرانہ دل اور شہانہ دماغ — تہی دست خود اور سب سے فراغ

انہین کے لئے تھا یہ اللہ کے تھے — تمام انپہ سب وصف حق نے کئے

یہ زاہد تھے عاجز تھے اور سرفراز — تہی جلوت مین خلوت بسوز وگداز

امام ان مین صدیق و فاروق بہی — ہین عثمان غنی اور حضرت علی

امام حسن اور امام حسین — نبی وعلی کے وہ دو نورعین

وہ خاتون جنت جہانِ حیا — بحار کرم آسمانِ وفا

ابوالفضل عباس حمزہ جناب — شہید سعید اور والا خطاب

انہین کے لئے نعمتین ہین تمام ۔ یہ محبوب محبوب ہین انکا کلام
خدا ان سے راضی خدا سے یہ خوش ۔ یہ ہون مست کار خدا مین چہ خوش

سبب تالیف و اظہار عنایات رب لطیف جلت نعمائہ و افضالہ

کرون کس طرح حمد خالق ادا ۔ کہ انعام اوس نے یہ مجہپر کیا
جو کی نظم مین نے فتوحات شام ۔ کہ صمصام اسلام ہے اوسکا نام
وہ نفضل الٰہی سے لکہی گئی ۔ وگرنہ لیاقت یہ کب مجہمین تہی
تہے سن بارہ سو اور ستانوے ۔ جو پوری ہوئی فضل اللہ سے
چہپی اور شایع ہوئی خوب وہ ۔ ہوئی اہل عالم کو مرغوب وہ
اوسی کو ہے اوروں نے ایسا لکہا ۔ کہ ظاہر ہے مخفی نہین ہے ذرا
وہان گر بماند ز خوردن تہی ۔ ازان بہ کہ ناخوب خوانی نہی
کیا نظم پہر وہ رسالہ اخی ۔ مصنف ہین جسکے خدا کے ولی
ولی اللہ جن کا مبارک ہے نام ۔ ہوئے فیض یاب اون سے سب خاص و عام
وہ تہے قطب ہند اور دہلی کے ناز ۔ وحید جہان عالم سرفراز
سرور اور محزون اوسیکا ہی نام ۔ روایات ہین مستند لا کلام
وہ ہے گوہر مخزون اور چہپ گئی ۔ یہ ہے نام اوس کا یہ لطف قوی
اور اب تیرہ سو بیس اور آٹہ ہین ۱۳۲۸ ۔ کہ عون خدا سے یہ لکہتا ہون مین

بھروسا اوسیکی عنایت کا ہے
جو ہے زور اوسیکی حمایت کا ہے

ہے امید صدقہ مین محبوب کے
وہی اب جو میری اعانت کرے

فتوحات بھی آپ کے لکھہ سکون
بہا انمین دریا فصاحت کے دون

سخنور جو منصف ہین اور نکتہ دان
کہین اسکو یہ گنج ہے شائگان

سیر لکھتا اس طرح آسان نہین
نہین اصل سے فرق کچھ بھی کہین

روایات کو اور آیات کو
اور اون کے معانی کو بھی دیکھ لو

سے کھلے تا کہ سحر بیانی مری
مین کیا ہون یہ ہے بخشش ایزدی

مرے دل مین برسون سے تھے آرزو
فتوحات سرور بطرز نکو

لکھون تا کہ ہو فخر و نازش مجھے
بنے کام سب میرے بگڑے ہوئے

فتوحات اسلام ہے جو کتاب
لکھی واقدی سے ہے با آب و تاب

اوسیکا خلاصہ ہے وہ نثر مین
ہون قائل اگر اہل فن دیکھ لین

نہایت بلیغ اور نہایت فصیح
روایت ہے اک اک صحیح اور صحیح

اور اُردو ہے اُردوے اہل زبان
جو فقرہ ہے گویا بلاغت کی جان

فصیح با محمد جو ہین مولوی ؛
وہ دانائے راز خفی و جلی

تخلص بہ تائب بڑے باکمال
فدائے نبی عاشق لایزال

مکرم مرے اور مشفق میرے
ہین وہ شاعر عالم سخنور بڑے

اونہین کی ہے ساری وہ لکھی ہوئی
جو مطبع ہے نامی اوسی مین چھپی

ادسی سے یہ حالات خیرالورےٰ — مین لکھتا ہون یاور ہے رب العلیٰ
بہت میرے احباب اور مہربان — مصر اسپہ تھے ہوکے سب اک زبان
کہ نظم آپ نے کی فتوحات شام — لکھین اب مغازی خیر الانام
خدا سے ملیگی جزا پر جزا — سبب خیر کا بھی ہو اور فخر کا
ہر اک وقت ہوتا ہے ہر کام کا — تو یہ کام موعود اس وقت تھا
کہ دل مین یکایک یہی ٹھن گئی — کہ لکھہ اسکو یاور ہے رب قوی
کوئی اہل دولت ہو یا ہو فقیر — ہو اورنگ آرا کہ صاحب سریر
غرض مجھکو ہرگز کسی سے نہین — مددگار ہے جب خدائے برین
جو حاجت ہو وہ خود کرے گا روا — زہے بخت مداح خیر الورےٰ

بعثت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اظہار دعوت اسلام وسرتابی کفار مکہ معظمہ اور صبر فرمانا حضور اقدس کا ایذائے کفار پر آخر مشرف باسلام ہونا خاصان خدا کا اور بیعت عقبہ اولی وثانیہ

ادب سے جبین سا ہے میرا قلم — کہ لکھتا ہے حال شفیع الامم
جو سردار عالم شہ انبیا — بجاہ و باقبال و فضل خدا
ہوے مکہ مین سال چالیس کے — ہوا حکم نازل یہ اب چاہیئے
کہ توحید کی سب کو رغبت دلاؤ — یہ ہے کفر پوجا بتون کی چھڑاؤ

عبادت کے لائق نہین ہین ہمین ۔۔۔ ہمارے سوا اور کوئی نہین
توسرور نے اعلان دعوت کیا ۔۔۔ کہ پوجا کے لائق ہے بس اک خدا
کہ خالق بہی ہے اور روزی رسان ۔۔۔ وہی رب تمہارا ہے اور مہربان
سنو بت پرستی بُری ہے بُری ۔۔۔ یہ دوری خدا سے ہے اور گمرہی
یہ پتھر پرستش کے قابل نہین ۔۔۔ ضلالت سوا کچھ بہی حاصل نہین
تو غصہ ہوئے سن کے تہرا گئے ۔۔۔ کہ ناآشنا تہے سب اس راہ سے
پدر بر پدر تہے وہ کافر تمام ۔۔۔ ہوئے اک دل اور درپے انتقام
مخالف ہوئے سخت ایذائین دین ۔۔۔ پیمبر نے بہر خدا سب سہین
رہ حق پر اونکو بلاتے رہے ۔۔۔ مگر گمرہی سے نہ ہرگز پہرے
کوئی یار تہا نہ مددگار تہا ۔۔۔ فقط ایک اللہ ہی یار تہا
ولیکن ابوطالب آٹھون پہر ۔۔۔ تہے حامی بجان بنگئی تہی سپر
چچا آپ کے تہے یہ والا حشم ۔۔۔ معزز موقر بڑے ذی ہمم
تو اک روز سب دشمنان خدا ۔۔۔ ہوئے جمع پاس اونکے اور یہ کہا
ہمارے حوالے انہین کیجئے ۔۔۔ کہ بس آپ اب ہم سے لڑ لیجئے
اونہون نے جناب نبی سے کہا ۔۔۔ کہ ان کے بتون کو نہ کہیئے برا
ہمین ان سے لڑنے کی طاقت کہان ۔۔۔ یہ ہین سب کے سب اک دل اور اک زبان
کہان تک کرون حمد رب العلی ۔۔۔ بلاؤن انہین سوئے راہ ہدی

بتون کی برائی برابر کرون — اگر دم مین دم ہے نہ ہرگز کرون

اگر جان جائے تو پروا نہین — یہ کیا چیز ہین خوف اصلا نہین

معاون ہے میرا خدائے قدیر — نہ اک بال بیکا کرین یہ شریر

یہ فرما کے اوٹھے چلے کچھہ قدم — کہ اس قول حضرت سے اے خوش شیم

اثر اونکے دل پر کچھہ ایسا ہوا — کہا ہان پلٹ آئے اور کہا

جو کچھہ آپ کرتے ہین کرتے رہین — مین زندہ ہون تو یہہ نہ کچھہ کر سکین

ملائین قریش آنکھ کیا ہے مجال — معاون ہے اپنا وہ رب جلال

جو تھے ہاشمی اونکو اک جا کیا — کہا ہو معاون کرو اب وفا

کہا دینگے ہم سب مدد بالیقین — مگر بوجہل مردک بدلعین

مخالف ہوا تھا شقی ازل — شقاوت پہ لکھی تھی اوسکی اجل

تو حضرت رسالت بصد عز و جاہ — لئے اہل ایمان کو ہمرہ پناہ

جو ہے شعب بوطالب اوسمین رہے — یہان مشرکان قریشی جو تھے

لکھا عہدنامہ یہ سب نے کہ اب — محمد کے حامی جو ہین اونسے سب

قرابت کی رسمین جو ہین چھوڑ دین — اور اون سے نہ داد و ستد بھی کرین

نہ اون سے ملین اور جلین ہم ذرا — رہے اسپہ مضبوط چھوٹا بڑا

اور آویزان اوسکو کیا کعبہ مین — کہ اسکے خلاف اب نہ ہرگز کرین

رہے تین سال آپ وہ ہین مقیم — وہین تھے بوطالب بھی مرد کریم

خلاف اونکے پھر درمیان ہوگیا ‏ اونہین مین سے اک شخص نے یہ کہا

کہ روحیاک اس عہدنامہ کو اب ‏ کہا دوسرے نے کہ ہم ملکے سب

اسے لکھ چکے ہین یونہین رہنے دو ‏ سنا سب نے اسپر یہی قایم رہو

یہی باتین کرتے تھے کافر بہم ‏ کہ بوطالب نیک خو ذی حشم

وہین لاے تشریف کہنے لگے ‏ بھتیجے نے میرے خبر دی مجھے

کہ وہ عہدنامہ بحکم خدا ‏ سراسر ہی دیمک نے ہے کھالیا

بجز نام پاک خداے برین ‏ اوٹھو دیکھ لو اوسمین کچھ بھی نہین

اگر یہ غلط ہو تو مین بھی ابھی ‏ جدا اون سے ہون اسکو مانو سبھی

اگر سچ ہے جو کچھ اونہون نے کہا ‏ تو باز آؤ شرماؤ پھر خدا

تو فوراً اونہون نے جو دیکھا اوسے ‏ نہ باقی تھا جز نام اللہ کے

کہ بالکل تھا دیمک کا کھایا ہوا ‏ تو شرمائی ایکا نہ اون مین رہا

مگر جب کہ بوطالب خوش سیر ‏ سوے ملک عقبیٰ ہوئے رہسپر

تو ایذائین دینے لگے وہ لیام ‏ ہوا سخت دشوار وہان کا قیام

ہوئے آپ طائف مین رونق فزا ‏ بلایا اونہین بھی بسوے خدا

بری طرح پیش آئے وہ بھی شقی ‏ کہ گمراہ تھے واہ رے گمرہی

کیا ظلم ایسا اور ایذائین دین ‏ کوئی درجہ جز قتل چھوڑا نہین

صحابہ رض بارشاد حضرت رسول ص ‏ مہاجر لگے ہونے ہوکر ملول

سوئے حبشہ او رجا بجا چلدئے | یہ ہے بے نیازی حق دیکھئے
یہان کسکو چون وچرا کی مجال | نہ ہے حکمت حضرت ذوالجلال
جو آتے تھے ہر سال حج کے لئے | ہدایت او نہین آپ فرماتے تھے
سناتے تھے قرآن کہ شاید یہی | مسلمان ہون چھوڑ دین گمرہی
اسیطرح اک سال اون لوگونکو | یہ ارشاد کرتے تھے لوگو سنو
نہین کوئی معبود حق کے سوا | اگر یہ کہوگے تو ہوگا بھلا
یقین لاؤ اسپر کہ پاؤ نجات | سدہر جائے تم سبکی موت وحیات
یہان بھی ہو چین اور وہان بھی ہو عیش | کہ عیش مخلد ہے بے رنج وطیش
تو پتھر ابولہب تھا مارتا | اور اون سبکو تھا خوب بہکا رہا
وہ ٹخنے کہ جنپر دو عالم فدا | وہ پاؤن جنہین عرش تھا چومتا
وہ پاؤن پیارے کہ جس خاک پر | پڑین تو وہ ہوجائے کحل بصر
وہ ٹخنے کہ جسپر فدا میری جان | وہ ٹخنے جنہین کہیئے جان جہان
وہ پاؤن کہ اللہ کو جن سے پیار | وہ پاؤن جو مرجع ہون روز شمار
وہ پاؤن دو عالم مین جن کے تلے | ہوا عرش کو فخر جن پاؤن سے
ہوئے خون آلودہ پتھرون سے ہائے | مگر باز اس پر بھی کافر نہ آئے
یہ فرماتے تھے کون ایسا ہے یہان | مجھے شر کفار سے دے امان
کوئی ہے کہ وہ میرا حامی ہو اب | کہ پہونچاؤن بندون کو پیغام رب

اور اوس کو جو حامی ہو جنت ملے | قریشی وہاں سن رہے تھے اسے
تھا ایمان لانا تو کیا مگر | پسیجا دل اون مین کسی کا اگر
تو وہ روکتے اوس سے کہتے تھے یون | یہ ساحر ہین شاعر انہین ہے جنون
اور آپس مین اسطرح وہ کہتے تھے | نہ تم ایک مانو ہین کاذب بڑے
لئے اپنی جب ادر بڑہا اک شقی | گلوے مبارک مین ڈال اوسکو دی
اور اس طرح کہینچا لگا گھٹنے دم | تو حضرت ابو بکر نیکو شیم
ہوئے سخت بے تاب رونے لگے | یہ فرمایا اعداے اسلام سے
کہ لوگو اوسے مار ڈالو گے کیا | جو کہتا ہے رب ہے تمہارا خدا
یہ سنتے ہی وہ کافر بد گہر | جھپٹ کر گیا آپ کو چھوڑ کر
پکڑ ریش انور کو فوراً لیا | اور اس طرح مارا کہ سر پھٹ گیا
جناب ابو بکرؓ بیہوش ہوئے | تمیمی جو اون کے قبیلہ کے تھے
بڑہے اور لیا اونکو اوس سے چھڑا | زہے شان صدیقؓ صاحب وفا
حبیب حبیب خدا ہے وہی | فداے نبی و خدا تھے وہی
ہوا بارہوان سن رسالت کا جب | مدینہ سے مکہ مین با صد طرب
کئی آدمی اوس و خزرج کے آئے | بیان آپ کا سن کے ایمان لائے
اور اس شرط پر بیعت اون سبنے کی | کہ تنگی فراغت خوشی ناخوشی
ہمین ہو رہین دین پر ہی مقیم | ہوئے ہم مطیع خداے کریم

بجان آپ کی ہی اطاعت کرین ۔ جبین جب تک ایمان پہ قایم رہین
توساتھ اونکی تعلیم کے واسطے ۔ صحابی جو مصعبؓ تھے بھیجے گئے
زہے مصعبؓ ابن عمیر دلیر ۔ نہ تعمیل فرمان مین کی کچھ بھی دیر
یہ تھوڑے سے اصحابؓ ہو پہنچے جو وہان ۔ کمر بستہ ہو کر انھون نے بجان
یہ کی سعی اجراے اسلام مین ۔ بخوبی رہ حق پہ لاے اونھین
کہ گھر گھر مین ذکر خدا و نبی ۔ لگا ہونے ہر دل کو تھی لو لگی
یہہ مد نظر تھا اون اصحابؓ کو ۔ کہ دین کی ترقی ہو جو ہو سو ہو
ہوا اونکے اوپر یہ فضل خدا ۔ کہ انصار اون کا لقب ہو گیا
اِسے بیعت عقبۂ اولین ۔ ہین اہل سیر کہتے اور اہل دین
ہوا تیرہوان[13] سال جب بے قصور ۔ مدینہ سے آئے بہ شوق و فور
بہتر جوان اور ایمان لاے ۔ اور اللہ کے خاص بندون مین آئے
بخوف قریش آئے یہ سب کے سب ۔ حضور جناب نبی نصف شب
اسے کہتے ہین عقبۂ ثانیہ ۔ اور اوس وقت عباس صاحب ولا
حضور مقدس مین موجود تھے ۔ ولیکن مسلمان نہین تھے ہوئے
کھڑے ہو کے اون سے اونھون نے کہا ۔ جو اہل مدینہ ہو تم باوفا
سنو قوم مین ہین بہت یہ عزیز ۔ بہت سچے اور ذی فہم باتمیز
کہ ہم جان سے اپنے اور مال سے ۔ محافظ معاون بھی ہین آپ کے

یہان پر جو ہے کفر و شرک اس سبب ۔۔۔ یہ مد نظر آپ کو ہے کہ اب
ہمین چھوڑ دین ترک مکہ کرین ۔۔۔ مدینہ کی رونق ہون تم سے ملین
بخوبی یہ خدمت جو تم کر سکو ۔۔۔ خدا داد دولت مبارک ہو لو
نہین تو ہے کیا فائدہ تم انہین ۔۔۔ یہین رہنے دو تا کہ ہم خوش رہین
پیارے ہین نور نظر سے کہین ۔۔۔ ہمین ان سے محبوب کوئی نہین
یہ انصار بولے کلام آپ کا ۔۔۔ بخوبی سنا اور سمجھ بھی لیا
زبان مبارک سے بھی کچھ حضور ۔۔۔ کرین ہم سے ارشاد تا ہو سرور
تو سرور نے کچھ آیتین وہان پڑہین ۔۔۔ کہ سن لو یہ ارشاد رب برین
پھر اون سے کہا مجھ سے بیعت کرو ۔۔۔ پر اس شرط پر یاد اسکو رکھو
کہ ہر حال مین تم رہوگے مطیع ۔۔۔ خدا کے یہان تا ہون رتبے رفیع
خوشی ہمکو ہو یا کہ ہو ناخوشی ۔۔۔ فراغت ہو یا تنگدستی کبھی
پر اللہ کے واسطے دوگے مال ۔۔۔ اطاعت شریعت کی بے قیل و قال
کروگے اوامر بجا لاؤگے ۔۔۔ جو ہے نہی باز اوس سے سب آؤگے
بچوگے بچاؤگے اورون کو بھی ۔۔۔ اور اللہ کے کام مین تم سبھی
ملامت کی پروا کروگے نہ کچھ ۔۔۔ کوئی کچھ کہے تم سنوگے نہ کچھ
کروگے مدد اور حفاظت بھی یون ۔۔۔ کوئی جان کی اپنی کرتا ہے جون
جو دشمن ہون اون سے لڑو جان دو ۔۔۔ غرض مال اور جان قربان کرو

اگر ایسا کروگے تو ہو جنتی
یہ سنکر خوشی سے ہوئے دل قوی

کہا ہیچ ایسی ہے یہ واہ وا
ہے لبی شبہ اسمین بڑا فائدا

نہ چھوڑینگے اسکو کبھی جیتے جی
خلاف اسکے مانین نہ ہم ایک کی

سنو ور مثنوی مین ہے لکھا
کہ سعد زرارہ نے جب یہ سنا

بڑھے اور پکڑ دست اقدس لیا
اور اس طرح اون مومنون سے کہا

کہ اے اہل حق تم نے سمجھا اسے
کہ کرتے یہ بیعت ہو تم کس لئے

سنو اسلئے ہے کہ اے دوستو
عرب اور عجم سے لڑو جان دو

کرو جن و انسان پر اب جہاد
وہ بولے کہ ہان ہان جو کچھ باد ایاد

لڑین اوس سے ہم جو لڑے آپ سے
کرین صلح اوس سے جو کوئی کرے

یہ کہکر اونہون نے بصدق دلی
بعد جوش بیعت پیمبر سے کی

یہ درخواست کی شاد ہمکو کرین
مدینہ مین تشریف اب لیچلین

کہا حکم مولا کا ہے انتظار
نہین کرتے بیحکم ہم کار و بار

کہا اے رسول خدا مہربان
ہمارے اور اُن لوگون کے درمیان

جو کچھ عہد ہے اوسکو ہم توڑ دین
اور ان لوگون سے قطع بالکل کرین

مگر ڈر یہ ہے جب ہون غالب حضور
مقرب وہ ہون ہم رہین دور دور

یہ سنکر ہنسے آپ اور یون کہا
کہ ایسا نہوگا یہ کہتے ہو کیا

مین تم سے ہون اور مجھسے تم لوگ ہو
لڑون اوس سے بیشک کہ جس سے لڑو

کرون صلح تم جس سے ہو صلح جو | نہو فرق اور ہو یون ہین صحو محو

نو خزرج سے دس اور دو اوس سے | جوان آپ نے منتخب کر لیے

کہا جو کیا ہمنے یہ انتخاب | ہے شورہ سے جبریل کے انتخاب

رہو قوم کے اپنی اپنی کفیل | اور امت کے ہم ہین کفیل و وکیل

کہا ابن عبادہ نے خوش ہو کے یون | سحر تک ہم اعدا کو کر دین زبون

پہ ہین منتظر حکم کے اے حضور | کہا یہ نہین حکم رب غفور

غرض جب مدینہ مین پہونچے یہ جب | برسنے لگا نور اجلال رب

کہ گھر گھر صدا اللہ اللہ کی تھی | بجان ہر طرف ذکر شوق نبی

خدا اور نبی پر فدا ہو گئے | محبت مین حق کی فنا ہو گئے

جلد پھر دیکھئے اہل حق اہل حق | منور زمین آسمان کے طبق

مدینہ مین یون ہین غرض دن بتان | خوشی ان کو اعدا کو جینا کٹھن

حکم ہجرت نازل ہونا اور ہجرت فرمانا حضور صلعم کا اور رونق افروز مدینہ ہونا

ہوا پھر یہ حکم خدا آپ کو | مدینہ کو مکہ سے ہجرت کرو

قریشی اوسی شب ہوئے جمع سب | پئے قتل پیغمبر ذی نسب

لیا گھیر بس حجرۂ پاک کو | پیمبر نے سمجھا کہ یہ زشت خو

ہوئے جمع ان کا ارادہ ہے اور | تو حضرت علی ولی کو بقصور

معجزہ

بلا کر دیا اپنی جا پر سلا | ہوئے ساتھ صدیق رض صاحب وفا

شہباست بفضل خدائے کریم | گئے غار مین اور ہوئے وہان مقیم
رہے مثل اندہون کے کافر سبہی | کہ خاک اونکی آنکہون کے اوپر پڑی
چلے آئے دولت سرا مین جو وہ | تو پایا وہان شاہ ابرار کو
بعد یاس وہان سے پہرے اور چلے | نشان قدم دیکہتے دیکہتے
اسیطرح وہ دشت پے تیز پے | در غار پر پہونچے دیکہا کہ ہے
کبوتر کی چونچ اور مکڑی کا بہی | بہی جالا تنا اس سے حیرت ہوئی
کہ جاتے جو اسمین تو جالا تمام | نہ رہتا نہ یہ بیضہ ہائے حمام
تو مایوس ہوکر وہان سے پہرے | مگر جستجو مین تہے ہر دم لگے
مفصل کتابون مین ہے حال سب | فتوحات ہی سے مین لکہتا ہون اب
جو کچہ اسمین ہے نظم کرتا ہون مین | وگرنہ کتابین بڑی اور ہین
مدینہ مین جب اس کا چرچا ہوا | کہ تشریف لاتے ہین خیر الوری
زمین آسمان سے یہ بڑہ جائیگی | زمانہ کی آنکہ اس پہ للچائیگی
وہ مشتاق دیدار پاک نبی | بعد شوق لینے کو آئی سبہی
سر راہ آنکہین لگائے ہوئے | دلی شوق اپنا بڑہائے ہوئے
سحر گاہ سے دن چڑہے تک ضرور | وہ رہ دیکہتے تہے بذوق و فور
پہر اپنے گہرونکو پلٹ جاتے تہے | دل زار کامون مین بہلاتے تہے
غرض بارہوین تہی کہ اٹہارہوین | مدینہ مین پہونچے شہ مرسلین
مہینہ ربیع نخستین کا تہا | اور اس جا پہ راوی نے ایسا کہا

کہ اوس دن بھی آ کے رہے منتظر
بدستور لوٹے مدینہ کو پھر

پڑی اک یہودی کی ناگہہ نظر
سواری سلطان دارین پر

کہا اوس نے ہان کیون پلٹ کر چلے
وہ آگئے تم آئے ہو جن کے لئے

یہ سنتے ہی پلٹے وہ مشتاق سب
کہا اب ہے قبضہ مین آفاق سب

نظر پڑتے ہی جان مین جان آگئی
کہلے غنچہ دل گئی بیکلی

نہ جامون مین پہولے سماتے تہے وہ
دل و جان خوشی سے گنواتے تہے وہ

فقط مرد کیا خوش تہین یہ عورتین
نہ تہین فرط شادی سے کچھ آپ مین

مسرت کا دنکی کرون کیا بیان
کہ خوش ہو کے انصار کی لڑکیان

یہ اشعار شکریہ پڑہنے لگین ۵۱
کہ طالع ہوا بدر اقبال و دین

ہوا بدر کامل کا ہم پر طلوع
فروغ اور اقبال ہے اب شروع

سب انصار جان باز پروانہ سان
ہوئے گرد سرور کہ قربان ہو جان

علم کا پہریرہ بہی اوڑنے لگا
زمین و زمان سے کہا مرحبا

نبی مہر اور ماہ صدیق تہے
ستارے وہ سب اہل دین ہو گئے

یہ شوکت بڑہی اور ہوا جہنڈ ہی
ہوا ہو کے قربان فدا ہو گئے

اوڑی گرد اور پہونچے افلاک پر
کیا اوسکو حورون نے کحل بصر

زہے جاہ اقبال اور اوج و موج
ہوا شاہ ایسا کہین اور نہ فوج

سر پاک پر سایۂ گستر علم
فداء و اجلال ہر ہر قدم

۱۵ وہ اشعار
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا لله داع
ایها المبعوث فینا
جئت بالامر المطاع

بنا و روشن جمال طیبہ تمام — کہ ہر ذرہ سنا مہر و مہ لا کلام

غرض یون ہین تشریف لا کر حضور — جو ٹہیرے تو با صد ہزاران سرور

بنا مسجد خاص کی پڑ گئی — اور اہل و عیال اپنے فوراً سبھی

لئے مکہ سے پاس اپنے بلا — اور انصار مین بہائی چارہ کیا

حکم جہاد نازل ہونا اور تیاری جہاد غزوہ اوّل نہضت سرور انام صلعم ابواط پر اور فتح اسلام

سنو دوسرا سال ہجرت سے تھا — تو یہ حکم اللہ نازل ہوا

کرو کافرون سے جہاد و قتال — بہ تعمیل فرمان رب جلال

ہوئے مستعد آپ بہر جہاد — کہ مغلوب ہون کافر نامراد

لگا ہونے تیار سامان جنگ — زرہ خود بکتر سنان و خدنگ

ہوئی پہلے ابوا پہ لشکر کشی — بصد حشمت و جاہ فرخی

جلو مین لئے آپ مردان کار — ہوئے طیبہ سے سوے ابوا سوار

جو دیکھا اونہون نے یہ اقبال و جاہ — اطاعت کی اور صلح بے اشتباہ

مدینہ پلٹ آئے سردار دین — صحب خوش ہوئے اور اعدا حزین

جہان آپ با فوج عازم ہوئے — رکھو یاد کہتے ہین غزوہ اوسے

گئے خود بدولت نہ جس جنگ مین — تو اہل سیر اوسکو سریہ کہین

اوّل سریہ حضرت ابو عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ

جو حارث کے تہے بو عبیدہ رض پسر — وہ افسر ہوئے ساٹھ اصحاب رض پر

نشان سفید ایک اونکو ملا ۔۔۔ اور اس طرح ارشاد اون سے کیا
قریشی جو ہے قافلہ اوسپہ جاؤ ۔۔۔ اگر وحملہ اور اون کو مار و دباؤ
وہان پہونچکر ہوئے کامیاب ۔۔۔ گئے بہاگ ڈرکر وہ خانہ خراب

دوم سریہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پہر کہتا ہے راوی صداقت پناہ ۔۔۔ جو پہونچے حضور رسالت پناہ
خبر یہ کہ جاتے ہین ملکر قریش ۔۔۔ لئے قافلہ شام کو مثل جیش
مقرر ہوئے تیس مردان کار ۔۔۔ معہ حضرت حمزہ خوش تبار
دیا اک نشان سفید اونکو بہی ۔۔۔ کہ جاؤ دلیرانہ تم اے جری
روانہ ہوئے وہ بہی باکر و فر ۔۔۔ سر قافلہ تھا لعین بدگہر
لقب جس کا بوجہل فرعون ہے ۔۔۔ لئے تین سو مشرک زشت پے
پہر اونہین سے نہ اک بال بیکا ہوا ۔۔۔ جو اونمین خردمند تہے اے فتا
نہ اونکی بدولت ہوئی اونمین جنگ ۔۔۔ گئے دل ہی دل مین وہ سب ہوکے تنگ
پہ چلے آئے طیبہ کو پہر باسرور ۔۔۔ ہوئے حاضر بارگاہ حضور

سویم سریہ حضرت سعد وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پہر آئی خبر یہ کہ اک قافلہ ۔۔۔ روان ہے معہ زاد اور راحلہ
جو تہے سعد وقاص عالی مقام ۔۔۔ بحکم جناب رسول انام
گئے تیس مردون کو ہمرہ لئے ۔۔۔ مگر اہل طغیان نہ اون کو ملے

غزوہ اعلائے اعلام ظفر سحاط جانب ابواط و بدر اور نہ ملنا قافلون کا

یہہ کہتا ہے راوی شیرین زبان
کہ بعد اسکے سردار کون و مکان

لیے ساتھ دو سو جوان نامور
بڑہے سوئے ابوا با کر و فر

ولیکن نہ بہڑ قافلہ بہی ملا
ہوئے آپ طیبہ مین رونق فزا

گئے لے کے تشریف پہر بدر پر
ملے قافلہ سے نہ وہان بہی مگر

ہوئے رونق افزا سے طیبہ حضور
لکہون بدر کی فتح اب با سرور

فتح بدر و کامیابی جان نثاران سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ اجمعین

بہلے میرے ساقی بہلا ہو ترا
ترقی پہ دائم رہے میکدا

فراغت میں اہل ذوق و سرور
کہ قربان ہون تجہپہ تیرے حضور

چہکا دے مجہے بہی میرے ساقیا
محبت مین تیری ہون مین بہی فنا

پلا تیز ایسی کہ ہو جاؤن مست
گدا ہون تیرے در پہ پہیلائے دست

وہ سہ آتشہ دے مئے معرفت
ترا جلوہ آئے نظر شش جہت

تو ہی تو نظر مجہکو آنے لگے
میری آرزو اب ٹہکانے لگے

جو ہو آرزو تو تیری آرزو
جو ہو جستجو تو تیری جستجو

تصدق ہی مین اپنے عشاق کے
ادہر بہی ذرا دیکہ لے دیکہ لے

تو محبوب حق رحمت دوسرا
نہ رہ جائے تشنہ کلامی ترا

کرون بدر کی فتح کا اب بیان
بتاؤن فصاحت و لطف زبان

عداوت جو کفار کو تہی وہ سب
ادا ہو سکے وہ شورے جو تہے روز و شب

کہ جیسے بنے اہل اسلام پر ۔ ہون غالب مٹادین انہین سربسر

غرض اسطرح ان سے کچہہ لاگ تھی ۔ کہ گویا دلون مین بہری آگ تھی

تو اسکو مسلمان ہی تہے جانتے ۔ او نہین بھی یہ لو تہی یہ تہے چاہتے

عدو کو کسی ڈہب ترقی نہو ۔ جو کچہہ رکہتے ہین مال و زر زشت خو

نہ رہ جاے روز اونکی طاقت گہٹے ۔ ہماری جماعت ہی ہر دن بڑہے

بجے شرق سے غرب تک کوس دین ۔ نہ چہوڑین بمقدور کافر کہین

جہان تا جہان ہون ہین فتحمند ۔ ہمارے علم چرخ سے ہون بلند

رہے بول بالا ہمارا ہی اب ۔ کہ ہم ہین عباد اور خاصان رب

یہ مٹ جائین اعداے رحمن ہین ۔ گہروہ شیاطین ہین شیطان ہین

کہ آئے حضور رسالت خبیر ۔ لئے جاتے ہین قافلہ خیرہ سر

کیا آپ نے ایک لشکر تیار ۔ کہ تہے سب جری منچلے مرد کار

اور آئے مدینہ سے باہر حضور ۔ لیا جائزہ فوج کا یا سرور

سپہ اور تہے سب تین سو اور کئے ۔ کہ غالب ہوا اک ایک لشکر پہ ہی

تہے ستر شتر اور دو باد پا ۔ سوا اونکے لڑکے بشوق غزا

ہوئے آکے شامل کہ جائین لڑین ۔ اور اللہ کو اپنے راضی کرین

تو سرور نے نابالغ اون کو کہا ۔ کہ تم لوٹ جاؤ نہ ہمرہ لیا

ولیکن نہ لوٹے جناب عمیر رضہ ۔ رہے ساتھ رو پیٹ کر واہ شیر

ابوسفیان تھا افسر قافلہ | یہ اخبار سنکر پریشان ہوا
یہ دی اہل مکہ کو اوس نے خبر | محمد کا یہ عزم ہے سربسر
کہ حملہ کرین قافلہ لوٹ لین | خبردار اب سب پہ لازم تمہین
کہ فوراً ہماری اعانت کرو | گئے ورنہ ہم ہم سے تم ہاتھ دہو
نہ دیکھوگے پھر ہمکو زندہ کبھی | گئے ہم بھی سب اور سب مال بھی
ملی اونکو مکہ مین جب یہ خبر | اعانت پہ اون سب نے باندھی کمر
کیا جلد اک لشکر آراستہ | بڑے ساز و سامان سے پیراستہ
سوئے بدر مکہ سے راہی ہوئے | کہ جانین بھی اور مال بھی بچ رہے
زیادہ عدد مین تھے دس سو سے وہ | تلے جنگ پر دل سے یکسر تھے وہ
کمی تھی سلح کی نہ سامان کی | پچیسے تھے زر و سیم مین وہ شقی
مگر قافلہ راہ کترا گیا | نہ اس فوج سردار دین سے ملا
تو بوسفیان نے یہ ہی چاہا کہ اب | سوئے مکہ کی پلٹ جائین سب
نہین کچھ ضرورت کمک کی ہمین | بھلا کس لئے کلفت راہ سہین
ولیکن نہ بوجہل مردود سے | گئی پیش اوس نے نہ مانا اسے
کہا یون پلٹ کر نہ ہم جائین اب | یہ جاہ و حشم اپنا دکھلائین اب
چلین بدر پر وہ ہین دیری کرین | منائین خوشی اور شرابین پئین
کہ دہاک اپنی اون لوگون پہ بیٹھ جائے | نہ آیندہ آنکہ ہم سے کوئی ملائے

بلاد غدغد قافلے آئیں جائیں — پھر ایسا خیال اپنے دل میں نہ لائیں

وہ کافر غرض کوچ کرتا ہوا — چلا بدر کے جب قریب آگیا

حضور رسالت یہ آئی خبر — گیا قافلہ راستہ کاٹ کر

مگر فوج مکی چلی آتی ہے — ہماری طرف ہی بڑھی آتی ہے

صحابہؓ سے اپنے کیا مشورا — تو شیخین نے جو کہا سو کہا

ولیکن یہ مقداد نے عرض کی — کہ اے حق کے پیارے رسول اور نبی

جو موسیٰ سے امت نے اونکی کہا — کہ موسی تو جا اور تیرا خدا

لڑو دونو ہم یہاں ہیں بیٹھے ہوئے — تیرے ساتھ اب کون جاوے لڑے

نہوں اونکی مانند ہم تو کبھی — کریں جان فدا با ہزاران خوشی

ہوئے شاد اون سے یہ سنکر حضورؐ — دعا دے کہ حامی ہو رب غفور

کیا پھر یہ ارشاد اصحابؓ سے — کہ اے مومنو مشورہ دو مجھے

اور اس سے یہی تھی غرض آپ کی — کہ معلوم ہو راے انصار بھی

کہ ہنگام بیعت یہی تھا کہا — محافظ رہیں گے صباح و مسا

اوسی وقت سعدؓ معاذ جری — کھڑے ہو گئے اور یوں عرض کی

جواب آپ لیتے ہیں انصار سے — کیا آپنے ہاں تو کہنے لگے

کہ ہے جملہ انصار کا یہ جواب — جو نبی وحی ہی آئے رسالت مآب

لڑیں آپ ہم بھی لڑینگے سبھی — اگر حکم ہو تو سمندر میں بھی

ابھی کو و جب ائین تامل نہو لسا مان بر حق رسول آپ کو
رۂ حق بت ائی ہمین آپ نے شریعت سکہائی ہمین آپنے
محبت نہین جان کی ہمکو ذرا پیارے ہین آپ اور حکم آپ کا
فدا ہمتو بس ہو چکے آپ پر نہین جان جانے کا ہمکو خطر
زہے بخت گر آپ پر جان جائے تو سمجھین کہ سب مدعا ہمنے پائے
یہ سمجھے تھے ہین عازم قافلہ اگر علم ہوتا ہمین جنگ کا
تو ہمسے نہ رہتا کوئی اپنے گھر فدا اور قربان ہین سب آپ پر
ہوئے آپ خوش یہ دعا انکو دی کہ راضی رہے تم سے رب قوی
پلائی تھی ساقی نے ایسی شراب کہ جل بہن کے دل ہو گئے تھے کباب
خدا ہی خدا اونکے پیش نظر خدا تھا اودہر رخ وہ کرتے جدہر
وہین پھر بحکم شہ دوجہان بنائے گئے تین فور آنشان
ہوا بدر کا عزم بالجزم بس تھی فتح وظفر فوج کے پیش وپس
ملک رشک سے تک رہے تھے تمام زہے شہریار وزہے احتشام
عجب کروفر تھا عجائب جلال بہم مل گئے تھے جلال وجمال
شہنشاہ سے شان رحمت عیان تلے لشکری بھیس خونریز یان

ملنا حضور اقدس و اکرم کا ایک ضمیری سے اور دریافت فرمانا حال قریش کا

یہ کہتا ہے راوی کہ ناگہ حضور معہ اک صحابی کے لشکر سے دور

ضمیری جو سفیان تھا اوس سے ملے — کہا کون ہے تو بتا ہمکو دے
کہا مین ضمیری ہون اور آپ بھی — یہ فرمائے کون ہین اے جری
یہ فرمایا جب تک نہ بتلائے گا — نہ بتلائین گے ہم بھی تجھکو ذرا
کہا کیا عوض ہے بتانے کا یہ — سنون آپ کیا مجھ سے ہین پوچھتے
یہ فرمایا بتلا تو حالِ قریش — کہا یہ سنا مین نے بے رنج و طیش
فلان روز مکہ سے ہین وہ چلے — یہ سچ ہے تو بس آج یہان آ گئے
یہ فرمایا اچھا تو یہ بھی بتا — محمدؐ کا بھی حال کچھ ہے سنا
کہا وہ فلان دن چلے طیبہ سے — یون ہین ہے تو وہ بھی قریب آ گئے
کہا اوس نے اب آپ بتلائیے — کہ کون آپ ہین یہ تو فرمائیے
تو بس سخن من ماءٍ اوس سے کہا — کہ پانی سے ہین ہم وہ چپ ہو رہا
یہ سمجھا عراقی ہین یہ اس لئے — او نہین پانی والے عرب کہتے تھے
کہ شاداب ہے سرزمینِ عراق — عرب ہے زمین خشک بالاتفاق
جنابِ رسالت نے جو ما کہا — مراد آپ نے اوس سے نطفہ لیا
کہ نطفہ سے ہین ہم بنے بیگمان — نہین ریب اور شک کا اسمین نشان
غرض اس سے یہ تھی کہ کفار پر — نہو حال ظاہر نہ پائین خبر
ہوئے متصل بدر کے جب خیام — لکھا ہے کہ اسطرح کا تھا مقام
کہ پانی نہ تھا وہان بہت ریت تھی — صحابہؓ نے آکر گذارش یہ کی

کہ حاجت ہے غسل و وضو کی حضور — پیاسے بھی ہین اور پانی ہے دور

خدا نے یہ برسایا ابر کرم — ہوئے خوب سیراب وہ خوش شیم

خراب اور پریشان اعدا ہوئے — کہ کیچڑ ہوا وھان جہان ٹہیرے تھے

یہ خبابؓ منذر نے پہر عرض کی — اگر ٹھیرے ہین یہان بحکم قوی

تو بہتر وگرنہ کنوے کے قریب — ٹہیرئے کہ جا اچھی ہے اے حبیب

وہین آکے جبریل نے بھی کہا — کہ خبابؓ منذر کا یہہ مشورا

کہ اوٹھکر یہان سے وہان ہو قیام — مناسب ہے اے شاہ ذی احتشام

اوسی جا ہوئے آپ رونق فزا — کہے تو کہ جنگل مین منگل ہوا

وہ تھا جمعہ سترہوین رمضان کی — کہ اوڑنے پہرنے لگے اسے اجی

بڑہی چرخ ہفتم سے وہ سرزمین — کہ تھے جلوہ گر آپ اور مومنین

ہوئی وہ جگہہ مہبط جبرئیل — لگی تہی وہین چشم رب جلیل

نہین بلکہ اللہ تھا اونکے ساتھ — پہونچتا تھا تا عرش ہر اک کا ہاتھ

دو عالم تھے اونکے ہی زیر قدم — وہ مخدوم تھے اور ملائک خدم

جہانداروین کے لئے سائبان — بنایا صحابہ نے فوراً وہان

ہوئے اوسمین مشغول ذکر و دعا — ابوبکر صدیقؓ صاحب وفا

کئے ہاتھ مین تیغ عریان علم — تھے پہرہ پہ سر کے نہ پس اک قدم

اودہر کافرون نے جمائین صفین — تلے جنگ پر یہ ہی تا مارین ٭

چہا چم لگین کرنے تیغین دہان | لگین چرچرانے کشادی کمان
ظفر اہل حق پر فدائی ہوئی | کہ ہیبت جہان پر بھی چہائی ہوئی
تعالی اللہ اونکا وہ جوش و خروش | اوڑے ہوش کے دیکھکر اونکو ہوش
نشان سب مہاجر کا اون کو ملا | جو مصعبؓ تھے ابن عمر باوفا
علمدار تھے سعدؓ سب اوس کے | تو خبابؓ منذر بھی خزرج کے تھے
بنے میمنہ میسرہ اور جناح | مرتب ہوا قلب بہر فلاح
ولاور جو اون مین سے تھے منتخب | ہوئے افسر اونپہ وہی سب کے سب
بنفس نفیس آپ نے پہر وہان | صفون کو بھی دیکھا اور اونکے نشان
برابر برابر جمی تھین صفین | کہ بنیان مرصوص سے کیئے جنہین
سوا د عمر ینہ کا سینہ ذرا | جو سرورؐ نے دیکھا ہے صف سے بڑہا
تو لکڑی چہوا اونکے دی پیٹ پر | کہ ہٹ جاؤ ذرا پیچھے اسے نامور
صفین جب برابر برابر ہوئین | تو رفعہ بن اسود بڑہا بھر کین
ہوا حکم فوراً یہ فاروقؓ کو | کہ تم جاؤ سمجھاؤ اُن سے کہو
پلٹ جاؤ لڑتے ہوا اللہ سے | جو فاروق اون سے یہ کہنے لگے
تو بولا ابو جہل کا قرلعین | کہ ہم قابو پا کر پلٹتے نہین
بہلا ایسے لڑے ہم پلٹ جائینگے | عوض اپنے مقتولون کا پائینگے
ہمارا جو روکا گیا قافلہ | تجہکا ئین جزا تا ہو حوصلہ
یہ سنکر ہوا اونمین بس اختلاف | کہ بعضے تو کہنے لگے صاف صاف

مناسب یہی ہے کہ ہم لوٹ جائین | نہ دین جان ہلاکت سے خود کو بچائین
یہ تھا اونکے سرداروں کے دل مین ڈر | کہ بیہودے چکے ہین محمدؐ خبر
کہ مقتول ہون گے فلان اور فلان | بہت اس سے خلجان تھا اونکو وان
مگر اونسے چلنے نہ دی ایک کی | کہ سر پر کھڑی ناچتی موت تھی
تو عتبہ و لیدا ور شیبہ وہان | نکل آگے صف سے کہ دین اپنی جان
وہین حسب فرمان عالیجناب | علی اور حمزہ عبیدہ شتاب
ادھر سے بڑھے باہزار احتشام | کہا عتبہ نے تم نسب اور نام
بتا پہلے دو ہمکو تم کون ہو | کہ ہم لوگ ہوتے نہین جنگ جو
مگر اوس سے جو ہم سا ہو ذی نسب | کہ ہم ہین شریف اور عالی نسب
تو بس حضرت حمزہ نے یہ کہا | مین حمزہ ہون شیر رسول خدا
مین وہ عبد مطلب کا فرزند ہون | کہ دشمن کو اپنے ابھی مار لون
کہا نام تم ہو مقابل مرے | یہ دو کون ہین یہ بتاوے مجھے
کہا ایک ہین شیر پروردگار | علی بن ابی طالب نامدار
دویم یہ عبیدہؓ ہین وہ صف شکن | عدو کش بھی اور شہ سوار زمن
تو حضرت علیؓ کے مقابل ولید | ہوا اٹھ کے آیا بعزم شریر
جناب عبیدہؓ سے شیبہ لڑا | اودھر حضرت حمزہ سے وہ بڑا
چقاچاق چلنے لگی تیغ تیز | غضب تھے دلاور غضب جست و خیز

چمک اونکے تیغونکی تھی چرخ پر | جھپکتی تھی چشم فلک دیکھکر
پراون دونونے ایک ہی دم مین وان | کیا قتل اونکو ہوئے جان ستان
مگر شیبہ نے چوٹ عبیدہؓ کا پا | دیا کاٹ بوڑہے تھے وہ باوفا
تو دونو نے اوسکو بھی مارا وہین | ذرا دم بھی لینے وہ پایا نہین
عبیدہؓ کو فوراً اوٹھا لے گئے | خدا ان کا تھا اور خدا کے یہ تھے
روایت ہے اوس دن جناب نبیؐ | اوسی سائبان مین حضور قوے
نہایت تضرع سے سجدہ مین تھے | دعا فتح و نصرت کی تھی کر رہے
گری دوش اقدس سے ناگہ ردا | جناب ابوبکرؓ نے دی اوڑہا
یہ کی عرض اے سرور دوجہان | دعا ہوچکی آپ ہین کاہران
قبول آپ کی ہوچکی ہے دعا | خدا فتح و نصرت کرے گا عطا
اسی حال مین آگئی نیند سی | یون ہی تھوڑی سی دیر حالت رہی
ہوئے آپ بیدار اور یون کہا | مبارک ہو آگئے یہ عون خدا
عنان تنگاور کو تھامے ہوئے | ہین جبریل ہتیار باندہے ہوئے
یہ آئے بفرمان عز و جل | پھر فرما کے باہر جو آئے نکل
دیا حکم اللہ روا سے بڑہین | لڑین دین کی اب اعانت کرین
[۵۱] پڑہی پہر یہ آیت کہ ہے عنقریب | فراری ہون اور دین پشت یہ بدنصیب
اوٹھا کر اوسی وقت کچھ ٹھیکریان | معجزہ | دیا پھینک اونکو سوے دشمنان

سیہ کہتے ہین یارو حکم بن حرام
لگین ٹھکریان اونکے آکر تمام

سپہ مسلم اوس وقت ہمکو ہوا
طباقونپہ کنکر برسنے لگا +

خداوالون نے تیغ لی یان سے
عدو وہ ہین جانے لگے جان سے

کھچا تیغ لگی چلنے تیغ دودم
جو بھاگا کوئی تو رہا کوئی جم

جو ٹھیرا تو بس گھاٹ تلوار کا
غضب تھا کہ اوس سے اوترنا پڑا

وہ کاٹ اونکی تیغون کی تہی الامان
تھی لرزان نبی جان تھی جان مین جان

وہ اسلام کے شیر بپھرے ہوئے
یہ روبہ کی جرأت کہ اون سے لڑے

مقابل جو آیا وہ ٹکڑے ہوا +
ملک کہتے تھے واہ صل علی

بہت اونکو تھے گرچہ غازی جری
ولیکن خدا کی ہے شفقت بڑی

نبی پر عنایت کو ظاہر کیا
کہ ہم ہر طرح ساتھ ہین برملا

سوئے میمنہ آگئے جبرئیل
ملک پانسو ساتھ بے قال وقیل

سوئے میسرہ آئے میکال بھی
فرشتے لئے پانسوا اخی

نہ ہے حشمت وجاہ سلطان دین
تھے لشکری جن کے روح الامین

تھے میکال بھی جن کے خدمتگذار
عیان جن سے تھا فضل پروردگار

مددگار اللہ والون کے تھے
لیک کردہ کفار کو مارتے

بھلا کون اب اون سے آنکھین ملائے
ملائے وہی جان سے جو کہ ہیائے

لکھا ہے سراقہ تھا نامی بہت
اور اعدائے حق مین گرامی بہت

نہ کفار مین کوئی مثل اوسکے تھا | نہ اس جنگ مین تھا وہ آیا ہوا
بہت اوس سے قوت تھی کفار کو | کہ لڑتا لڑاتا بھی تھا زشت خو
تو شیطان ملعون یہہ دیکھکر | کہ بے دل ہین کفار اب سربسر
سراقہ کی صورت مین ظاہر ہوا | کہ شاید بڑہین دل ہو کچھ حوصلا
فرشتون کو دیکھا تو بھاگا لعین | کہا یہان گذر اپنی اصلا نہین
وہ ہرگز نہین ان کو آتا نظر | جو اس جنگ مین مجھکو آیا نظر
جو تھے بوجہل نا مدار | بڑے بے تا جیرہ ہو میرا شکار
لڑائی ہوئی سخت اون مین مگر | ہوا قتل آخر وہی بدگہر
یہہ چاہا اونہون نے کہ سامان لین | تو حضرت عمرؓ نے کہا ہان تمہین
ابھی صبر کرنا ذرا چاہیئے | کہ میدان ہم لیلین کفار سے
کہ اتنے مین معبد وہین آگیا | اور اس زور سے وار اونپر کیا
کہ اس ضرب سے بیٹھ وہ ہین گئے | سنبھل کر مگر اوس سے لڑنے لگے
کہ تا دیر دونون مین چوٹین چلین | وہ عاجز ہوا وہان سے بھاگا لعین
گرا ایک گڑہے مین بے ساختہ | کہ ہوش و حواس اوسکے تھے باختہ
لیا مار غازی نے وہ بھی شکار | زہے زور بازو زہے کارزار

روایت

یہ کہتے ہین حضرت علی ولی | کہ آیا نظر ایک کافر شقی
کہ سعدؓ جہینہ سے ایک ٹیلہ پر | بہت گرم پیکار تھا خیرہ سر

اوسی نے شہید اونکو قتل پھر کیا | باواز پھر مجھ سے کہنے لگا
علیؑ تم بھی آؤ مقابل مرے | چکھادون مزے جنگ و پیکار کے
مین سنتے ہی جون برق اوسپر گیا | وہ اس طرح مجھ پر بڑھا اور بڑھا
ہٹا مین کہ مجھ پر نہ سیدھ گر پڑے | وہ سمجھا کہ یہ ڈر گئے اب چلے
کیا مجھ پہ جھٹ وار تلوار کا | سپر پر اوسے روک مین نے لیا
کیا وار مین نے کہ کاٹی زرہ | اور اوس ضرب سے میری وہ کاٹ اوٹھا
مری پشت ہی سے بڑھا کے ہاتھ | کسی نے کیا وار گویا تھا ساتھ
وہ ہو کر دو پارہ وہین گر پڑا | اور اوس مرد حق نے یہ اوس سے کہا
یہ ہے وار میرا کہ حمزہ ہون مین | خدا و پیمبر پہ شیدا ہون مین
مین وہ عبد مطلب کا فرزند ہون | کہ کرتا ہون دشمن کو یون غرق خون
یہ فرماتے ہین آپ حضرت علیؑ | کہ اوس جنگ مین تھی یہ حالت مری
کبھی قتل کرتا تھا کفار کو | کبھی دیکھتا اپنی سرکار کو
کہ ہین خیریت اور خوشی سے حضور | تو سم بادپا کے ہوئے چور چور
کہ آ وہ خون مین ہوئے سربسر | اودہر تھا مین دم مین تو دم مین ادہر
خدا کے یہ ہین اور خدا ان کا ہے | خدا انکا ہے ماسوا ان کا ہے
خدا کے لئے جان یہ دے چکے | برات رضا حق سے یہ لے چکے
جو اعدا نے یہ کاٹ تلوارون کے | شجاعت یہی اور توڑ بھی تیرون کے

بخوبی لیے دیکھ جی چھوڑ کر
ہوئے مستعد بھاگ ہی جانے پر
ابوجہل کے دوستون نے وہان
لیا گھیر اوسے تانہ بچے اسکی جان
ڈرے پھر وہ ایسا کہ بوجہل کا
لباس ابن منذر کو پہنا دیا
تو کشتہ کیا شیر حق نے اوسے
یہن دوسرے نے وہ کپڑے لئے
اوسے حضرت حمزہؓ نے مار کر
کیا کافرون کو جو زیر و زبر
وہی جبہ ہلہ کو پہنا پھر دیا
تو شیر خدا سے نہ ٹھیرا گیا
گرایا اوسے دو سکڑوا رہین
گئی روح ناپاک کی نار مین

روایت از حضرت عبد الرحمن عوفؓ مشتمل بہ شجاعت معاذؓ و معوذؓ و قتل ابوجہل ملعون و مردود

بن عوف جو عبد رحمنؓ ہین
وہ اس طرح کہتے ہین اوس روز مین
کھڑا بیچ مین دو جوانون کے تھا
اور افسوس اسپر مین تھا کر رہا
جو ہین تجربہ کار روز وغا
مین اونمین جو رہتا تو آتا مزا
کہ ٹھوکا دیا ایک نے ناگہان
کہ بتلاے اے چچا مجھے یہان
ہین پہچانتے آپ بوجہل کو
کہا کیا غرض اوس سے ہے یہ کہو
کہا یہ سنا مین نے ہے بالیقین
نبی کو بہت اوس نے ایذائین دین
خدا کی قسم دیکھ پاؤن اگر
نہ چھوڑون کہ ہو قتل وہ بدگہر
کہین قتل ہو جاؤن تو چین ہو
جو ہو سو ہو بتلایئے مجھکو تو

یہ کہکر وہ خاموش جب ہو رہا
تو وہ دوسرا یہ ہی کہنے لگا

مرے دل کو قوت ہوئی اور سرور
کہ آیا نظر مجھکو وہ پُر غرور

صفو ںمین تھا بیٹھا ہوا اونٹ پر
کہا مین نے دیکھو وہ ہے خیرہ سر

یہ سنتے ہی دونو جھپٹکر گئے
اور اوسکو گرا کر وہین اونٹ سے

دبا بیٹھے اور ادہ موا کر دیا
اوسی جا سے تھا مین کھڑا دیکھتا

گئے اس طرح اوسپہ وہ سرفراز
گرے صاعقہ جیسے یا شاہباز

معاذؓ و معوذؓ یہ دو بھائی تھے
تھے عفرا کے دونو پسر من چلے

معاذؓ آپ کہتے ہین یون اے فتا
کہ پاؤن جو کاٹ اوسکا مین نے دیا

تو اوسکا پسر عکرمہ دوڑتا
وہین آیا ایک وار مجھپر کیا

کہ بس قطع اوس سے ہوا میرا ہاتھ
و لیکن لٹکتا رہا میرا ہاتھ

پر اوس حال مین بھی ادھر اور اودھر
لڑا مین لئے تیغ برندہ سر

جو چمڑا ذرا سا تھا باقی رہا
لیا ہاتھ پاؤن سے مین نے دبا

جو کھینچا جدا ہو گیا میرا ہاتھ
کہ چمڑے ہی سے تھا لگا میرا ہاتھ

نظر پھر مجھے آگیا عکرمہ
کہ پھرتا تھا جان کو بچاتا ہوا

کہا مین نے ہے ہے کہ مین ہاتھ سے
ہون لاچار ورنہ ابھی تو اسے

نہین قتل کرتا نہین چھوڑتا
نہین چھوڑتا ہان نہین چھوڑتا

لکھا ہے کہ قاتل ابو جہل کے
کئی ہین جنہون نے ہے مارا اوسے

مشتمل بقتل ملعون روایت از عبداللہ ابن مسعودؓ عنہ

سنو ابن مسعود کا ہے بیان
پڑا زخمیوں مین تھا وہ نیم جان

جو دیکھا تو کچھ سانس تھی چل رہی
چڑھا اوسپہ ڈاڑھی پکڑ مین نے لی

کہا او ابوجہل او نابکار
تو ہی ہے کہ آج ایسا ہے خوار و زار

کہا فتح کس کی ہوئی سچ کہو
کہا مین نے او بیخبر زشت خو

خدا او نبیؐ کی ہے فتح عظیم
ہوئے قتل اور قید کافر لئیم

یہ کہکر لیا کاٹ جھٹ مین نے سر
حضور پیمبرؐ اوسے کھینچ کر

لے آیا کہا یا شفیع الوریٰ
یہ ہے سر ابوجہل بدبخت کا

یہ فرمایا کیا ہے اوسی کا یہ سر
کہا مین نے واللہ اے دادگر

اوسیکا ہے سر شک نہین ہے ذرا
اوٹھے آپ اور الحمد للہ کہا

کہا پھر کہ مارا گیا اے عدو
ہوا قتل بھی اور خاسر بھی تو

کیا سجدۂ شکر پھر یون کہا
کہ فرعون[۵۱] اس امت کا یہ مر گیا

غرض کھائی اعدا نے فاحش شکست
ہوئے خوار اور حوصلے اونکے پست

بڑے اونمین سردار نامی جو تھے
سزا پا کے دوزخ کے کندے ہوئے

امیہ بھی عتبہ بھی بوجہل بھی
وہ شیبہ جو کہتا تھا مین ہون جری

سوا اونکے ستر گئے نار مین
پر اکثر وہی تھے کہ مارا جنہین

جناب علیؓ نے اور اون کے سوا
ہوئے قاتل اوروں کے وہ با خدا

[۵۱] انت فرعون ہذہ الامت سوا فرعون کے اس امت کا

ہوئے قید ستر ہی تعداد سے ‏ ‏ ‏ تھے چودہ وہ غازی جو وہاں ہوئے

ولیکن ہے تعداد میں اختلاف ‏ ‏ ‏ فتوحات میں ہے یوں ہی صاف صاف

ملک بھیجے اللہ نے اک ہزار ‏ ‏ ‏ کہ حامی ہوں اون کے دم کارزار

اور اکثر صحابہؓ نے ہے یہ کہا ‏ ‏ ‏ فلاں شخص کا قصد ہم نے کیا

کہ ہم مار ڈالیں جھپٹ کر اسے ‏ ‏ ‏ جو پہونچے تو مقتول تھا بے لڑے

کسی نے کسیکو کیا قید بھی ‏ ‏ ‏ ہمیں دیدیا تا ہو اُن کو خوشی

معجزہ

ہوئے آپ سے یہاں بہت معجزے ‏ ‏ ‏ یہ فرمایا تھا اپنے اصحابؓ سے

فلاں کافر اسجا فلاں اس جگہ ‏ ‏ ‏ دم جنگ ہو قتل وہ ہی ہوا

ذرا بھی نہ فرق اوسمیں پایا گیا ‏ ‏ ‏ کہ ہر اک اوسی جا پہ مارا گیا

معجزہ

گئی بعض اصحاب کی ٹوٹ تیغ ‏ ‏ ‏ ہوا ٹوٹ جانے سے اون کو دریغ

تو سرور نے لکڑی اوٹھادے وہی ‏ ‏ ‏ اونہیں تیغ کا کام دینے لگی

معجزہ

اور اک مشت خاک اونپہ پھینکی وہاں ‏ ‏ ‏ شکستہ و خستہ ہوئے نیم جان

جو مکہ میں پہونچے یہ بھاگے ہوئے ‏ ‏ ‏ ابولہب نے بعضے سرداروں سے

کہا یہ بتاؤ ہے کیا ماجرا ‏ ‏ ‏ کہا ایسا معلوم ہمکو ہوا

کہ ہم سے کوئی چھینتا ہے سلاح ‏ ‏ ‏ کہ زنہار ان کو نہو کچھ فلاح

ہماری ہی مشکیں کوئی باندھتا ‏ ‏ ‏ خود آنکھوں سے یہ دیکھ ہم نے لیا

میان زمین و زمان بے ہراس ‏ ‏ ‏ سواران ابلق تھے پہنے لباس

نہایت سقیف اور لگا سے سلاق — بجز بہاگنے کے نہ سوجھی صلاح
کیا قیدیون کے لئے مشورہ — تو یہ عرض حضرت عمرؓ نے کیا
مناسب یہی ہے کہ اب اے حبیب — کہ جو قیدیون مین ہو جسکا قریب
اوسیکو کرے ہاتھ سے قتل وہ — رہے انس ہم سے نہ کفار کو
اور اون سے نہ ہمکو رہے واسطا — کہ ہم لڑتے مرتے ہین بہر خدا
جو مومن بنا ہے خدا کے لئے — ہم اوسکے ہین اور وہ ہمارے لئے
کوئی چیز اب رشتہ داری نہین — کوئی کفر سے بڑہ کے خواری نہین
جناب ابوبکرؓ کہنے لگے — کہ لے لیجئے زر یا انہین چہوڑئیے
کہ اس مال سے ہوگی قوت ہمین — عجب کیا جو ان مین سے مومن بنین
سراپا تھا رحمت مزاج حضور — ہوا آپ کو اس سے سوز و سرور
مناسب ہر اک شخص سے لیکے مال — رہا کر دیا تھی یہ شانِ جمال
انہین مین تہے عباس اونہون نے کہا — کہ جبراً ہون ساتھ ان کے مین آگیا
مسلمان مین ہو چکا تھا حضور — نہین میرے اسلام مین کچھ قصور
میرے پاس کیا ہے جو فدیہ دون — اور اوسکی عوض قید سے بچ رہون

معجزہ اور مسلمان ہونا حضرت عباس کا رضؓ عنہ

پہر فرمایا ایمان نہ وہ آپ کا — دلیل اور حجت ہو پیشِ خدا
یہان لڑنے والونکے ساتھ آپ آئے — پہر فدیہ بہلا کس طرح چھوٹ جائے

جوان فضل کی آپ کی زوجہ مین
دیا تھا جو سونا کہ رکھوا سے
کہان ہے وہ سونا جو اون کو دیا
کہ بے شک رسول خدا آپ ہین
کہ معبود برحق ہے وہ اک خدا
ہین اوسکے رسول آپ بے قیل وقال
اوسی وقت خدمت مین جبریل آئے
کہ ہرگز نبی کو یہ لایق نہ تھا
مگر آپ کے ساتھ پیارے نبی
نہوتا اگر ایسا تو آتا عذاب
یہہ فرمایا آتا عذاب اب اگر
لکھا ہے ہوا تھا جو یہ جمیر
تو مصعبؓ نے محرزؓ سے ایسا کہا
یہہ بھائی ہے میرا ضرور اس سے لو
کہا اوس نے میرے برادر ہو تم
کہا میرا بھائی تو ہرگز نہین
کہ مومن یہ ہین اور کافر ہے تو

ادھر جبکہ آنے لگے تو اونہین
کہ یہ کام آئے گا بتلائے
یہ سنتے ہی عباسؓ نے یون کہا
بدل اسکی دیتا شہادت ہون مین
نہین کوئی معبود اوس کے سوا
نہین جانتا کوئی یہ حال ومال
خداوند عالم کا یہ حکم لائے
کہ فدیہ لیا چھوڑا اون کو دیا
سراسر ہے رحمت مشیت مری
تو روے یہ سنکر رسالت مآب
نہ بچتا کوئی جز معاذؓ و عمرؓ
گرفتار محرزؓ جو تھے مثل شیر
تو نگر ہے مان اسکی ہون جانتا
بہت مال فدیہ مین تا نفع دو
ستم ہے زبان پر یہ لاتے ہو تم
ہین محرزؓ مرے بھائی اب بالیقین
کہان ہم کہان تو نہ بھیجو نہ لو

لکھا ہے جو تھا خالد بن ولید — تھا اوس کا بھی بھائی لقید شدید

دئے اوسکے چالیس سو نقدے درم — چھڑایا اوسے تھا بہت درد و غم

وہ دے دے کے فدیہ روانہ ہوا — مگر لوٹ کر راہ سے آگیا

اور اسلام لایا بصدق دلی — کہا اون سے لوگون نے تم اے جری

مسلمان نہ پہلے ہوئے کس لئے — کہ بچ رہتے وہ سب درم آپ کے

کہا جانتا تھا یہ تھا چاہتا — ادا پہلے ہو جاوے فدیہ مرا

تو پھر مین مسلمان ہون تو خوب ہو — کہ سچا مسلمان ہون دوستو

لکھا ہے جو لاشین تھین کفار کی — تو وہ اک کنوے مین بحکم نبیؐ

دلیران اسلام نے ڈال دین — کھڑے ہوکے سرور نے پھر تو وہین

لیا نام اک ایک کا یون کہا — ہوا وعدہ ربؒ کا تمہاری وفا

کہو کیا ہوا اور مین نے تو سب — وہ پایا جو تھا مجھ سے اقرار ربؒ

مرے رب کا وعدہ جو کچھ مجھسے تھا — وہ سب پالیا مین نے اور خوش ہوا

تم اپنے پیمبرؑ کو جھٹلاتے تھے — نہ اسپر بھی کی اکتفا یہان لڑے

اور اوروں نے پھر دل سے تصدیق کی — اعانت بھی کی اور جگہہ گھر مین دی

کہا بعض اصحابؓ نے اے حضور — یہ کیا سنتے ہین یون کہا ہان ضرور

جو کچھ میرے رب نے تھے وعدے کئے — ہوئی اونکی تصدیق انہین اسلئے

یہ کہتا ہون انکو سناتا ہون مین — انہین یاد وعدے دلاتا ہون مین

سو جمع مال غنیمت سبھی — پڑھی پھر نماز آپ نے عصر کی
بصد جاہ و فر سوے طیبہ چلے — علمدار اعلام کھونے ہوئے
ملا تھا ہر اک غازی چیرہ جنگ — لیے تیغ و خنجر کمان و خدنگ
وہ سلطان دین کی سواری چلی — کہ طیبہ کو بادبہاری چلی
مدینہ مین بافتح و جاہ ورا — ہوئے دو سہ روز رونق فزا
محبون کے دل ہوگئے باغ باغ — ہوئے جل کے اعداے دین داغ داغ

بیان فضائل حاضران جنگ بدر رضی اللہ عنہم

فضائل جو ہین بدریون کے لکھے — نہین وہ فضائل کہین اورون کے
لکھا ہے کہ فرمایا حضرت نے یون — کہ اللہ ہوا خوب وہ بیچگون
جو حالت سے ان کی تو ایسا کہا — جو چاہو کرو بخش تمکو دیا
روایت کئی ایسی ہین معتبر — کسی سے خطا کوئی ہوتی اگر
نکوئی پہ محمول کرتے حضور — کہ ہے مہربان ان پہ رب غفور
یہ پوچھا تھا جبریل نے آپ سے — کہ کیسا انہین آپ ہین جانتے
کہا ساری امت سے افضل ہین یہ — بڑے رتبہ ہین انکے اکمل ہین یہ
تو جبریل یون عرض کرنے لگے — ملک جس قدر شامل بدر تھے
فرشتون مین افضل گنے جاتے ہین — وہ رتبون مین اعلی کیے جاتے ہین

کیفیت قتل عصما بنت مروان بدست عمیر عادی و قتل ابی عفک بدست سالم رضی اللہ عنہم

وہ عصماء جو بیٹی تھی مروان کی ... مذمت نبی کی کیا کرتی تھی
شکایت بھی کرتی بہت جا بجا ... غرض باز آتی نہ تھی بیحیا
عمیر عدی رض نے اسی جنگ مین ... یہ کی نذر خیر و خوشی سے ہمین
مدینہ مین اللہ پہونچائے گر ... تو پہونچاونگا اوسکو مین تا سقر
خدا نے اونہین جب مظفر کیا ... اور آئے مدینہ مین خیر الورے
تو اک شب گئے اوسکے گھر مین عمیر رض ... کیا قتل بدبخت کو کی نہ دیر
صبح کی جماعت مین شامل ہوئے ... یہ بعد سلام آپ کہنے لگے
کہ عصما کو کیا قتل تم نے کیا ... ڈرے پھر کہا ہان رسول خدا
فدا آپ پر میرے مادر پدر ... زہے بخت مین ہون فدا آپ پر
لکھا ہے کہ یون ہین ابی عفک بہی ... مذمت کیا کرتا تھا آپ کی
کیا کام سالم رض نے اوسکا تمام ... گیا نار دوزخ مین وہ بدلگام

خرابی یہود قینقاع اور جلاوطن ہونا اون کا

بنی قینقاعی یہودی جو تھے ... موافق بظاہر مخالف بڑے
جو مکہ سے تشریف لائے نبی ﷺ ... تو دعوت اونہون نے بھی کی آپ کی
کیا تھا یہ عہد آپ سے بے قصور ... مدد وقت پر ہم کرین گے ضرور
جو فتح نمایان ہوئی بدر پر ... جلے آتش رشک سے خیرہ سر
کیا جمع سلطان دین نے اونہین ... کہا لاؤ ایمان ہے لازم تمہین

اور ایمان قبل اسکے نے آداب — کہ جون اہل مکہ پریشان ہو سب
بلا وسکے اوپر جو نازل ہوئی — ڈرو تم کہ نازل نہو تم پہ بھی
کہا ہم سے تو وہ دلاور نہ تھے — سنان دار و ذی سیف و خنجر نہ تھے
نہ تھی اونہین جرأت نہ کچھ مردمی — ہمین ساز و سامان کی ہے کیا کمی
نہ خوش آپ ہون پاکے اونپر ظفر — تو چپ ہو رہے سن کے پیغام بر
روایت ہے اکدن اک انصاریہ — تھی زرگر کی دوکان پر باحیا
اور اوس سے وہ زیور تھی بنوا رہی — کہ آیا وہین اک یہودی شقی
دیا کھول پیچھے سے کرتہ کا بند — رہے بے خبر اوس سے یہ ارجمند
اوٹھی تو بدن کھل گیا اور ہنسی — جو اوباش و بدکار تھے دیکھتے
ہوا طیش اک اہل ایمان کو — کیا قتل اوس نامسلمان کو
یہودی سمٹ آئے ہر سمت سے — شہید اوسکو کرڈالا اور پھر گئے
حضور رسالت مین جو عہد تھا — دیا توڑ کاغذ ہی واپس کیا
لگے کرنے سامان جنگ و جدال — ادہر سے بھی مردان صاحب قتال
ہوئے چست و تیار اور چڑھ گئے — قلعہ بند وہ ہو گئے خوف سے
لیا گھیر چارون طرف سے اونہین — نہ تھی اتنی طاقت کہ نکلین لڑین
ہوئے سخت عاجز یہ درخواست کی — امان دو نکل جائین یہان سے سبھی
کہ تم لوگون سے ہو چکے ہم زبون — کہا شاہ نے وین امان تمکو کیون

تمہین حکم یہ ہے کہ نکلو ابھی | مناسب جو ہوگا کرین گے وہی
تو نکلے وہ ور سے بحال زبون | ہوا حکم ابن قواسہ کو یون
نہو دیر مشکین ابھی باندہ لو | لگے کرنے تعمیل وہ نیک خو
تو ابن ابی وہ منافق لعین | چلا آیا ناگاہ مردک وہین
سفارش بہت عجز وزاری سے کی | شہنشاہ نے کچھ نہ اوسکی سنی
تو دامان دولت پکڑ کر کہا | نہ چھوڑون گا یا سید دوسرا
نہ چھوڑون گا جب تک نہ رحم انپہ ہو | ذرا دیکھنا شفقت و رحم کو
رہا کر دیا اونکو اور وہ شتاب | گئے شام کو سب بحال خراب
اور اونکا جو کچھ مال و اسباب تھا | مجاہد جوانون نے سب لیلیا
عبادہ رضؓ وہ صامت کی نور نظر | مقرر ہوئی تھی کہ کردین بدر
تو وہ کر رہے تھے یہی کاروبار | گیا پاس اونکے وہی نابکار
دلانے لگا یاد احسان اونہین | کہ تم بے مروت ہوا ایسے نہین
فراموش اسنکے نہ احسان کرو | مناسب ہے ایسی تو سختی نہو
کہا ہم مسلمان جب سے ہوئے | جدا ہوگئے خویش و بیگانہ سے
کسیکو خدا و نبی کے سوا | نہین جانتے ہم کہ ہین چیز کیا
کسی سے غرض ہمکو اصلا نہین | بجز حق نظر کچھ بھی آتا نہین
دیا اپنی ہستی کو ہمنے مٹا | خدا ہی خدا ہے خدا ہی خدا

اعتلائے اعلام نصرت انضمام لغزوہ سویق تعاقب ابوسفیان

روایت ہے جب ہوچکی فتح بدر ‌ ‌ کہ اوس فتح کی دوجہان مین ہو قدر
ابوسفیان نے کہائی تھی یہ قسم ‌ ‌ نہ جب تک عوض لون رہیگا یہ غم
تفیری جو تھی اون مین آکر رہا ‌ ‌ تے ساتھ اوسکے کچھ کافر بےحیا
عریض اک جگہ ہے اوسکے قریب ‌ ‌ سحرا اوٹھکے آیا ضلالت نصیب
مدینہ سے ہے یہ جگہ تین میل ‌ ‌ دو انصاریون کو وہ کرکے قتیل
گیا بھاگ فوراً اور انصار یہ ‌ ‌ تے غافل کہ اپنی زراعت پہ تے
وہ سمجھا قسم مین نے کہائی جو تھی ‌ ‌ کہ اس جنگ کا لون عوض لابدی
وہ پوری ہوئی چلدیا بھاگ کر ‌ ‌ حضور معلی مین پہونچی خبر
اوسیوقت شیران حق کو لیا ‌ ‌ اوٹھے خود بدولت تعاقب کیا
وہ نامرد جاتے تے بھاگے ہوئے ‌ ‌ کہ مال و خورش چھوڑتے خوف سے
اور اللہ والے خوشی سے وہ سب ‌ ‌ اوٹھا لیتے کہتے ہے انعام رب
مدینہ مین تشریف لائے حضور ‌ ‌ ہوئے رونق افزا البوز و سرور
لکھا ہے کہ تے پانچ دن بعد آئے ‌ ‌ محب بہت ساز و سامان لائے

قتل کعب اشرف یہودی بدست جان نثاران سید عالم صلعم

سنو کعب اشرف یہودی کا حال ‌ ‌ ہوا اس طرح قتل وہ بدمآل
کہ سردار تھا اور صاحب دول ‌ ‌ بڑا دشمن حق بہت پُر دغل

ہوئی بدر پر جب کہ فتح عظیم ہوئے خوش جناب رسول کریم
نکالے گئے قینقاعی تمام لگا رہتے غمگین وہ صبح و شام
اوسے کھانا پینا بھی بھاتا نہ تھا یہ غم تھا کہ دل مین سماتا نہ تھا
اسی غم سے ٹھیرا نہ گھر مین لعین یہودی لئے ساتھ ستر وہین
گیا مکہ مین اور ابوسفیان سے ملا تعزیت کی کہا اب مجھے
نہین چین اور ایسا بیتاب ہون شب و روز ماہی بے آب ہون
ہوئے بدر مین قتل احباب ہائے بھلا کس طرح سے مجھے چین آئے
مناسب ہے اک دل ہون تم اور ہم اور اس پر کرین عہد و پیمان بہم
مدینہ پہ ایسی چڑھائی کرین مسلمانون کی بس صفائی کرین
کہا اوس نے مین بھی دل و جان سے ہون یہی چاہتا جو کہو وہ کرون
پھر آیا مدینہ مین وہ نابکار قساوت کو کرنے لگا آشکار
تو سرور نے فرمایا یون ایک دن یہ موذی ہے اس سے مجھے مطمئن
کوئی ہے کہ کردے تو فوراً وہان محمد بن مسلمہ کامران
لگے کہنے ہان اے رسول کریم وہ مین ہون کرون گا یہ کار عظیم
رہے وہ شب و روز اس فکر مین کہ جیسے بنے کعب کو مار لین
کئی دن اونھون نے نہ کھایا پیا یہ بزم معلے مین چرچا ہوا
حضوری مین فوراً بلائے گئے جو پوچھا سبب عرض کرنے لگے

که اقرار اس کام کا آپ سے — مین کر چکا فکر ہے یہ سب مجھے
که انجام ہوتا ہی ہے یا نہین — اسی سے مجھے چین اصلا نہین
گذرتی نہین مجھ پہ کوئی گھڑی — که یہ ہی چٹک ہو نہ دل کو لگی
نہین کھانا پینا ہے بہاتا مجھے — تمنا ہے یہ کام ہو کر رہے
یہ فرمایا تم سعی کرتے رہو — مناسب ہے سعدؓ جبری سے ملو
کرو ان سے اصحاب مین مشورہ — تو سعدؓ و عبادہؓ ابو نائلہ
تھے بھائی محمدؓ کے ہے یون لکھا — لگے کہنے سنکر یہ ہے کام کیا
ابھی کعب کا کام کر دون تمام — مددگار اپنا ہے ربؐ انام
دلاور گئے اپنے ہمرہ لئے — نہ ٹھیرے دلیرانہ وہ چلدئے
گئے کعب کے پاس بونائلہ — انہین دیکھکر وہ پریشان ہوا
مگر دودھ بھائی تھے یہ کعب کے — زیادہ نہ گھبرایا وہ اس لئے
محبانہ ان مین رہی گفتگو — اور اشعار پڑھتے رہے دوبدو
ابو نائلہؓ اوس سے کہنے لگے — که جب سے محمدؐ یہان آکے ہوئے
ہوئی قوم مین اپنی جنگ وجدال — که جانین گئین رہ گیا کچھ نہ مال
کرین کیا که ہم لوگ مفلس ہوئے — یہی فکر ہے اب یہ کیونکر بنے
کہا پہلے تھا مین نے تم سے کہا — سمجھ مین تمہاری نہ آیا ذرا
لگے مشورہ کرتے ہوکر بہم — اور اونہین ابو نائلہؓ ذی حشم

کہا آدمی کچھ میرے ساتھ ہین | یہان اسلئے اونکو لایا ہون مین
کہ خرمے وغیرہ وہ لین تم سے مول | اونہین وو عنایت سے تم تول تول
کوئی چیز یہان رہن کر دینگے وہ | پھر آئینگے تم سے چھڑا لینگے وہ
محمدؐ کا ہم ساتھ بھی چھوڑ دین | پر ایسا نہو یہ مسلمان ستین
یہ سنکر وہ مردک بہت خوش ہوا | بہت خوش ہوا اون سے کہنے لگا
کہ رکھدو میرے پاس اہل وعیال | تمہین دونگا مین سیم وزر اور مال
کہا اسمین رسوائی ہے سربسر | نہ رکھین اونہین رہن ہرگز مگر
زرہ ایک عمدہ ہے رکھدینگے ہم | یہ کہہ سنکے پلٹے وہ عالی ہمم
حضور رسالت مین یہ ماجرا | اونہون نے سبھی عرض فوراً کیا
لکھا ہے شب ماہ وہ رات تھی | کہ حاضر تھی یہ بھی حضور نبیؐ
اسیواسطے اون کو رخصت کیا | کہ تم جاؤ حامی ہے رب العلےٰ
چلے پھر وہین پہونچے بو نائلہؓ | اوسے دیکے آواز آگہ کیا
اوٹھا اور یہ چاہا کہ قلعہ سے مین | نکلکر کرون بات یہ آئے ہین
تو عورت نے چادر پکڑ کر کہا | یہ آواز پرخوف ہے تو نہ جا
یہ دشمن ہین ان سے نہو بیخطر | مین کہتی ہون سچ سچ یہ باور تو کر
کہا جاؤن مین تھا وعدہ کیا | نہین ڈر کہ بھائی ہے بو نائلہ
وہ بیفکر آیا اوتر قلعہ سے | بڑی دیر تک باتین کرتے رہے

بہت خوش نما کعب کے بال تھے
لگی خوب خوشبو مہکتے ہوئے

تو باتون ہی باتون مین اون بالونکو
پکڑ کر کہا واہ کیسی ہے مہکیہ بو

دیئے چھوڑ اور گفتگو اوس سے کی
وہ غافل تھا موت اوسکی تھی آگئی

لئے پھر پکڑ بال سونگھا کئے
کئی بار جب اس طرح کر چکے

ہوا مطمئن وہ تو پھر ایکبار
لئے چٹ پکڑ اور کہا لو ہی مار

وہ تلوارین اوس پر جو پڑنے لگین
تو لپٹا ابو نائلہ سے لعین

ابو سلمہ نے وہین زور سے
چلا پیٹ مین تیغ دی اور ایسے

لسا مارا اور سب وہ مرنے لگا
تو چلایا اک شور اوس نے کیا

جلا سب نے دی اپنے قلعونپہ آگ
تو جلدی وہ لوٹے ہوئی اونمین جاگ

جو تھے حضرت حارث نامدار
اونہین مین تھی وہ بھی بعز و وقار

تو اونہین ہی سے ایک غازی کی تیغ
لگی پاؤن مین اونکے او بیدریغ

لگا بہنے خون تو اونہون نے کہا
کہ تم جاؤ اور مین یہان ہی رہا

حبیب اور سردار میرے جو ہین
سلام اونکی خدمت مین کہتا ہون مین

کرو عرض میری طرف سے سلام
تو اونکو اوٹھا لائے وہ نیک نام

مبارک جگہ ہے جو فرقد بقیع
وہان پہونچے مثل بہار ربیع

اور اعدا سے اون کو امن ہی ہوئی
تو تکبیر کہنے لگے وہ سبہی

نماز آپ پڑھنے مین مشغول تھے
جواب اونکو مسجد سے دینے لگے

بڑھا اس قدر جوش سوز و سرور
چلے آئے دروازہ پر خود حضور

یہ فرمایا یہہ منہہ رہین کامیاب
لگے عرض کرنے وہ عالیجناب

یہ روئے مبارک کہ ہے رشک ماہ
شگفتہ رہے یا رسالت پناہ

سر کعب پھر ڈال وہ ہین دیا
ادا کرکے سرور نے حمد خدا

معجزہ

لعاب دہن زخم حارث رض پہ بس
لگایا تو آپ جیسے تھے وہ خوش نفس

رہا زخم ہی کچھ نہ اوسکا پتہ
زہے شان محبوب رب العلیٰ

یہود آئے خدمت مین شاکی ہوئے
کہا یہہ ہوئی تہی خطا کعب سے

جو کی اوس نے ہجو رسول خدا
مگر بستہ ایذا دہی پر بھی تھا

یونہین قتل ہوگا جو ایسا کرے
ڈرے اور بہت سخت وہ سب ڈرے

اونسے دم نیا صلح نامہ لکھا
حضور مقدس مین حاضر کیا

اہتزاز رایات عالی شان لغزوہ غطفان معہ حالات متعلقہ

فتوحات مین بعد اسکے لکھا
وہ غزوہ جو غزوہ ہے غطفان کا

اسے بعض ذی امر مین ہی کہتے ہین
سنو یارو تمکو سناتا ہون مین

ہوا دوسرا سال ہجرت سے جب
حضور شہنشاہ فخر عرب

خبر آئی جو ہین بنی ثعلبہ
محارب کے بھی لوگ اونکے سوا

ہوئے مجتمع تاکہ اب وہ شقی
کرین گرد طیبہ کے غارت گری

صحابہ رض سے فوراً گیا مشورہ
غرض جبکہ طے ہوگیا مشورہ

صحابہ لیے چار سو اور پچاس
کہ اک ایک تھا اونمین نصرت اساس

کیا کوچ طیبہ سے با کر و فر
پھریرے اوڑاتی تھی باد ظفر

اوڑی گرد اور چڑھ گئی چرخ پر
لگے اوڑنے گھوڑے نہ تھے گرچہ پر

مجاہد جوان سب عنان باغیان
لگائے سپر اور سنان باسنان

وہ جاہ و حشم اور نشان و لوا
فلک پھر کے قربان ہونے لگا

فلک سے ہون بہتر زمین کہتی تھی
یہ کیا اس سے بڑھکر زمین کہتی تھی

عجب آن بان اوس سواری کی تھی
ملک تھے جو قربان فدا ہو رہی

ہوئی فتح و نصرت یمین و یسار
خدا کی عنایت بنی چتر وار

شہنشاہ عالم جہان کے تلے
دو عالم تھے جن کے قدم کے تلے

تو اک ثعلبی نام جبکا جبار
ہوا آفتاب عرب سے دوچار

کھلے بھاگ اوسکے صحابی بنا
ہوا ساتھ یہ عرض اوس نے کیا

اگرچہ بنی ثعلبہ کا گروہ
ہوا مجتمع پر ہے ایسا گروہ

لڑے آپ سے یہ لیاقت نہین
یہ ہمت نہین اور یہ طاقت نہین

یون ہین جبکہ وادیِ ذی امر مین
پہونچکر یہ چاہا قیام اب کرین

معجزہ

جو ٹھیرے تو کچھ دور اصحابؓ سے
اکیلے سے چلے خود بدولت گئے

کہ ہو رفع حاجت تو بارش ہوئی
گئے بھیگ کپڑے تو کپڑے سبھی

وہین آپ نے جلد پھیلا دئے
جو سوئے ذرا اک شجر کے تلے

توپھر دیکھ دیہاتیون نے لیا | اور اون کا جو سردار و عشور تھا
بہت منچلا اور نہایت جری | اونہون نے یہ ساری خبر اوسکو دی
تو آیا وہ تلوار کھینچے ہوئے | کہا اے محمدؐ بتاؤ مجھے
بچائیگا کون آپ کو اب یہان | تو جاگے یہ سنکر وہ آرام جان
یہ فرمایا اللہ ہے حافظ مرا | یہ نام معظم جو اوس نے سنا
لرزنے لگا تیغ بھی گر پڑی | اوٹھا آپ نے جلد تیغ اوسکی لی
کہا کون تجھکو بچائے گا اب | کہا ہان نہین کوئی شاہ عرب
یہ کہتے ہی کلمہ وہ پڑھنے لگا | نہین کوئی معبود حق کے سوا
اور اوسکے رسول آپ ہین شک نہین | ہین آپہی تو سردار دنیا و دین
تو دیدی وہ تلوار فوراً اوسے | وہ پلٹا تو لوگ اوس سے کہنے لگے
گیا تھا تو کیون اور چلا آیا کیون | کہا ہے عجب واقعہ کیا کہون
نظر آیا اک شخص قامت بلند | سفید اوسکے کپڑے بہت ارجمند
مجھے اوس نے اس طرح دھکا دیا | کہ فوراً زمین پر ہی مین گر پڑا
یہ کہتا ہے راوی وہ جبریل تھے | حضور اوٹھے کپڑے پہن جب لئے
گئے اونمین دعوت کی اسلام کی | وہان سے پلٹ آئے باصد خوشی
لکھا ہے کہ منصور ہوکر سبھی فوج | چلے آئے طیبہ مین با اوج موج

لکہا ہے کہ بعد اسکے آئی خبر — سلیمی جو ہے قوم بس خیرہ سر

ہوا مجتمع اون کا ہے اک گروہ — جوان تین سو آپ نے باشکوہ

لئے ساتھ اور کوچ فرما دیا — اگر مختفی ہی یہہ ارادہ کیا

جو بحران موضع ہے وہان تک گئے — ہوا دہ یہن معلوم اخبار سے

جماعت وہ سب منتشر ہو گئی — مدینہ کو وہان سے ہوئی واپسی

پلٹ کر جو تشریف لائے حضور — یہ دس روز کا تھا سفر بے قصور

سریہ قردہ اور غارت ہونا قافلہ قریش کا

سنو سریۂ قرد بعد اسکے ہے — کہ مکے کے جب کافر زشت پے

شکستہ و خستہ ہوئے بدر پر — گئے بے سر و پا وہ سب بہاگ کر

تعاقب ادہر سے پیا پے ہوا — کہ جاتے نہ بچکر کوئی قافلہ

تو کی مکیون نے یہ ملکر صلاح — محمد نے کی بند راہ فلاح

کہو کس طرح قافلے آئین جائین — جئین کس طرح اور کیا گہر مین کہائین

تجارت ہی ہملوگ گر چھوڑ دین — بسر زندگی کس طرح پہر کرین

لگا کہنے اک شخص اسود بنام — براہ عراق اب تو جاؤ تمام

کہا سب نے تو ہے بہت عقلمند — تری رائے یہ ہمکو آئی پسند

ہوا منتخب مرد نامی فرات — کرے رہبری تاکہ دن اور رات

تہا آگاہ سب راہ سے وہ جوان — کیا رہبر قافلہ اوسکو وہان

روانہ ہوا اک بڑا قافلہ ‏ تجارت کا اوسمین بہت مال تھا
چلا لیکے رہبر براہ عراق ‏ ہو وہ جب جائین تا شام بالاتفاق
نعیم اشجعی بیٹا مسعود کا ‏ مدینہ مین ناگاہ وارد ہوا
اوسے قافلہ کی تھی ساری خبر ‏ تو بستی مین اوس نے یہ کہدی خبر
تھی حرمت خمر کی نہ اب تک ہوئی ‏ جو زین جبل کے لوگون سے مے اوس نے پی
چڑھا جام پر جام اک دم گیا ‏ تو وہ مست و بیہوش ایسا ہوا
کہ اوس قافلہ کا کہا سارا حال ‏ نہ تھا اوسکو کچھہ نیک و بد کا خیال
جناب معلی مین مسلیط جھٹ ‏ ہوا حاضر اور کردی ساری رپٹ
تو اک فوج جرار تیار کی ‏ تعاقب مین اوسکے روانہ ہوئی
پہونچکر دلیرون نے لوٹا اوسے ‏ وہ سب بھاگ جائین بچا کر گئے
یہ سب مرد غازی غنی ہو گئے ‏ درم بیس ہزار ایک اک کو ملے
فرات اونکے ہاتھون مین ہو کر اسیر ‏ مسلمان ہوا شافی رب قدیر

جنگ احد مدینہ منورہ پر چڑھائی کفار کی اور جان نثاری اصحاب عالیجناب رضی اللہ عنہم کی معہ احوال متعلقہ

مرے ساقیا جام بھر دے مجھے ‏ اوسی نشہ مین چور کر دے مجھے
ہوئے مست جس سے شرابی ترے ‏ مزا جائے جس کا نہ لب سے مرے
دو عالم مین نشہ رہے ایک سا ‏ پلا ساقیا ہان پلا ساقیا

تری بخششون کی ہے عالم مین دہوم
برستے ہین ابر کرم جہوم جہوم

پلا تیز ایسی یہ بیہوش کر
کہ سر ہو مرا اور ترا سنگ در

جا ہر دیکھون دیکھون مین جلوہ ترا
محبت مین تیری ہون ایسا فنا

سنو مومنو گوش دل سے اسے
اوٹھاؤ مزے میری ہر بیت سے

نبی اور صحابہؓ کے حالات ہین
یہ سب معجزے اور کرامات ہین

صحابہؓ کی جانبازیان دیکھنا
لعین کیا سرافرازیان دیکھنا

نبی ابر رحمت ہے ابر کرم
وہ فخر رسل اور یہ خیر امم

حبیب خدا پر فدا ہوگئے سب
بنے کیسے خاصان محبوب ربؓ

جو اوسکے لئے نیم جان جان دے
ملین سینکڑون جانین جانان بنے

وہ اوسکو ملین نعمتین بے زوال
کہ اون تک نہ پہوچے ہمارا خیال

کرشمے ہین اوسکے کرم کے عیان
وگرنہ وہ کافر کہان یہ کہان

احد کی لڑائی کا لکہون مین حال
یہ کہتا ہے راوی صداقت مآل

ابوسفیان اک قافلہ کو لئے
جو مکہ مین داخل ہوا شام سے

اوتارا گیا دار ندوہ مین مال
تو کی ملکے اون سب نے یہ قیل وقال

شکست ایسی فاحش ہوئی بدر مین
جو بہاگے ہوئے اپنے ہمسے لعین

کرین ہم لڑائی کا پہر بندوبست
نہین ہین ہم ایسے تو بے پا و دست

ہوئے آہ ہم لوگ خوار و ذلیل
ہو حق اوسکا لین یہ نکالو سبیل

غرض آ گئے جب وہ بہاگے ہوئے — تو مل جلکے ہونے لگے مشورے
کہا لوگون نے یون ابوسفیان سے — مناسب ہے یہ مال یون ہی رہے
کہ پہر ہونے والا ہے لشکر تیار — کہا مال کیا ہے کرون جان نثار
مین تم سب سے پہلے ہی دون اپنا مال — کہون کیا جو کچھ ہے مرا غم سے حال
مرے ساتھ اولاد عبد مناف — پئے جنگ و پیکار ہے بخلاف
یہ کہتا ہے راوی کہ یہ قافلہ — بڑا تھا بہت مال بھی اسمین تھا
کہ سب اک ہزار اونٹ تھے باردار — سر مال دینار پنجہ ہزار
اور ایسا ہی اس کا منافع بھی تھا — یہ سب صرفہ جنگ سمجھا گیا
یہ اللہ نے دی نبی کو خبر [51] — کہ کافر خرچ کرتے ہین مال و زر
رہ حق سے تا اہل ایمان کو — وہ روکین پہر حسرت ہے یہ اونکو تو
نہ کچھ ساز و سامان کام آئے گا — کہ مغلوب ہو جائین گے بر ملا
یہ سامان حسرت کا سامان ہو — کہ حاصل ندامت ہو حرمان ہو
ہبیرہ عمر عاص بو عزے بھی — سوا اونکے عمرہ وہ بن لغبہ بھی
گئے مکہ سے تا کہ اطراف مین — ملین لوگون سے جمع اون کو کرین
تو مشرک فراہم کئے ۳ ہزار — کہ پہرہ چلین اور کرین کارزار
ابوسفیان کی زوجہ ہندہ جو تہی — یہ کہتے تہے پہرہ ہون عورا ستے بھی
ہمارے ہوئے قتل جو بدر مین — تو نام اونکے لیلے کے نوحے کرین

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۚ

کہ بحر حمیت مین سب ڈوب جائین　　یہ شرمائین لین جان خود جان گنوائین

کرین جنگ سب جوش مین آکے خوب　　صفوف عدو مین لڑین ڈوب ڈوب

غرض نامی نامی جو سردار تھے　　معہ عورتون کے وہ عازم ہوئے

بنائے نشان تین اونھون نے وہان　　جو بن عوف سفیان تھا پہلا نشان

ملا اوسکو طلحہ کو پھر دوسرا　　اور اک شخص کو تیسرا ملگیا

تو عباسؓ نے خفیہ عرضی لکھی　　حضور شہنشاہ مین بھیجدی

کیا ماجرا سب یہ اوسمین رقم　　کہ ہون مستعد باشۂ محترم

مدینہ مین قاصد جو حاضر ہوا　　قبا مین تھے سرکار رونق فزا

عریضہ کیا پیش با صد ادب　　پڑھا کچھ آپ نے ولیکن نہ سب

جو باقی رہا عرض مخفی کیا　　شہنشاہ عالم نے سب سن لیا

جو حاضر عمرؓ ابن سالم ہوئے　　کہ مکہ سے یہ تازہ دم آئے تھے

کہا ذو طوی مین قریش آئے ہین　　یہ حضرت کو سچ سچ سناتا ہون مین

یہی کہہ کے مکہ کو واپس گئے　　ابو سفیان اس آمد و رفت سے

بہت دل مین کھٹکا کہ کیسے عمر　　بعجلت گئے آئے بھی جلد تر

یقین ہو گیا یہ کہ لشکر کا حال　　محمدؐ سے کہہ آئے بے قیل و قال

کہا آہ یہ حال جب سن چکے　　تو بے شک قلعہ بند ہو جائینگے

چلے گا ہمارا نہ کچھ اونپہ بس　　رہی دل ہی دل مین یہ ساری ہوس

لگا کہنے صفوان ہوا ایسا اگر / تو باغ اوس و خزرج کے ہم کاٹ کر
پہپوسے جو دل مین ہین پہوڑین انہین / معاش اونکی برباد بالکل کرین
جو میدان مین آئین تو کہنا ہے کیا / اونہین مارلین ہے یہ لشکر بڑا
بوعامر یہودی وہ فاسق جو تھا / پچاس آدمی لے کے ہمرہ ہوا
غرض ملکے وہ سب ہوئے سہ ہزار / زرہ پوش تہے ساتھ سو نابکار
اونہین مین تہے دو سو سوار قریش / ظفر کی ہوس اور بیجا ہوس
ستر تین سو اونکے لشکر مین تہے / بڑے جوش سے اور بڑے عزم سے
روانہ ہوئے اور سب عورتین / دلاتی تھین مقتولون کی یاد اونہین
کہ پڑہ پڑہ کے نوحے بڑہاتی تھین جوش / اونہین سنکے ہوتا تھا جوش و خروش
اسیطرح ابوا مین پہونچے کثیف / اور اوسمین ہے بے شبہ قبر شریف
جناب آمنہ رض کی جو ہین والدہ / شہ دین و دنیا کی اے مرد رہ
بہلا کس سے ہون وصف اونکے بیان / جو ہین قبلۂ قبلہ گاہ جہان
رضاے خدا اون کے اوپر سدا / وہ ہین شاد اور خوش بقرب خدا
یہ سوجہی وہان بعض کفار کو / کہ کہو دو نکال استخوان اونکے لو
ہماری مقید ہون گر عورتین / اونہین استخوان سے بدل اونکو لین
وگرنہ ملے ہمکو فدیہ مین مال / مگر اون کا حافظ تھا رب جلال
لگے کہنے بعضے نہ ایسا کرو / کہ اس سے یہ مشکل بڑی تمکو ہو

تمہارے بزرگون کی بھی ہڈیان | نکالین جو وہ تو ہو تم پر فغان
بھلا کیا کروگے یہ بتلاؤ تم | تمہاری گئی عقل ہین ہوش گم
تو ساکت ہوئے اور نادم ہوئے | خبیث ایسے دشمن وہ اللہ کے تھے
جمعرات تھی پانچ شوال کی | عطا مین فروکش ہوئے وہ شقی
جو سردار دین نے منگائی خبر | تو یہ مخبرون نے سنائی خبر
کہ برباد کردی گئین کھیتیان | تو خبّاب منذر جمبہ کو وہان
گئے اون کا اندازہ سب کرلیا | یہ خدمت مین آکر عرض کردیا
سنی تھی جو تعداد کفار کی | ہین اوتنی ہی وہ اے حبیب قوی
لکہا ہے طلایہ مین تھے دس سوار | ملے ناگہان رہ مین وہ نابکار
جوان مرد سلمہؓ سے یہ سلمہ تھی | سلامہ کے بیٹے دلاور بڑے
بخوبی چلے اون مین سنگ وخدنگ | مگر انکی جرات سے وہ ہوکے دنگ
وہین لوٹے اور سخت نادم ہوئے | چلے کھیت پر اپنے سلمہ گئے
جو ہتیار مدفون تھے کھیت مین | دلیرانہ جلدی نکالا اونہین
بنی اشہل اونکے جو ہم قوم تھے | ملے اون سے جاکر وہ اس حال سے
کیا اونکو آگاہ وہ خوش ہوئے | دلاور یہ تھے اور بہادر یہ تھے

بندوبست حراست مدینہ منورہ و خواب جناب رسالت مآب ﷺ اور نہضت فرمانا حضور معلی کا احد کو معہ صحاب جان باز رضی اللہ عنہم

مدینہ مین جمعہ کی شب کو ہوا / گلی کوچون مین بندوبست امن کا
وہ سعدؓ معاذ اور اسیدؓ حقیر / وہ سعدؓ عبادہ دلاور دلیر
در شاہ پر پاسبان ہی رہے / سحر سب حضوری مین حاضر ہوئے
نماز فجر سے جو فارغ ہوئے / دعا اپنے مولا سے بھی کر چکے
ہوئے آپ ممبر پہ رونق فزا / ادا کر کے حمد و ثنائے خدا
یہ فرمایا شب مین نے دیکھا ہی خواب / کہ مین اک زرہ مین ہون باآب وتاب
مگر ٹوٹ تلوار ناگہہ گئی / وہین پیچھے کی طرف سے مری
ہوئی ذبح اک گائے پھر ہمنے ہی / کیا ذبح دنبہ ہے تعبیر بھی
یہ ارشاد کی ہے مدینہ زرہ / امان جسمین تمکو ہے حاصل ہوا
جو تلوار ٹوٹی تو صدمہ کوئی / مجھے ہو کہ تعبیر ہی بس یہی
سنو گائے کا ذبح ہونا جو ہے / کنایہ شہادت صحابہؓ کو ہے
جو مذبوح دنبہ کو ہمنے کیا / شکست اس سے کھانا ہے کفار کا
جو تھے ابن عباسؓ صاحب ارشاد / یہ کہتے تھے ہے تیغ سے یہ مراد
کہ قتل اپنے ہونگے عزیز و قریب / ہے بعضے روایت مین یون اے حبیب
کہ سرور نے دیکھی تھی تلوار جو / کری تھی وہ تعبیر یون اوس سے لو
کہ مجروح روے مبارک ہوا / کہا پھر صحابہؓ سے دو مشورہ
یہ کہتا ہے یہان راوی پاکباز / کہ من بعد گفت و شنید دراز

پسند آپکو یہ ہوا طیبہ مین | رہین ہم نہ باہر نکلکر لڑین
کہڑا وہ ہین ابن ابی ہو گیا | باداب یون عرض کرنے لگا
کہ ہمنے تو کی ہے بہت کارزار | عدو کو کیا بارہا خوار وزار
کہ ٹیلونپہ گہڑیون مین عورات کو | بٹھا دیتے اور مرد سب جنگجو
گلی کوچون مین خوب ہوتی تھی بس | چلا ہم پہ اعدا کا ہرگز نہ بس
سبہی مرد تیر و سنان سے انہین | ہٹاتے ملا دیتے تھے خاک مین
لگاتی تھین عورات پتہر تمام | شکستہ وخستہ ہی ہوکر تمام
پلٹتے دشمنون لڑے ہم یون ہین | کوئی ہم پہ غالب ہوا ہی نہین
جو آئے مدینہ پہ نادم پہرے | نکلکر کبھی ہم اگر ہین لڑے
تو زک کہائی ہمنے یہ ہے تجربہ | یون این کیجئے آپ بھی سرورا
وہ باہر رہین گے تو پچتائینگے | کرینگے نہ کچھہ لوٹ ہی جائینگے
پلٹ کر گئے وہ تو پائی مراد | ہمین شاد و خوش ہون بر آئی مراد
ہوئے شاد اس مشورہ سے حضور | اکابر صحابہؓ نے بھی بے قصور
کیا دل سے منظور اس رائے کو | کہا بیگمان ہے یہ رائے نکو
صحابیؓ جو تھے نوجوان منچلے | وہ حاضر نہ تھے بدر مین ہو سکے
بہری تھین دلون مین امنگین بہت | بڑے حوصلے تھے دلون مین بہت
لگے کہنے یا سید سرورا | چلین لیجلین ہمکو بہر غزا

نکلکر مدینہ سے باہر لڑین ‌ ‌ مزا جرأتون کا چکھاوین اونہین

اور اونمین معشرؓ جو اصحاب تھے ‌ ‌ جوان ہو گئے تھے اسی جوش سے

وہ تھے حضرت حمزہؓ نعمانؓ جسری ‌ ‌ تھے سعدؓ عبادہ بھی اور اور بھی

کھڑے ہو گئے اونکی تائید پر ‌ ‌ لگے کہنے بیٹھے رہین ہم اگر

تو وہ روبہک شیر ہو جائینگے ‌ ‌ کہین گے کہ ہم اب ظفر پائینگے

سمجھین گے کمزور وہ اے حضور ‌ ‌ نکلکر لڑین اون سے ہم بے قصور

خدا کی مدد سے ہمین بدر پر ‌ ‌ نمایان ہوئی اونپہ حاصل ظفر

کہ ہم لوگ تھے تین سو اور عدو ‌ ‌ بہت تھے جو ہمسے ہوئے جنگ جو

ہوا جو ہوا کچھ بھی مخفی نہین ‌ ‌ اور اب تو بافضال رب برین

بہت ہین بڑے حوصلے دلمین ہین ‌ ‌ بیان کیا ہون جو ولولے دلمین ہین

ہمارا تو حامی ہے ربّ کریم ‌ ‌ ضرور اونپہ پائینگے فتح عظیم

عنایات حق کے ہین امیدوار ‌ ‌ اسیوقت کا تھا ہمین انتظار

دعائین بھی مانگتے تھے سدا ‌ ‌ ہمارے ہی در پر شکار آگیا

بھلا صبر اب کس طرح ہم سے ہو ‌ ‌ نہ اسپر توجہ ہوئی آپ کو

مگر بھیڑ دلیران آہن بدن ‌ ‌ عدو سوز کافر فگن صف شکن

ٹہلتے تھے ہتیار باندھے ہوئے ‌ ‌ بصد جوش سینہ اوبھارے ہوئے

تہور بھی غصہ بھی اون سے عیان ‌ ‌ ہون بپھرے ہوئے جیسے شیر ژیان

لگے کہنے پہر مالکؓ ابن سنان
کہ ہمکو ضرور ایک دولت ملے
یہ دونون ہین محبوب کچہ شک نہین
تو مالک ہٹے اور آگے بڑہے
قسم اوسکی اے سرورِ انبیا
نہ کہاؤن نہ جب تک نکلکر لڑون
لکہا ہے جمعہ اور شنبہ کے روز
ہوئے حالتِ صوم ہی مین شہید
یہ نعمانؓ مالک نے پہر عرض کی
کہ دوگا ہے مذبوح مین ہون ضرور
شہادت مین پاؤنگا اب بالیقین
قسم ہے بذاتِ خدائے کریم
تو سرورؐ نے پوچہا کہ یہ کس طرح
پیارے ہین میرے خدا و نبیؐ
لکہا ہے اوسی جنگ مین وہ شہید
ایاسؓ ابن اوس دلاور بڑہے
بنی عبدِ اشہل سے ہملوگ ہین

یہ وہ دن ہے یا سرورِ دو جہان
غنیمت ملے یا شہادت ملے
رہے چپ مگر رحمتِ عالمین
وہ ہی حضرتِ حمزہؓ کہنے لگے
کہ قرآن جسنے ہے نازل کیا
چکہا موت کا ذائقہ اونکو دون
تہے صائم وہ کافرکش و کفر سوز
ہوا اونکو وصلِ خدائے مجید
گواہی مین دیتا ہون اسباب کی
کہ دیکہا جسے آپنے اے حضور
مجہے اس سے محروم کیجے نہین
ملا اب ملا مجہکو دارِ نعیم
عرض کی ادب سے کہ ہان اسطرح
نہ بیدل ہوا جنگ سے مین کبہی
ہوئے اور ہوا دنیہ فضلِ حمید
باآداب یون عرض کرنے لگے
وہ ہی گاے ہم ہون یہ چہتا ہون مین

کرین ذبح ہم اونکو اور وہ ہمین ۔ وہ دوزخ مین ہم جائین فردوس مین
یہ دولت ملے جب تو ہم اے حضور ۔ کرین قتل کفار ہین کیون قصور
نہین ہمکو منظور وہ پہر کے جائین ۔ اور اس طرح اٹھلا کے باتین بنائین
کہ گہر ہون مین گہیرا مسلمانون کو ۔ زراعت بہی روند آئے ہم اونکی تو
نہ جب تک کرین زیر انہین مار کر ۔ رہین شاد و آباد کس طرح پر
زمینین ہون آباد کیونکر بہلا ۔ جو ان کافرون کو ہو یہ حوصلہ
تہے ہم جاہلیت مین ایسے جری ۔ نہ رکہتا تہا امید غلبہ کوئی
اور اب تو ہوئے ہم طفیل حضور ۔ خدا والے ذی شان ہین بیقصور
کہ سب ساز و سامان ہی ہے زور ہی ۔ رہین کیونکہ محصور ہو کر جری
کرینگے جو کچہ دینگے اون کو بتا ۔ نہ مایوس کیجئے ہمین سرورا
ہوئے بوسعید رض خیثمہ کہڑے ۔ ادب سے گذارش یہ کرنے لگے
کہ یا رحمت دوجہان سیدا ۔ قریشون کا اب یہ بڑہا حوصلہ
کہ ہملوگون پر یون چڑہائی کرین ۔ صحیح و سلامت گئے تو ہمین
یہ مشکل پڑے گی کہ وہ اور بہی ۔ دلاور ہون سمجہین کہ ہم ہین قوی
یون ہین لوٹ اور مار کرتے رہین ۔ سوا اوسکے دہائی جو اور ہین
اونہین بہی ہو جرات کہ ایسا کرین ۔ ہے امید نصرت خدا سے ہمین
ظفر ہو تو ہو اس کا تو غم نہین ۔ شہادت کی دولت تو ہے بالیقین

ہوا اس طرح بدر مین واقعہ
کہ بیٹے نے میرے یہ مجھ سے کہا

ٹھہر جائے آپ مین جنگ پر
ابھی جاؤن لون کاٹ اعدا کے سر

کہا مین نے مین جاؤن تو ٹھہر جا
اسی بات پر ہم مین قرعہ پڑا

تو قرعہ مین آیا نکل اوس کا نام
گیا اور ہوا وہ مین فائز مرام

اوسے خواب مین مین نے دیکھا ہے رات
کہ جنت مین خوش خوش ہے وہ نیک ذات

یہ کہتا ہے ہم حق پہ ہین اور حق
ہمین مین ہے اور ہین ہین اہل حق

حبیب خدا نے ہمسے جو وعدے کئے
وہ سچ تھے کہ یہان مین نے سب پالئے

نہین جھوٹ کچھ اسمین اب سیدا
مین کہتا ہون سوگند رب العلی

اسی شوق مین آنکھہ میری کھلی
کہ اوس سے ملون اور بیچہ زندگی

بہت ہوچکی اب دعا کیجئے
شہادت ہو ملجاوے فرزند سے

دعا سرور دین و دنیا نے کی
شہادت اسی واقعہ مین ہوئی

کہا راوی رحمہ اللہ نے
کہ بعد اسکے سلطان ذی جاہ نے

پڑہا کر نماز جمعہ و عظا ہی
کیا تا کہ تیار ہون اب سبہی

رکہین حق سے امید فتح و ظفر
کہ دے گا دہی داور دادگر

یون ہین آگیا عصر کا وقت بہی
پڑہا لی نماز آپ نے عصر کی

ہوئے رونق افزائے دولت سرا
شہنشاہ عالم حبیب خدا

زرہ خود و بکتر ہوا زیب تن
قضا نے کہا ہے عدو کی مرن

اور اصحاب جانباز سب حجرہ سے　　کھڑے صف بصف تا بمبر ہوئے

یہ سعد رضؓ اور اسید حجری نے کہا　　کہ آتے ہیں حضرت پہ حکم خدا

جو کچھ کرتے ہیں کرتے ہیں وحی سے　　تمہیں دخل دینا نہیں چاہیے

ادب سے تو یہ خود پسندی ہے دور　　کہ اتنے ہیں ہو کر سلح حضور

نکل آئے حجرہ سے جوں آفتاب　　تو اوسدم سب اصحاب عالیجناب

با آداب یوں عرض کرنے لگے　　کہ منقاد و فدوی ہیں ہم آپ کے

مناسب جو ہو بس وہی حکم ہو　　کریں فرق مو بھر نہ ہم لوگ تو

ہیں شیدا و جانباز اور جان نثار　　جہان حکم دیجئے کریں کارزار

یہ فرمایا ہاں بات تو یہ ہی تھی　　رہا قاعدہ انبیا کا یہی

سلح کھولتے تھی نہ وہ باندہ کر　　نہ ظاہر ہو جب تک شکست و ظفر

ہے لازم ہماری تمہیں اتباع　　یہ فرما کے جو تھے اسید رضؓ شجاع

علمدار اون کو کیا اوس کا　　نشان اہل خزرج کا اونکو دیا

جو تھے بن جموع اور منذر رضؓ بنام　　کہ سعد رضؓ عبادہ ہوئے لاکلام

علمدار خزرج ہے یون ہین لکھا　　مہاجر جو اصحاب رضؓ تھے باوفا

بلا اونکا حضرت علی کو نشان　　دیا مصعب رضؓ ابن عمر کو وہان

وہ سعد رضؓ عبادہ ولاور بڑے　　وہ سعد رضؓ معاذ جری من چلے

چلے آگے آگے شہنشاہ کے　　روانہ ہوئے حشمت و جاہ سے

زہے حشمت و جاہ نام خدا | فلک اونپہ پہر پہر کے قربان ہوا

ملائک لگے کہنے افلاک پر | کہ اللہ والو مبارک ظفر

علمدار اعلام کہولے ہوئے | سنبہالے سنان تیغ تولے ہوئے

برابر برابر پیادے سوار | تعالے اللہ وہ سطوت و اقتدار

نشان تہے کہ فتح و ظفر کے نشان | ہوا جاہ و اقبال جن سے عیان

سنہری وہ گیندین تہین یا شمع طور | بلا زلف پرچم کی بے زلف حور

وہ گہوڑون کی چہل پہل کہ نادم پری | پری کیا کہ تہی دم بخود برق بہی

ایالون پہ قربان حور بہشت | وفا اور اصالت تہی اونکی سرشت

ذرا چہیڑ دین اونکو راکب اگر | تو اوڑ جائین ثابین وہ افلاک پر

یہ لشکر جو شیخین پر آگیا | لیا بس وہین شاہ نے جائزہ

ہوا حکم نابالغون کو کہ جائین | رہین گہر مین ہمرہ ہمارے نہ آئین

اجازت ہونا حضرت رافعؓ کو ہمراہی لشکر کی باوجود خردسالی اور شوق جان نثاری حضرت سمرہؓ اور حسب الحکم اعلی واقدس کشتی ہونا اون مین

ولیکن یہ رافع کے تہے خوش نصیب | ہوا اونکی نسبت یہ حکم حبیب

اگرچہ یہ کم سن ہے لیکن چلے | کہا سمرہؓ نے اپنے یون باپ سے

کہ رافع کو دیکہو اجازت ملی | اوسے ہمرہی کی یہ عزت ملی

مین کشتی مین دیتا ہون اوسکو پچہاڑ | نہین ڈرتا ہو کیسے ہی مار دہاڑ

تو سمرہ کی جانب سے اونکے پدر ۔ سنان نامی اور صاحب جاہ و فر

حضور سے پالی مین کہنے لگے ۔ کہ سمرہ کو بہی اب اجازت ملے

وہ کہتا ہے رافع سے کشتی لڑون ۔ پچہاڑ اوسکو دون اوسپہ غالب مین ہون

اجازت جسے تجھے ہمسری کی ملے ۔ یہ فرمایا ہان اوس سے کشتی کرے

لڑے دو نوا للہ کے پہلوان ۔ تو سمرہ ہی غالب ہوئے ناگہان

اجازت اونہین بہی وہین ملگئی ۔ روانہ ہوئی فوج پہر وہان سے بہی

قبیلہ ہے نجاریون کا جہان ۔ وہین ٹہیرا وہ لشکر کامران

محمد بن مسلمہ کو کیا ۔ نگہبان اور پاسبان فوج کا

ہوئے اونکے ماتحت پنجہ جوان ۔ کہ شب بہر رہین فوج کے پاسبان

بقصد اخلاص پاسبان خاص ہونا حضرت ذکوان کا اور صبح کو صف آرائی دونو لشکر کی اور مقرر ہونا حضرت عبداللہ کا گہاٹی پر

کہا پیغمبر کہ وہ کون ہے جو مری ۔ کرے پاسبانی تو ذکوان جری

یہ بولے کہ مین یا رسول خدا ۔ پہر فرمایا تو نام اپنا بتا

عرض کی کہ ذکوان کہا بیٹھ جاؤ ۔ کہا پہر کہ وہ کون ہے مجھے بتاؤ

کہ شب بہر نگہبان میرا ہے ۔ تو پہر اوٹھے ذکوان کہنے لگے

نگہبان رہون یا رسول انام ۔ کہا کون ہے تو بتا اپنا نام

کہا مین ابو سبع ہون یا نبی ۔ تو فرمایا بیٹھے رہو اے جری

کہا یوں ہیں جب تیسری بار بھی
تو پھر بولے اس طرح ذکوان بھی

رہوں پاسبان یا حبیب خدا
کہا آپ نے نام تیرا ہے کیا

کہا ہوں بن قیس میں اے حضور
یہ فرمایا تیلا تو پھر ہے قصور

کہ وہ دونوں ساتھی ہیں تیرے کہاں
جنہوں نے کہا ہم رہیں پاسبان

عرض کی کہ ہوں وہ ہی میں جان نثار
اوٹھا اور بولا تھا جو دو نو بار

تمنا یہی ہے کسی نام سے
شرف پاسبانی کا مجھکو ملے

یہ فرمایا اچھا حفاظت تو کر
معین ہو ترا داور دادگر

تو ہتیار باندھے وہ غازی جری
نگہبانی کرتے رہے آپ کی

عرض صبح فوج ظفر موج سب
احد پر جو پہونچے بافضال رب

اوسیوقت وہان آئے کفار بھی
تو ابن اُبی اپنے ساتھے سبھی

لئے ساتھ سوے مدینہ چلا
تو حضرت ابو جابرؓ باوفا

لگے کہنے اوس سے کہ ایسا نہ کر
ذرا ڈر خدا سے تو خیرہ سر

کہا مجھکو یہ تو نہیں ہے لقین
کہ ہو گرم بازار پیکار و کین

مدینہ میں ہم ہیں معاون ضرور
وہان پر نہ امداد میں ہو قصور

نہ میری سنی آپ نے اک ذرا
یہان اب ٹھیر کر کرونگا میں کیا

رفیق اوسکے سب تین سو ہوتے تھے
نہ ٹھیرا گیا اونکو ہمراہ لیے

ہوئیں دونو جانب سے صف بندیاں
چمکنے لگے گرز و تیغ و سنان

چو سالار دین نے سوئے میمنہ ۔۔۔ عکاشہ ابن محصن کو افسر کیا

ابو سلمہؓ اور ابو عبیدہؓ دلیر ۔۔۔ ہوئے حاکم میسرہ اور امیر

جوان مرد مقدادؓ ابن اسمر ۔۔۔ ہوئے ساق لشکر پہ با کروفر

سپہ تھی مقدم جو سب فوج مین ۔۔۔ سپہدار فرمایا اوسپر اونہین

ہوئے سعدؓ وقاص عالی ہمم ۔۔۔ بہادر مدبر بڑے محتشم

تعین ہو چکے جبکہ یہ حکمران ۔۔۔ بہ نفس نفیس آپ فوراً وہان

پھرے سارے لشکر مین اک ایک کو ۔۔۔ یہ تاکید کی سب برابر رہو

صفون کو برابر کیا اس طرح ۔۔۔ کہ دیوارین ہون آہنی جس طرح

عنان باعنان مستعد قتال ۔۔۔ برابر برابر بجاہ و جلال

زہے شان لشکر زہے کروفر ۔۔۔ تھے حیران ملک اور جن اور بشر

بلیغ ایک خطبہ پڑھا پھر وہان ۔۔۔ موثر نصایح بہت کین بیان

ہوئے گھاٹی پر عبداللہ جبیر ۔۔۔ پچاس اونکے ہمراہ غازی دلیر

کہ وہ سب کے سب تیر انداز تھے ۔۔۔ بہادر بھی تھے اور لڑے اور بھڑے

یہ فرمایا اون سے یہین تم رہو ۔۔۔ نہ ہٹنا یہان سے جو کچھ ہو سو ہو

ہمین فتح ہو جائے یا ہو شکست ۔۔۔ نہ سر کو رکھو ہر طرح بندوبست

کہ کفار گھاٹی سے آنے نہ پائین ۔۔۔ اگر آئین مارو کہ جانے نہ پائین

اودھر کافرون نے جمائین صفین ۔۔۔ عجب ہے امید ظفر تھی اونھین

یہ کہتا ہے راوی کہ خالد ولید
کیا عکرمہ کو سوئے میسرہ
عمر عاص و صفوان سواروں پہ تھے
جو تھے تیر انداز نکہت مآب
اور اونکی جو تھین عورتین زشت کام
دلاتی تھین مردونکو کشتون کی یاد
یہودی ابو عامر زشت نے
بڑہا اور ہوا اون سے جویائے جنگ
لگائے ڈرایا کہ وہ نابکار
علمدار طلحہ ابی طلحہ کا
کہا اوس نے میدان مین للکار کر
یہ سنکر بڑہے صف سے شیر خدا
ولیکن نہ مارا اوسے جان سے
نہ کیون مارڈالا اوسے آپ نے
یہ فرمایا ستر اوسکا تھا کھل گیا
تو بس مومنون نے جہٹکرا اوسے
شہنشاہ عالم حبیب خدا

ہوا میمنہ پر بعزم شدید
سپہ دار و سالار اے مرد رہ
کہ انکو لڑائین مسلمانون سے
ہوا ونپہ عبداللہ ابن شہاب
صفون مین تھین گاتی بجاتی تمام
کہ مارین مرین پائین اپنی مراد
پچاس آدمی اپنے ہمرہ لئے
ادہر سے جوانون نے سنگ و خدنگ
نہ ٹہیرا کیا اوس نے فوراً فرار
جو بیٹا تھا یون طیش کہا کر بڑہا
کوئی ہے کہ آئے مرے وار پر
اور اک وار مین نیم جان کر دیا
جو پلٹے تو لوگ اون سے کہنے لگے
سسکتا ہی چھوڑا اوسے آپ نے
سبب مجہے آگیا رحم کیا مارتا
وہین مارڈالا کہ دم بھی نہ لے
تھے وہان جلوہ فرما بزیر لوا

جناب علیؓ کی یہ تیغ افگنی ‏ شجاعت یہ چستی یہ اعدا کشی
تھی پیش نظر جبکہ طلحہ گرا ‏ ہوئے شاد اللہ اکبر کہا
جو طلحہ کا بھائی تھا عثمان نام ‏ بڑھا اور لیا وہ نشان اوس نے تھام
جو شیر خدا حمزہؓ عالیجناب ‏ بڑھے صف سے کھاکر بہت پیچ و تاب
اور اک وار کاندھے پہ ایسا کیا ‏ کہ وہ دو شقہ سے تا کمر دو ہوا
ہوا بوسعید ابی طلحہ پھر ‏ اوٹھا کر نشان موت کا منتظر
کیا سعدؓ وقاص نے وار تیغ ‏ قلم ہاتھ سیدہا ہوا بیدریغ
نشان دوسرے ہاتھ مین لے لیا ‏ تو اک ہاتھ مین ہاتھ وہ بھی اوڑا
جھکا وہ نشان پر تو لیکر کمان ‏ دیا خود پہینک اوسکے سر کے وہان
اور اک ضرب شمشیر کی اوسپہ یون ‏ کہ مر وہ گرا ہوکے وہ سرنگون
مسافع ابی طلحہ کا تھا پسر ‏ نشان وہ ہی لیکر بڑھا خیرہ سر
تو قاتل ہوئے اوسکے عاصمؓ دلیر ‏ کلاب اوسکا بھائی بڑھا تو زبیرؓ
بڑھے اور گرایا اوسے خاک پر ‏ تھے غازی کہ پھرسے ہوئے شیر نر
جلاس ابن طلحہ نے پھر وہ نشان ‏ لیا اور بڑھا یہ پکارا کہ ہان
کوئی آئے میرے بھی اب وار پر ‏ تھے طلحہ عبید اللہ کے جو پسر
بڑھے اور فی النار اوسکو کیا ‏ زمین و زمان نے کہا مرحبا
پھر ارطاتؓ نے وہ اوٹھایا نشان ‏ تو اک ضرب حیدرؓ سے تیرہ روان

گیا نار مین تن رہا ریت مین ۔ رہے کہیت کافر اوسی کہیت مین

شرع ابن خارط نے پہر وہ علم ۔ لیا اور ہوا قتل مارا نہ دم

تو فوراً بڑہا صف سے پہر اک غلام ۔ اور اوس نے علم کو لیا آکے تہام

کوئی غازی اوسکا بہی قاتل ہوا ۔ نہ چہوڑا لپک کر اوڑا سر دیا

اب اوندہا ہوا کافرون کا نشان ۔ سنبہالے کوئی اتنی جرات کہان

تو تکبیر کہکر مجاہد پڑہے ۔ اور اونکی صفون مین وہین گہس گئے

چقاچق لگی چلنے شمشیر دین ۔ کہین سر گرا اور تن تہا کہین

ہوئے حملہ آور جو شیران دین ۔ دہلنے لگے آسمان و زمین

زمین پہ کے ٹاپون سے اوڑنے لگی ۔ گہٹا خاک میدان سے چہا گئی

جو ٹہیر اگر پایا اوسے خاک پر ۔ مبارک کی تہی دہوم افلاک پر

گرا ایک پر ایک بہاگڑ مین یون ۔ کہ بچ جائے جان واسطے حال یون

اگرچہ بکثرت تہے پر بدحواس ۔ فراری ہوئے تہا دلون مین ہراس

نہ سر کی خبر تہی نہ پا کی خبر ۔ نہ بوق و نہ کوس و نشان و نہ سر

چلی برق سان تیغ آتش فشان ۔ گراتے تہے لاشین مجاہد جوان

غرض اوس پہ آفت پہ آفت پڑی ۔ بکثرت ہوئے قتل اور قید بہی

جہٹ جانا گہاٹی کا حضرت عبد اللہ سے اور شہید ہوتا اون کا اور آنا کفار کا گہاٹی سے بعد فتح ہٹ جانا موحدین کا میدان سے

لگے لوٹنے مال غازی دلیر — تھے گھاٹی پہ عبداللہ ابن جبیر

تو پہنچین بس اونکے ساتھی ہوئے — اور اس طرح سب اونسے کہنے لگے

کہ سب لوٹتے ہین یہ مال و منال — اور اسجا پہ ہم یون ہین بیقیل وقال

بڑھین ہم بھی قتل اور غارت کرین — بھلا مثل تصویر کیونکر رہین

نہ ہمکو ملے مال ہی اے جناب — نہ کفار کے مارنے کا ثواب

یہ کہکے چلے اور نہ ٹھیرے رہے — وہ اون سے بہت اگرچہ کہتے رہے

کہ سرکار کا حکم یہ ہے ہمین — نہ سرکین ذرا یہان ہی ٹھیرے رہین

کہا جنگ کے وقت یہ حکم تھا — خدا نے یہ کی فتح و نعمت عطا

غرض چلدئے وہ یمین و یسار — رہے چند لوگون سے وہ باوقار

تو بس عکرمہ اور خالد دلیر — نگاہین جمائے بعزم شدید

لیے اپنے ہمرہ کئے نلو سوار — کھڑے تھے اور اونکو یہ تھا انتظار

کہ خالی ہو گھاٹی تو حملہ کرین — جو ہین چند لوگون سے دیکھا اوہین

اور اسلام والون کو بھی دیکھکر — کہ مشغول ہین لوٹ مین سربسر

جناب رسالت ہین زیر نشان — رہے آپ کے ساتھ تھوڑے جوان

ادھر اور ادھر ہین وہی آپ کے — تو گھاٹی پہ دھاوا کیا آگئے

وہان جسقدر تھے ہوئے وہ شہید — تو بس عبداللہ بعزم شدید

بڑھے لیکے برچھا لڑے اس قدر — کہ کفار ششدر ہوئے دیکھکر

گرایا اسے اوسپہ بڑھکر سگے
شجاعت تھی قربان ہو جان سے

بمقدور روکا بھی مارا بھی خوب
گئے پھر تو بحر شہادت مین ڈوب

ملا پشت لشکر سے موقع اونھین
کہ اب اہل اسلام کو مارلین

غرض کافرون سے جو دھاوا کیا
بھڑے خوب اور خوب ساکھا کیا

جہاندار عالم کے پاس اوس گھڑی
لڑے اون سے ایسی شجاعت نہ تھی

نہ لشکر ہی اک جا نہ صف بندیان
کہ تھے منتشر سب مجاہد جوان

لڑائی جو بگڑی بڑھے سربسر
تو ابلیس ملعون اور بدگہر

سراقہ کی صورت وہین بن گیا
باواز اس طرح کہنے لگا

محمد ہوے قتل اے دوستو
کرو قتل ان کو کمی اب نہو

کہا تین بار اوس نے آواز سے
تو گھبرا گئے غازی پریشان ہوئے

خیال ایک کو دوسرے کا نہ تھا
جدھر جس نے رہ پائی وہ چلدیا

ہوا اس طرح کافرون کا ہجوم
کہ اونپر گرے ہر طرف سے وہ شوم

وہ یون بدحواسانہ لڑنے لگے
ہوے زخمی آپس کی تلوارون سے

نہ پہچانتے تھے کہ یہ کون ہے
مسلمان ہین یا کافر زشت پے

حذیفہ کے والد وہان پر شہید
ہوئے یون ہین کہتے رہے وہ سعید

غرض جبکہ اون کی شہادت ہوئی
کہا تمکو بخشے خدا اے قوی

میرے باپ ہین یارو کرتے ہو کیا
نہ مارو اونھون نے نہ کچھ بھی سنا

کیا باپ کو میرے تمنے شہید — ملا اونکو وصل خدائے مجید

نہ لونگا اگر خونبہا باپ کا — مسلمانو تم پر ہے صدقہ کیا

یہ چرچا ہوا آپ کے سامنے — پدر یون حذیفہ کے مارے گئے

یہ فرمایا وہ ضرب سے بہر حق — جزا کے ہوئے دو نو ہی مستحق

گئی حالتون پر مسلمان ہوئے — گئے بعضے مہراس تک بھی پہ چلے

اور ایسے ہی تہے بعضے کچھ دور تک — گئے اور پلٹ آئے جو یک بیک

دلیرانہ میدان مین پہر جم گئے — پئے قتل اعدا اوہین رم گئے

تہے ایسے بھی سرکے جگہہ سے نہ جو — کوئی آہنی جیسے کہسار ہو

ادہر بھی لڑے اور ادوہر بھی لڑے — غرض پل پڑے خوب کاٹا کٹے

یہی جم کے لڑتے رہے جابجا — یہ تہے شیر میدان انہین سے رہا

انہین مین سے پہونچے حضوری مین بھی — رہے ڈہونڈتے شہ کو بعضے جبری

پر آخر مین آآکے حاضر ہوئے — لکہا ہے یہ اصحاب رض تہوڑے سے تہے

جو حاضر تہے اوسجا حضور نبی — یہ کہتا ہے شاہ سیر واقدی رض

کہ چودہ سے وہ تیس ۳۰ تک تہے ضرور — جو حاضر تہے اوسدم حضور حضور

ابو بکر رض اور عبد رحمن رض علی رض — تہے پہر سعد رض وقاص اور طلحہ رض بھی

زبیر رض اور خباب رض اور بو عبید رض — تہے عاصم رض جوان بھی بلا مکر و کید

تہے حارث رض بھی اور بودجانہ رض و سہل رض — سمجہتے تہے جو قتل کفار سہل

تہ سعدؓ معاذ اور اسیدؓ حضیرؓ	عمر ابن خطاب شیر و تین شیر

اصحابؓ جانباز کی مختلف لڑائیاں اوّل حضرت مولا علیؓ اسد اللہ الغالب

جناب علیؑ کی تھی حالت عجب — تھے جان نثاری و جرأت عجب
کہ وہ برہمی آپ نے دیکھکر — شہنشہ کو دیکھا ادھر اور ادھر
نہ پایا تو لاشون مین دیکھا بہت — نہ دیکھا ہوا دل کو صدمہ بہت
نظر کی چپ و راست بر وہ جمال — نہ آیا نظر تو سحاب ملال
گہرا دل یہ یون دل سے کہنے لگے — یہ ممکن نہین آپ میدان سے
نہین پر ہمارے گنہ کے سبب — اوٹھا آسمان پر لیا حق نے اب
یہ کہتے ہی شمشیر لی میان سے — تھے بیزار اپنے دل و جان سے
بڑے اور اعدا سے گڈ بڈ ہوئے — چپ و راست تھے آپ اوہین مارتے
پڑے جس پہ شمشیر خارا شگاف — وہ کاندھے سے وہ ہوگیا تا بناف
تہ کے خود پر بھی نہ رہوار پر + — وہ جس صف مین جھکے برستے تھے سر
نہ تھی اوس سے بچنے کی صورت ذرا — وہ تیغ اور بازوے شیر خدا
جا ہر ہو پہنچے کشتو نکے پشتے کئے — دکھا اپنے اور اوسکے جوہر دئے
نظر آیا ناگہہ وہ جلوہ اونہین — تو جان آگئی دیکھکر جان مین
گئے جاے پروانہ جون شمع پر — علم ہاتھ مین تیغ برندہ سر
روایت ہے شہ نے جو دیکھا جبال — کہ غالب ہوئے کافر بدخصال

بلاتے تھے اک اک کو للکار کر — کہ میدان نہ چھوڑو تم آؤ ادھر
رسول خدا ہین ہون موجود ہون — ادھر آؤ ہوتے ہو اب کیون زبون
ولیکن مسلمان تھے یہ بدحواس — نہ پلٹے نہ آیا کوئی شہ کے پاس
معاذاللہ پس آپ غصہ ہوئے — کہ حاضر وہین آکے مولا ہوئے
یہ فرمایا تو بھاگنے والون مین — نہ شامل رہا کیون دیا چھوڑا ونہین
نہ کیون اونکے ہمراہ تو بھی گیا — تو یہہ عرض مولا علی نے کیا
کہ قربان دل وجان تو ہین آپ پر — جیون کس طرح مین جدا ہون اگر
یہی آرزو ہے کہ قدمون تلے — میری جان جائے تو مقصد ملے
جدا آپ سے ہوکے جاؤن کہان — میری آرزو آپ اور جانِ جان
جو اک حملہ پھر مشرکون نے کیا — تو اس طرح ارشاد اونکو ہوا
علیؓ بڑھ ہٹا دے انہین مار کر — تو لی میان سے وہ ہین تیغ دوسر
زہے زور بازوے شیر خدا — کہ اک دم مین ہلہ وہ سب پھر گیا
گئے بھاگ اس طرح بے پاؤسر — کہ اک کو نہ تھی دوسرے کی خبر
حضورِ حضورؐ آئے پھر با ادب — کھڑے ہوگئے با سرور و طرب
تو پھر اک گروہ اور آیا نظر — کہ آتے تھے کفار با شور و شر
اونہین پھر یہ ارشاد عالی ہوا — علی قتل کر ان کو اور دے ہٹا
تو لی ذوالفقار اور گئے اونہین ڈوبا — چلی وہ ادھر اور ادھر اونپہ خوب

کہ اک دو ہوا تو ہوئے چار دو
نہ بھاگا کہ سوا سو بچے کفار کو

وہ تیغ اور وہ ضربت تھی حیدری
نہ ٹھیرے ذرا او نہیں بھاگ پڑی

پڑی لاش پر لاش کفار کی
غضب حق کا تھا ضرب مولا علی

گھٹا مین لپکتی ہے جس طرح برق
نہ تھا اوسکے چلنے مین اور اوسمین فرق

اسے دو کیا جا پڑی اوسکے سر
کہ چمکی ادھر تو گری وہ اودھر

سحاب غضب تھا کہ وہ تیغ تھی
برستے تھے سر اوس سے اور خون بھی

اوسیوقت جبریل حاضر ہوئے
بآداب یہ عرض کرنے لگے

علیؑ نے کیا حق اخوت ادا
یہ سنکر شہنشاہ نے یون کہا

کہ وہ مجسے ہے اور اوس سے ہین ہم
تو بولے یہ جبریلؑ اے ذی ہمم

تمہین دو توسے مین بھی ہون بیگمان
کہ آواز غیبی یہ آئی کہ ہان

نہین ہے جہان مین جوان جز علیؓ
جو ہے تیغ تو ذوالفقار نبی

یہ فرماتے ہین حضرت مرتضیٰ
مین اک سمت اوس روز تھا لڑرہا

اور اک سمت تھے بوؓدجانہ جری
اور اک سمت تھے سعدؓ وقاص بھی

او نہین روکتے حملے بھی کرتے تھے
وہ کٹ کٹ کے گرتے تھے تلوار سے

تو ناگہ گروہ اور اون کا بڑھا
تھا ابن ابوجہل بھی عکرمہ

تو بس مین نے یون اوسپہ حملہ کیا
گیا برق سان اُنسے گڈمڈ ہوا

تو سب نے کیا زغہ اکبارگی
مری تیغ جون برق تھی کوندتی

جو آیا برا برا وسے دو کیا — پھر مردہ گرا وہ تڑپتا ہوا
ہٹا یا بھگا یا اونہین مار کر — اسی طرح پہونچا ادہر سے اودہر
پھر آیا حضور جناب نبیؐ — نہ بیکا ہوا اک مرا بال بھی
میری زندگی تھی جو اوسدن بچا — کہ فضل خدا ساتھ میرے رہا

حضرت طلحہ رضٰ عنہ

نرالا ہی طلحہ کا بھی حال تھا — نبیؐ پر ہوئے تھے یہ بالکل فدا
تھے اس طرح گرد آپ کے گھومتے — کہ خود پر یہ وارون کو لیتے رہے
جو پتھر ہی آیا کہ کوئی خدنگ — کہ تھا تیغ کا وار وہ چیرہ جنگ
لپک کر پیمبر کے ہوتی سپر — اور اس طرح کہتے تھے وہ نامور
فدا تجھپہ ہون تیرے قربان ہون — مین کس طرح یہ جان قربان کرون
خدنگ اونکے ترکش مین تھے جس قدر — وہ سب سامنے آپ کے ڈال کر
سنبھالے کمان تھی اونہین مارتے — خدنگ اونکو سلطان دین دیتے تھے
جو آیا گرا اوسکو فوراً دیا — زہے زور بازوئے مرد خدا
بڑھا ایک کافر پکارا کہ ہان — بتاؤ مجھے ہین محمدؐ کہان
گرا اوسکو نیزہ سے وہین دیا — خبیث اوس کا موتہہ پاسے چرمرکیا
کہ اس موتہ سے حضرت کو تھا پوچھتا — پہونچا اب سقر مین عدوئے خدا
مواوہ تو فوراً بڑھا اک لعین — لگائے دو زخم اونکے اوس نے وہین

گرے ہوکے بیہوش تو آپ نے — یہ فرمایا بوبکرؓ صدیق سے
چچازاد بھائی کی ہے تو خبر — تو صدیقؓ نے بس وہین دوڑ کر
چھڑک روے انور پہ پانی دیا — کھلی آنکھہ تو اس طرح سے کہا
کہان اور کیسے ہین حضرت کہو — کہا مجھکو بھیجا ہے آپہی نے تو
کرے اپنے بھائی کی جلدی خبر — یہین آیا بحکم شہ دادگر
تو بس خوش ہوئے اور یہ کہنے لگے — اب آسان مصیبت ہے اپنے لئے
رہین خیریت سے وہ جان جہان — زہے بخت گر ہو فدا اپنی جان
لکھا ہے کہ جنگ جمل جب ہوئی — بُرا اونکو کہتا تھا کوئی غبی
جو مولا علیؓ نے یہ اوس سے سنا — یہ فرمایا کیا تو احد مین نہ تھا
اونہین اونکے ایمان کامل نے بس — کیا بے نیاز اور تجھے یہ ہوس
کہ تو مرد حق کی برائی کرے — تو خاموش وہ ہو رہا شرم سے
پھر اک شخص یون عرض کرنے لگا — فضائل بھی کچھہ اونکے دیجے بتا
ہین بے شبہ درجے تو اونکے بڑے — ہمیشہ خدا اونپہ رحمت کرے
تو حضرت علیؓ نے کہا اوس سے یون — ہوا مہربان اونپہ وہ بیچگون
احد مین ہم اک اک جدا لڑتے تھے — مگر طلحہؓ تھے پاس ہی آپ کے
رسول خدا کی سپر تھی وہی — ذرا اونکو پروا نہ تھی جان کی
اونہین پر تو پڑتے تھے سنگ و خدنگ — اور ایسے ہی تلوارین بھی بیدرنگ

وہ قربان ہوئے ہو کے سینہ سپر | بڑے ذی مراتب ہیں اور خوش سیر

حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ

ملی بودجانہؓ کو شمشیر خاص | بڑے مرتبے اور بڑھا اختصاص
ہوئے اول اول جو حملے وہان | چلی انکی یون تیغ آتش فشان
بڑے نامی نامی بہادر جو تھے | کیا زیر اونکو یہ ایسا لڑے
کہ لوہا گئے مان کافر سبھی | کوئی صاعقہ تھا کہ وہ تیغ تھی
مسلمان جو میدان سے ہٹ گئے | تو خدمتمین یہ آکے بس ڈٹ گئے
انھون نے بھی خود کو بنایا سپر | جو آتے وہان کافر بد سیر
اونھین مارتے اور ہٹاتے تھے یہ | شجاعت تہور دکھاتے تھے یہ
کہ ابن زہیر انکی جانب بڑھا | باواز اس طرح اوس نے کہا
کہان ہین محمدؐ بتائے کوئی | تو ڈانٹا اوسے اور کہا او شقی
ترا مونہ کہے تو یہ اوس شخص سے | جو اونپر فدا ہے یہ کہکر بڑھے
جو تلوار ماری تو دو ہو گیا | زمین و زمان نے کہا مرحبا
جناب رسالت نے یہ دیکھکر | کہا بو دجانہؓ یل نامور
خدا تجھ سے راضی ہو تو نے مجھے | کیا شاد اس کوشش و سعی سے
تجھے جرائت مین اعلی یہ گردو لیسر | دلاور دلیر و نہین شیرون مین شیر

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

معجزہ

جو تھے سعدؓ وقاص غازی دلیر — برابر لگاتے تھے اعدا پہ تیر
حضور اون سے فرماتے تھے ان لگا — ہمارے ہوں ماں باپ تجھپر فدا
جو تہیں غازیہ ام ایمن بنام — وہ پانی لئے پہرتی تہیں تیز گام
پلاتی پیاسوں کو تھیں شاد شاد — کہ حبان عرفہ جو تھا نامراد
لگایا جو ہیں اوس نے اونپر خدنگ — گریں کھل گیا ستر بس بیدرنگ
ہنسا قہقہہ مار کر نابکار — ہوا سرورِ دین کو بہہ ناگوار
اوٹھا ایک لکڑی ہی دی سعدؓ کو — کہا یہ لگا اسپہ اے نیک خو
کمان میں اوسے رکھکے مارا جو ہیں — گرا مردہ اور چت ہوا وہ لعین
کھلا ستر ہی اور حضرتؐ ہنسے — کہ باچھیں کھلیں اور یہ کہنے لگے
عوض امّ ایمن کا بہہ لیلیا — یہ دی سعدؓ کو شاد ہو کر دعا
سدا تیر تیرا ادھر پڑے — تو وہ مستجاب دعا ہو گئے

حضرت صدیق اکبر رضہ عنہ

ابوبکرؓ گرد آپ کے پہرتے تھے — پتنگا پہرے گرد جوں شمع کے
پسر آپ کا عبدرحمن وہیں — کہ ایمان لایا تھا اب تک نہیں
مبارز کا طالب ہوا ناگہان — تولی میان سے تیغ آتش فشان
بڑہے تا کہ ہوں اس سے میں گرم کار — بجوبی اسے بھی کروں آشکار
کہ ترک تعلق یوں کردیتے ہیں — جو اللہ کی رہ میں سر دیتے ہیں

اسے کہتے ہین حب للہ بس — یہی لبغض للہ ہے باقی ہوس

یہ فرمایا ہان ہان نہ ایسا کرو — ہمین زندگانی سے تم نفع دو

نہ جاؤ کرو تیغ کو میان مین — بہت کام ہین تم سے لینا ہمین

حضرت شماس ابن عثمان رض عنہ

یہ تھا حال شماسؓ عثمان کا — کہ خود آپنے ان کے حق مین کہا

شبیہ انکی کوئی سپہر کے سوا — نہین ہے کہ یون ہوگئی تھی فدا

لگاتے تھے جب تیر اعدا کے شاہ — او نہین دیکھتے تھے کہ ہر آلہ

لگاتے ہین شمشیر کفار پر — ہٹاتے ہین اونکو ادہر اور اودہر

فدا جان کو اپنے ہین کر رہے — یہ دولت خدا جسکو دے وہ ہی لے

یہان تک کہ وہ ہوگئے وہان شہید — ہوا اونپہ فضل خدائے حمید

حضرت مصعب رضؓ عنہ

تھے مصعبؓ نشان کو اوٹھائے ہوئے — اور اعدائے حق سے وہ ایسا لڑے

گرے ہو کے زخمون سے بس چور چور — ملا اونکو وصل خدائے غفور

وہین اک فرشتہ بزرگ آگیا — اوٹھا وہ نشانِ مبارک لیا

بتائی تھی مصعبؓ کی سی شکل ہی — تعالی اللہ اسے صولتِ احمدی

ہوئی برہمی لشکر دین مین جب — کہا شہ نے مصعبؓ تو بڑہ جا سے اب

یہ کی عرض اوس نے رین مصعبؓ نہین — تو سمجھے شہنشاہ دنیا و دین

حضرت وہب بن قابوس مزنیؓ عنہ

کھڑے تھے وہبؓ سامنے باادب
لیا پلے بڑھ آگے تھے کفار جب

کرنا گھیرا اک گروہ لئیم
تو کہنے لگے یون رسول کریمؐ

ہٹائیگا کون اِن کو یون عرض کی
ہٹاؤنگا مین اے پیارے نبی

سنان اور خنجر سنبھالے بڑھے
اور اس طرح اون کافرون سے لڑے

ہوئے ہکے بکے یہ ڈانٹا اونہین
دلیرانہ مارا بھگایا اونہین

جناب معلی مین حاضر ہوئے
باداب پھر وہ کھڑے ہو رہے

کہ اور آئے کفار با شور و شر
کہا کون روکے نہ آئین ادھر

عرض کی مین روکون انہین سرودا
بڑھے اونکو مارا بھگا بھی دیا

نظر تیسرا پھر جو آیا گروہ
کہا کون ان کو کریگا ستوہ

کہا مین فدائی ہون مارون انہین
یہ فرمایا کر چین فردوس مین

تو بس گھس گئے اونمین یہ نامدار
کیا قتل اون کو یہین ویسار

جسے مارا مارا اوسے جان سے
یہی سچے بندہ تھے اللہ کے

گئے قتل کرتے ادہر سے اودہر
زہے زور بازو زہے دل جگر

تو جسم مبارک یہ گھائل ہوا
کہ تھے بیس زخم اوسپہ ہے یون لکھا

ہجوم ان پہ اعدائے حق نے کیا
قبول ان کو اللہ نے کر لیا

خوشی سے ہوئے اونکے ہاتھون شہید
وہ دن اونکے حق مین ہوا روز عید

مراتب کا اونکے ہو کس سے بیان ۔۔۔ بیارا کتنا اونپر خدا سے جہان
بہادر وہ ستے اور یہ شان اونکی تہی ۔۔۔ ہوئی کس مین جوآن بان اونکی تہی

حضرت خباب ابن منذر رض عنہ

سنو حال خباب منذر کا بھی ۔۔۔ لڑے ڈوب ڈوب اونمین تنہا وہی
حضور رسالت مین حاضر ہوئے ۔۔۔ سناتے تھے اونکو جو ہمقوم ستے
مین اسے آل سلمہ ہون داعی حق ۔۔۔ سنو میری جنت کے ہو مستحق
خدا کے لیے جان دو جان دو ۔۔۔ جو کہتا ہون مین مان لو مان لو
بڑے پہر دلیرانہ لڑنے لگے ۔۔۔ تو خباب رض بیٹے جو تھے صخر کے
دہ دہوکے سے دشمن انہین جان کر ۔۔۔ بڑہے انپہ اک سنگ بالاسے سر
لگایا ہوا پہر یہ معلوم اونہین ۔۔۔ کہ یہ اہل حق لشکر دین سے ہین
کیا نمازیون نے یہ اپنا شعار ۔۔۔ کہ یا امت امت تہے کہتے پکار

سر دفتر دلیران حضرت نسیبہ رضی عنہا

نسیبہ رض جو تہین بنت کعب دلیر ۔۔۔ یہ لڑتی تحسین کرتی تھین اعدا کو زیر
اور انکے برادر بھی شوہر بھی وہان ۔۔۔ تہے موجود اعدا کی لیتے تہے جان
پلاتی تھین پانی ادہر اور ادھر ۔۔۔ جو مجروح ستے اونکی لیتین خبر
لگاتین دوا پٹیان باندہتین ۔۔۔ اور اعدا کو بہی قتل تھین کر رہین
لگے بارہ زخم انکے اوس روز تہے ۔۔۔ مگر جان دیتی تھین حق کے لیے

رسول خدا پر یہ قربان تھین — سپر آپ کی یہ بھی ہر آن تھین

پیمبر کو اک شخص آیا نظر — کہ جاتا تھا بھاگا لئے تھا سپر

یہ فرمایا ہان ہان سپر پھینک دے — تو اوسکے لئے کام جو اس سے لے

تو وی پھینک اور لی انہون نے اوٹھا — سپر اوسکو کرتی تھین یہ باوفا

جناب رسالت کے چارون طرف — خدا نے دیا تھا یہ ان کو شرف

اور اون کافرون کو ہٹاتی تھین یہ — سنان گاہ خنجر لگاتی تھین یہ

کہ ناگاہ آیا وہین اک سوار — اور ابتر کیا تیغ کا اس نے وار

سپر پر لیا اور لگائی جو تیغ — کٹے پاؤن رہوار کے بیدریغ

جہاندار عالم نے یہ دیکھکر — جو تھے عبداللہ انکے پسر

پکارا او نہین یون کہا آکے تو — مددگار ان کا ہوا نیک خو

مدد ان کے بیٹے نے کی آن کر — وہین اوسکو پہونچا دیا تا سقر

کہ آیا وہین اک مرد نابکار — کیا زخمی بازوے دست یسار

لگا کر وہ اک وار چلتا ہوا — نسیبہ نے باندہ ہاتھ اون کا دیا

کہا ان سے پیارے ہوا اب تم کھڑے — لڑو پھر جو خوب کفار سے

جناب نبی نے جو دیکھا یہ حال — یہ فرمایا اون سے کہ اے خوش مآل

جو طاقت ہے تجھ مین کسی مین کہان — کہ اتنے مین پلٹا وہی ناگہان

یہ فرمایا دیکھ اے نسیبہ کہ پھر — وہی آیا اب تو نہ رہ منتظر

تو بس ایک ہی ہاتھ مین دو ٹکڑ کر ۔ کیا دو دوادے سے گر پڑا خیرہ سر
تو وہ ہین تبسم کیا آپ نے ۔ کہ باچھین کھلین یون کہا آپ نے
کہ الحمد للہ عدو جس سے لیا ۔ خنک تیری آنکھونکو حق نے کیا
کیا اسپہ غالب خدا نے تجھے ۔ اور اس طرح بھی آپ فرماتے تھے
کہ ام عمارہ رضہ یمین و یسار ۔ مرے پاس ہی کرتی تھین کارزار
کہ خوش ہوکے مین دیکھتا تھا اونہین ۔ دیا آخرش مین نے مژدہ اونہین
ترا اور تیرے پسر کا مقام ۔ تری زوج کا بھی تو اے نیکنام
فلان اور فلان سے ہے بہتر وہان ۔ یہ کی عرض اے سرور دوجہان
دعا کیجئے تا کہ ہم خوش رہین ۔ مصاحب ہون آپ مین فردوس مین
تو کی آپ نے یون خدا سے دعا ۔ رہین خوب مل جل کے یہ اے خدا
خبیب ابن قحبہ جو تھا نابکار ۔ ہوا آپ پر حملہ گر ایکبار
تو نیز بھی اوس نے کیا وار تیغ ۔ کئی وار انہون نے کئے بیدریغ
وہ کافر و لیکن زرہ پوش تھا ۔ خودی اور نخوت مین بیہوش تھا
ہوئے وار اوسپر نہ کچھہ کارگر ۔ یہ کہتا ہے راوی صداقت ہنر
نسیبہ رضہ ہین بندی خدا کی یہی ۔ لڑین خوب جنگ یمامہ مین بھی
کہ مردون نے بھی مان انکو لیا ۔ زہے بخت وافضال رب العلی

حضرت سعد ابن ربیع رضہ عنہ

دلاور جو تھے سعدؓ ابن ربیع — مراتب ہیں جنت میں اُنکے رفیع
لگے بارہ زخم ان کے اُس روز تھے — کہ بیہوش میدان مین گر پڑے
جو بعضے صحابہؓ نے دیکھا انہین — تو باقی تھی کچھ سانس ہی جسم مین
کہا یہ بتاؤ ہین کیسے حضور — کہا شکر مولا ہین اچھے حضور
کہا میرا انصار کو تم سلام — کہو پھر یہ پہنچاؤ انکو پیام
اڑو حق سے اور یاد رکھو انہین — جو وعدے کئے بیعت عقبہ مین
یہ کہکر ہوئے رونق افزائے خلد — اونہین کے لئے سب ہین انعام خلد
حضور رسالت یہ جب جا ہوا — تو خوش ہو کے یون آپنے کی دعا
الٰہی ملاقات کر سعدؓ سے — کہ تو اون سے راضی ہوا اور خوش رہے

حضرت عباسؓ ابن عبادہ و حضرت خارجہ رضی عنہما

جو عباسؓ بیٹے عبادہ کے تھے — دویم خارجہ بیٹے تھے زید کے
لڑے خوب دونو کہ کافر تھے دنگ — وہ تیغین تھین یا برق ہنگام جنگ
کہا خارجہ سے انہون نے کہ کیا — مری تیغ تم لوگے اور بھی زرہ
کہا ہان مرا قصد بھی ہے یہی — کہ ہون قتل و زخمی یہ کافر سبھی
سیا خود بھی اور پہنی زرہ — اور اعدا پہ اسطرح حملہ کیا
کہ حیران ہوئے کافر نابکار — اور اس طرح کہتے تھے او سدم پکار
مسلمانو کیا سدرہو گا تمہین — حضور خدا لے جہان جشن مین

ہوئے گر شہید اب رسولِؐ خدا ہمین دے چکے مژدہ ہین فتح کا

نہ ثابت قدم ہم رہے آہ آہ نظر آیا ہمکو یہ روزِ سیاہ

یہ دیکھو بلا ہمپہ نازل ہوئی کہان ہم کہان یہ عدوے شقی

لڑے یون شہید آخرش ہوگئے گئے دو تو ہی پاس اللہ کے

پڑے خارجہ تھے جو زخمون سے چور تھے مشتاق وصل خداے غفور

کہ مالک نے اوسوقت اونسے کہا شہید آپ تو ہوگئے یون سنا

کہا آپ گرچہ ہوئے ہین شہید مگر حی و قایم ہے ربِ مجید

رہِ حق بتائی ہمین آپ نے شریعت سکھائی ہمین آپ نے

خدا کے لئے ہم لڑین اور مرین اور اسلام کی اب اعانت کرین

یہی مالک سعدؓ نے بھی کہا یہ اللہ والون کے تھے پیشوا

حضرت حنظلہ رضی عنہ

سنو حضرتِ حنظلہؓ کا یہی حال تھے فرزند عامر یہ قدسی خصال

وہ عامر جو تھا فسق مین مبتلا اوسیکے یہ بیٹے ہین نام خدا

اوسی روز اون کا ہوا تھا نکاح کیا رات کو عیش وقت صباح

اوٹھے جلد بستر سے اور چلدئے نہ غسل جنابت بھی تھے کر سکے

احد مین برابر صفین ہوتی تھین ہوئے شامل لشکر مومنین

مسلمان ہٹے گرچہ میدان سے مگر یہ دلاور نہ ہرگز ہٹے

ابوسفیان گھوڑے پہ اوسدم سوار … پہ اور بر ان کے بعیسہ باوقار
تڑپ تا گرا کر اوسے مار زمین … یہ کافر ہے سخت اسکو جانے نہ دین
تو تلوار سے اوسکے گھوڑے کے پا … دئے کاٹ اور وہ زمین پر گرا
بڑہے اسپہ جھٹ اور تھا یہ قریب … کہ کرڈالین قتل اوسکو یہ خوش نصیب
وہ فریاد کرنے لگا خوف ست … کہ بوسفیان ہون مین بچاؤ مجیب
یہ سنکر بڑہا اسود ابن شعوب … کیا وار اور یہ گئے خون مین ڈوب
خدا پاس پہونچے نہائے ہوئے … محبت کی تلوار کہائے ہوئے
ابہی جان اوسکی تو بہاگا بچا … حیات اور باقی تھی جیتا رہا
صحیح روایت سے ثابت ہے یون … یہ کہتے تھے پیغمبر بیچگون
کہ خود مین نے دیکھا ہے یہ ماجرا … فرشتون نے غسل اونکو اکر دیا
اور اونکے بدن سے ٹپکتا تھا آب … نہ ہے عز و شانِ رسالت مآب

حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ

جہانِ وفا و جہانِ کرم … چچا آپ کے حمزہ عالی حشم
یہ کفار کو قتل کرتے رہے … پریشان وہ سب ان سے اور دنگ تہے
اولٹ دین انہون نے صفون کی صفین … کہ جرات کا اپنی مزا یہ چکہین
چمکتی تھی تلوار ان کی جا دھر … گری لاش پہ لاش اور سر پہ سر
کہ ناگہہ سباع آگیا روبرو … ہوا مردہ اک وار مین زشت خو

اوسے قتل کرکے جو آگے بڑھے — تو کیچڑ سے پھسلے وہین گرپڑے
غلام ابن حارث کا وحشی جو تھا — یہی اوس سے تھا اوسنے وعدہ کیا
اگر قتل حمزہ کو اب توکرے — تو آزاد کر دینگے بے شک تجھے
سوا اسکے دین تجھکو انعام بھی — اسی گھاٹ مین تھا چھپا وہ شقی
پھسلکر گرے جو ہین وہ کامران — یکایک کر وہین اوسنے ماری سنان
وہ کاری لگی جان بحق ہوگئے — اور اون بیحیاؤن نے پھر لاش سے
نہایت ہی گستاخیان کین کہ سب — خفا تھے بہت ان سے اور پر غضب
جناب رسالت یہ فرماتے تھے — بشارت یہ جبریل نے دی مجھے
کہ افلاک پر اون کو لکھا یہی — کہ حمزہ ہین شیر خدا و نبیؐ

حضرت عمرو ابن جموح رضی اللہ عنہ

عمرو بن جموح دلاور تھے لنگ — مگر تھے شجاعت سے اعدا بھی دنگ
پسران کے ہمراہ حضرت چلے — نہ ٹھیرا گیا ان سے بس چلدئے
پسر نے کہا آپ ٹھیرین نہین — کہا شہ نے ہان فرض تمپر نہین
کہا آرزو ہے رسول خدا — جنان مین پھرون لنگ کرتا ہوا
عطا آپؐ کی اجازت او نہین — گئے شاد و خوش خوش وہ میدان مین
مسلمان ہٹے اور جو ٹھیرے رہے — اور اعدا سے جم جم کے لڑنے لگے
ہوئے حملہ گر پھر جو کفار پر — تو اون سب کے آگے تھے یہ نامور

اور انکے ہی پیچھے تھا ان کا پسر — اور اعدائے اسلام کو مار کر
پدر اور پسر ہو گئے وہان شہید — تو ہندا انکی زوجہ جو تھین بس پلید
وہین پہونچین لین لاش دونو اوٹھا — اور اک بھائی کی لاش بھی واہ وا
اوٹھائی اور اک اونٹ پر لاد کر — مدینہ کو راہی ہوئین تیز تر
پسر کا تو نام ان کے خلادؓ ہے — تھے عبد اللہ بھائی بس اک نیک پے
ملین راہ مین حضرت عائشہ — جو ہین مادر مومنان خدا
یہ جاتی تھین سوئے اُحد اسلئے — کہ محبوب حق کی خبر کچھ ملے
تھین ہمراہ کچھ عورتین اور بھی — انہون نے سنا خیریت انکو دی
کہا تین لاشین لئے جاتی ہون — کہ طیبہ مین مدفون انکو کرون
ولیکن شتر ٹھیرہ مین گیا — کہ ہرچند ہانکا نہ ہرگز چلا
لگین کہنے یون مادرؓ مومنین — کہ ہے بوجھ زائد وہ بولین نہین
یہ اس سے ہی زائد اوٹھاتا ہے بار — سوئے طیبہ چلتا نہین زینہار
تو وہ پھیر کر لے گئین اوسکو وہان — شہید انکو تھے وقت لڑتے جہان
کہا آپ نے سن کے یہ ماجرا — کہ ان مین سے کچھ تھا کسی نے کہا
کہا ہان جو ہین میرے شوہر عمرؓ — کہا تھا انہون نے کہ اے دادگر
نہ لوٹون شہادت سے محروم مین — ادھین کی ہے یہ لاش وہ بھی یہین
کہا لوگ ایسے ہین انصار مین — کسی بات پر وہ قسم کہا جو لین

تو اللہ اون کا کہا ہی کرے
دلاور عمرؓ وہی اونہین مین سے تھے

کہا پھر بلفظ بیان رب فلک
ہین عبد اللہؓ پر سایہ گستر ملک

حضرت رشید رضی اللہ عنہ

رشیدؓ دلاور کا بہی ماجرا
ہے دلچسپ بہی اور حیرت فزا

کہ کافر بڑھا اک زرہ پوش وہان
لیے گرز و تیغ و سپر اور سنان

جو تھے سعدؓ مولا ے حاطب سعید
لڑے اور ہوئے اوسکے ہاتھون شہید

نہ ٹھیرا گیا ان سے حملہ کیا
اور اک وار مین اوسکو دو کر دیا

کہا لے مرا وار سن اے زبون
دلاور غلام اہل فارس کا ہون

جناب رسالت نے سنکر کہا
نہ کہنا تھا یہ تو نے کیا کہہ دیا

یہ کہنا تھا انصار کا ہون غلام
یہ سنکر رہے چپ وہ عالی مقام

کہ بھائی اوسی کافر کشتہ کا
عویم اوسکو کہتے تھے بدبخت تھا

اکڑ کر انہین سے مقابل ہوا
کیا اوسپہ جھٹ وار تلوار کا

کٹا خود بھی اور سر بھی کٹا
وہ بیجان ہوکر وہین گر پڑا

کہا اوس سے لے ضرب اب میری تھام
بھادرین انصار کا ہون غلام

تبسم کیا شہ نے ایسا کہا
ابو عبد اللہ یہ اچھا کہا

یہی کنیت اوسدن سے اونکی ہوئی
ابو عبد اللہ تھے کہتے سبھی

حضرت مخیریق رضی اللہ عنہ

یہ مخیریقؓ احبار سے تھے جری ۔۔۔ مدینہ پہ آئے جو کافر شقی
یہ کہنے لگے اپنی ہم قوم سے ۔۔۔ محمد نبی ابن بیمہ ہو جانتے
بس اب ساتھ دینا ہے لازم تمہیں ۔۔۔ کہا آج ہفتہ ہے ہم کیا کرین
کہا جاؤ ہفتہ تو کچھ بھی نہین ۔۔۔ مسلح ہوئے خوب یہ نیک دین
ہوئے ساتھ لشکر کے کفار سے ۔۔۔ لڑے اور قربان حق پر ہوئے

حضرت انس بن نضیر رضی عنہ

انسؓ بن نضیر دلاور تھے جب ۔۔۔ سنا یہ وہان آہ محبوب ربؐ
شہید اس لڑائی مین ہین ہو گئے ۔۔۔ یہ سنتے ہی تلوار لی میان سے
اور اعدا پہ اک سخت حملہ کیا ۔۔۔ لڑے گھس کے زیر و زبر کر دیا
غرض ٹکڑے ٹکڑے وہ ایسا ہوئے ۔۔۔ کہ لاش اونکی پہچانتے ہی نہ تھے
کہ بے لاش کسکی پر انگشت پر ۔۔۔ تھا اک تل تو بس وہ ہی تل دیکھکر
کہا لوگون نے ہین انس بن نضیر ۔۔۔ پیارے تھے حق کے یہ شیر و نکے شیر

حضرات ملائکہ رضی عنہم اجمعین

ملک آکے اوس روز شامل ہوئے ۔۔۔ مگر اہل دین کی حفاظت مین تھے
لڑے کافرون سے یہ اوس دن نہین ۔۔۔ یہ تھا انکو حکم خدائے برین
پلٹ کر قریش آئے مکہ مین جب ۔۔۔ یہ کہتے تھے باہم یہ بتلاؤ اب
کہ وہ دو جوان جو لباس سفید ۔۔۔ کئے زیب تن اور مانند شید

محمدؐ کے دائین بائین طرف | محافظ تھے اور بن گئے تھے ہدف
کوئی جانتا ہے کہ وہ کون تھے | وہ کہتے ہم اون کو نہین جانتے
لکھا ہے وہ جبریل و میکال تھے | کہ دونو محافظ رہے آپ کے
اسیطرح سے ہین روایات اور | کہ معلوم ہوتا ہے اون سے بغور
کہ آئے فرشتے بحکم خدا | دکہائی دئے جنگ مین جابجا
ولیکن لڑے کافرون سے نہین | نہ ثابت قدم ہی رہے مومنین
اور اللہ نے تھا یہ وعدہ کیا | کہ صابر رہوگے جو تم برملا
ملائک مددگار ہونگے ضرور | ہوا صبر مین آہ جب یہ قصور
ملائک الگ ہی رہے جابجا | نہ اعدا کو مارا بحکم خدا
یہ ظاہر ہے اس جنگ خونخوار سے | کہ کچھ بہی نہ بن آئی کفار سے
یہ قلت یہ بے انتظامی ادہر | بکثرت عدو اور جی توڑ کر
لڑے تو ادہر صاف میدان ہوا | تھے سلطان کونین زیر لوا
فقط چند اصحابؓ حاضر تھے وہان | نہ اون سے ہوا قید بہی اک جوان
چلا بس نہ ہرگز شہنشاہ پر | برابر گرے گرچہ ایدہر اودہر
بلائے شکست اونپہ آئی جو تھی | بچے بہاگ کرہی عدوئے شقی
ظفر سے وہ محروم و ناکام سب | پہرے جانب مکہ باصد تعب

جہاندار عالم حبیب خدا — شفیع الورٰی سرور انبیا

وہاں سب سے بڑھکر رہے گرم جنگ — کہ حیران ہے دوست دشمن تھے دنگ

ہوئے جب مجاہد جوان منتشر — گرے ہر طرف سے عدو آن کر

سران قریش اور مکی بھی سب — یہ کہتے تھے کام ان کا آخر ہوا اب

کسیطرح سے وہ نہ قاصر رہے — کہ حملو نپہ حملہ ہی کرنے لگے

زہے شان جرأت زہے شاہ دین — کہ جاسے بھی سرکے بس اک مونہین

برابر صحابہؓ سے کہتے پکار — نہ چھوڑو خبردار لو ان کو مار

مسلمان آگے سے جو بھاگتا — تو نام اوسکا لیتے کہ کرتا ہے کیا

لگاتے تھے اونپر خدنگ اور سنگ — اور اصحابؓ کو آپ دیتے خدنگ

کہ انکو نہ چھوڑو ابھی مار لو ❖ — یہی ہین دشمن حق سبھی مار لو

یہ کہنا تھا عبد اللہ ابن شہاب — کمر بستہ ہم چار ہو کر شتاب

سب چلے اور کیا عہد و پیمان بہم — محمدؐ کو ہرگز نہ چھوڑین گے ہم

ہوئے حملہ آور بس اکبارگی — نہ پہونچے نہ کچھ ہوسکا ہم سے بھی

پہونچنا کٹھن تھا وہاں تک ہمین — کھڑے آپ تنہا تھے میدان مین

کہا ابن قمیہ نے بھی ہے یون ہمین — کہ تنہا تھے حضرت رسول امین

صحابہ کا جب وہانپہ پہونچا گروہ — گرے پھر بھی کافر گروہا گروہ

مگر کیا وہاں تک پہونچ سکتے تھے — قریب آئے اور منتشر ہوگئے

غرض آپ گھاٹی کی جانب بڑہے | اور اصحاب جانباز بھی ساتھ تھے
یہ کہتے تھے مقتداء اورا الاحتشم | کہ اوس روز سب کافر بد شیم
یہ کہتے تھے للعزے آل ھبل | دماغون مین اون سب کے تھا یہ خلل
جناب رسالت پہ ہر سمت سے | سمٹ کر وہ شامت زدہ آتے تھے
مگر اک قدم ہین نے ہٹتا ہوا | نہ دیکھا نہ دیکھا مین دیکھا کیا
صحابہ رض کھڑے تھے یمین و یسار | وہ اعدا کو بڑہ بڑہ کے لیتے تھے مار
کبھی منتشر وہ بھی ہو جاتے تھے | کہ خوب اونکو بڑہ بڑہ کے تھے مارتے
جو گاہے قریب آتے تھے نابکار | تو فوراً ہی محبوب پروردگار
یہ فرماتے تھے بعض اصحاب رض سے | کہ مارو انہین یہ نہ آئین سپ چلے
لکھا ہے کہ کچھ کافر بد گہر | سپ چلے جانب شہ بہ تیغ و تبر
اک عتبہ ابی خلف دوسرا | اور ابن شہاب عبداللہ بھی تھا
تھا قحبہ کا بیٹا بھی ساتھ اونکے ہی | شہید آپ کو کیجے ٹھانی یہ تھی
چپ و راست اصحاب رض جانباز تھے | وکھاتے تھے جوہر وہ تلوارون سے
کہ مارا اسے اور گرایا اوسے | لپک کر بڑہے پھر سلایا اوسے
کہ چارون وہ کفار ناپاک رائے | لٹے اک سپہ ٹوٹ کر وہین آئے
تو دندان اقدس ہوا وہان شہید | گیا ٹوٹ مغفر بضرب شدید
گھسین کڑیان رخسار مین زرہ کی | جو تھا ابن قحبہ وہ کافر شقی

کیا اوس نے اک واریون تیغ کا — پہسلکر زمین پر فلک گر پڑا
چہلے گھٹنے دوش مبارک پہی — اوسی سے شدید ایک ایذا ہوئی
جو قرآن کی تفسیر ہے مظہری — رکہو یاد اوسمین ہے لکہا یہی
کہ جان دو عالم پہ ہفتاد وار — ہوئے تیغ کے ٹیکہ پر وردگار
نگہبان ہر آن تہا آپ کا — صحابہؓ جو تہے پاس صاحب وفا
قیامت اونہون نے یہ دیکہی تو دل — نہ نکلے پہ شعلے ہوئے مشتعل
گئے ٹوٹ کر مثل پروانہ سب — جو تہے حضرت طلحہ والا حسب
اوٹہایا اونہون نے پکڑ کر کمر — بڑہے شیر حق حیدرؓ نامور
لیا دست انور اونہون نے سنبہال — ذرا دیکہنا شان ربّ جلال
عجب ڈہنگ اوسکی خدائی کے ہین — یہ نیرنگ سب بے نیازی کے ہین
یون رتبے بڑہاتے ہین عشاق کے — یون بنتے ہین خود شوق مشتاق کے

صدور معجزہ و قتل اُبئے ملعون بدست مبارک حضرت رحمۃ للعالمین صلعم اور رونق افروز ہونا گہاٹی پر حضور اقدس کا مع جان نثاران صادق لوٹنا کفار کا مکہ معظمہ کو مایوسانہ فتح سے

سنو مظہری مین ہے یہ بہی لکہا — ہوئے جمع اصحابؓ اہل ولا
کہ لعدا مین تیس سب ہوتے تہے — ہر اک عرض کرتا تہا یون آپ سے
مین جی جاؤن گر آپ پر ہون فدا — کہ ناگہ اُبئے کافر بے حیا

وہین آیا اور آئی اوسکی اجل ۔ بڑھا جانب سرور بے بدل

بڑھے آپ اوس سے مقابل ہوئے ۔ سنان آپ نے ایک ماری اوسے

وہ ملعون ومردود وہین گرا ۔ کہ پسلی گئی ٹوٹ مضطر ہوا

یہ لکھا ہے تھا اس قدر اضطراب ۔ کہ چلاتا تھا سخت خانہ خراب

اوٹھالے گئے اوسکو اور یون کہا ۔ تو کرتا ہے بے وجہ آہ و بکا

کہا اوس سے لوگون نے یہ زخم اگر ۔ لگے آنکھ مین بھی نہ ہون ہم خبر

عجب ہے تو ہے اس قدر چیختا ۔ کہا آہ یہ درد ہے وہ بلا

اوٹھائے نہ اس درد کو سب حجاز ۔ نہین جانتے تم جو ہے اسمین راز

جو سلطان دین تھے یہ فرما چکے ۔ اُبی کشتہ ہوگا میرے ہاتھ سے

اسے بارہا وہ بھی تھا سن چکا ۔ موا اوڑ سے دوزخ کو سیدھا گیا

معاذ اللہ وہ کافر بد نصیب ۔ کہ قاتل ہون جسکے خدا کے حبیب

وہ محبوب حق رحمت دوجہان ۔ رہے دشمنونپر بھی جو مہربان

وہ مشغول جب اوسکی جانب ہوئے ۔ تو اونکے زبردست حملے جو تھے

ہوا ضعف اونمین تو سلطان دین ۔ چلے سمت گھاٹی کے اور مومنین

کہ ناگاہ پھر اک عدوے خدا ۔ لئے موت کو ساتھ اور دوڑتا

وہین آیا یہ چاہتا تھا کہین ۔ مقابل ہون مجھسے شہ مرسلین

باواز کافر نے جب یہ کہا ۔ بڑھے آپ تا خاک مین دون ملا

تو وہ خوف کھا کر گرا اسپ سے
ندی دیر فی النار اوسے کردیا
پھر آیا عبیدا بن حاضر وہین
کیا بوجانہ نے یون اوسپہ وار
ستو سعد وقاص نے یہ کہا
کیا اوس نے سرکار پہ جبکہ وار
اگر یہ کہ مین مار ڈالون اسے
صف دشمنان ہر دفعہ چیر کر
وہ نامرد لیکن ٹھہرتا نہ تھا
نہ آیا مرے وار پر دو نو بار
حضور اس طرح مجھسے کہنے لگے
یہ فرما کے دی بد دعا اونکو جب
ہوئی ہر طرحسے تسلی مجھے
ستو مظہری مین ہے یہ بھی لکھا
لے آئے سر اوسکا وہین کاٹ کر
ہوئے شاد پھر اونکو دیکر دعا
تو آیا گروہ مسلمان نظر

پہونچے وہ ابن حارث جری بھی گئے
ہوا واصل دوزخ کا وہ بے حیا
ہوئے اوس سے مجروح وہ نیک دین
کہ سید ہاگیا تا بدارا لبوار
مرا بھائی عتبہ جو تھا ناسزا
تمنا نہ تھی کچھ مجھے زینہار
کیا حملہ دو بارا سیوا سطے
اوسے ڈھونڈتا تھا کہ لون کاٹ سر
جہان مجھکو دیکھا وہین ٹل گیا
چلا پھر مین تا اسپہ ہو میرا وار
ہلاکت مین پڑتا ہے تو کس لئے
کہا مین نے ہرگز بچینگے نہ اب
کہ لقمہ ابل کا یہ ہو جائینگے
کہ حاطب نے جب قتل اوسکو کیا
رکھا پیش شاہنشہ دادگر
ہوئے وہ وہین گھاٹی پہ رونق فزا
وہ سب لوگ انکو عدو جان کر

لگے بھاگنے بوجھ جانے سے جب
گئے ٹھیر اور اون سے ملے آنکر
لکھا ہے کہ خالد کہا کرتے تھے
ہدایت کی توفیق اسلام سے
کہ جاتے تھے گھاٹی کو حضرت عمرؓ
ذرا دم نہ مارا کہ ایسا نہو
کچھ پھر ہین سنے دیکھا حضور آپ ہی
زرہ پر زرہ تھی جو پہنے ہوئے
گئے بیٹھ جھٹ طلحہؓ صاحب وفا
یہ فرمایا طلحہؓ نے اپنے لئے
ابوسفیان نے پھر ارادہ کیا
تو حضرت عمرؓ سد رہ ہو گئے
مقابل ہوئے اوسکے لشکر سے یون
ہٹا ہو کے نادم نہ کچھ بن پڑا
کہ ممکن نہوا سے خدائے کریم
تو اللہ نے پھیرا اونکو دیا
پھرے ہو کے مایوس و ناکام بد

ہلایا وہین سرخ کپڑا تو سب
ہوا مہربان داور دادگر
کہ شکر اوس خدا کو ہے جسنے مجھے
بروز احد دیکھا یہ مین نے ہی
بخوبی اونہین مین نے بہچانکر
کہ حملہ کرین مجھپہ یہ جنگ جو
ہین گھاٹے پہ جاتے تب نفر ہی
یہ تھا بوجھ اوسپر نہین چڑھ سکے
چڑھے آپ جب پاؤن اونپر رکھا
جنان کو کیا واجب اس کام سے
کہ چڑھ جاؤن گھاٹی پہ سب بے دغدغہ
رفیق اونکے سب اونکے ہمراہ تھے
کہ وہ اور لشکر بھی ہو کر زبون
لکھا ہے کہ یہ شد نے کی تھی دعا
کہ گھاٹی پہ چڑھ آئین کافر لئیم
بڑا کام حضرت عمرؓ سے ہوا
تھا آغاز بد اور انجام بد

بیان کرتے ہین یون جناب عمرؓ ... مین گھاٹی پہ پہونچا جو اے خوش سیر

مہاجر اور انصار سب پے بہ پے ... باخلاص پاس آپ کے آگئے

ادہر اور ادہر سے ہوگئے جمع سب ... ابوسفیان نے رنگ دیکھا یہ جب

پہاڑی برابر جو ہے دوسری ... چڑہا اوسپہ ساتھی لئے وہ سبھی

یہی پوچھتے تھے یہ سنتا تھا مین ... محمدؐ عمرؓ اور ابو بکرؓ ہین

سوا اونکے نامی جو اصحابؓ تھے ... اونہین نام لیکر پکارا کئے

کہا شاہ نے کچھہ نہ دینا جواب ... پکارا کئے یون ہین خانہ خراب

جواب اس طرف سے نہ جب کچھ ملا ... ابوسفیان اس طرح کہنے لگا

کہ مقتول یہ سب کے سب ہوگئے ... نہ چپ رہ سکا مین اور آواز سے

کہا ہین یہ سب اے عدوے خدا ... تری جان لینے کو بکتا ہے کیا

لگا کہنے غالب ہوا اب ہبل ... تو ہمنے بحکم شہ بے بدل

کہا ہے خدا ہی بزرگ اور بڑا ... ہے اعدا کی عقلون پہ پردہ پڑا

کہا پھر یہ اوس نے ہمارے لئے ... ہے عزیٰ نہین ہے تمہارے لئے

تو ارشاد سے آپ ہی کے جواب ... دیا ہمنے اس طرح اونکو شتاب

ہمارا ہے مولا خدا بالیقین ... جو کافر ہو تم وہ تمہارا نہین

یہ سنکر وہ اس طرح کہنے لگا ... یہ دن بدر کے دن کا بدلہ ہوا

کہا اوس سے فاروق اعظمؓ نے یون ... کہ سن یاد رکھو اسکو تو از یون

تمہارے جو مارے گئے وہ تمام ہین دوزخ مین اسمین نہین کچھ کلام

گئے جو ہمارے ہوئے جنتی زہے بخت اونکو یہ نعمت ملی

کہا سال آیندہ پہر ہوگی جنگ کہا ہمنے ہان ہان کہ ہو بے درنگ

یہ ارشاد عالی سے ہمنے کہا لڑینگے لڑینگے ہم اے بیوفا

پہر اپنے وہ لشکر کو پہرہ لئے گیا اور کیا کوچ سب چلدئے

تو حضرتؐ نے شیر خدا سے کہا کہ تہا سعدؓ کو حکم فوراً دیا

کہ تم جاؤ اور دیکھ آؤ اونہین اگر اونٹون پہ ہون اسپ کوتل رہین

یہ جانو کہ جاتے ہین مکہ تمام اگر گہوڑون پر ہین تو بس لاکلام

یہی سمجھو کہ عزم مدینہ کیا اونہون نے گر ایسا ارادہ کیا

تو ہم پشت مارین اونہین مارلین مزا خوب واللہ چکہا اونکو دین

مگر یہ خبر آئی رہوارون پر وہ آئے جدہر سے گئے سب اودہر

عمرو عاص نے یہ کیا ہے بیان ہوئے منتشر جبکہ غازی جوان

تو یہ مشورہ مشرکون مین ہوا غنیمت ہے یارو بندہی یہ ہوا

نہو دیر سے چلو لوٹ کر وگرنہ دلیران طیبہ ادہر

پہ چلے آئینگے تو بنی گی نہین ہوا پہر یہ اپنی رہے گی نہین

تو گہبرا کے وہ اس طرح چلدئے پریشان تہے منزلین گنتے تہے

لکہا ہے کہ جب آپ زخمی ہوئے وہین بو عبیدہؓ بہی موجود تہے

جو کڑیان تھین رخسار مین گھس گئین
اونھین دانتون سے وہ ویل پاکڈین

لگے کھینچنے ٹوٹ دندان گیا
نکال اور دانتون سے اونکو لیا

علی پانی لاتے تھے بھر بھر سپر
وہین آگئین سیدہ تیز تر

وہ دہوتی تھین خون پانی بھی ڈالتین
ولیکن رکا خون ہرگز نہین

پھر اسکیا اوسمین جلا کر حریر
رکا خون زہے شان رب قدیر

ادا عصر کی آپنے بیٹھ کر
تھین لاشین شہیدونکی وہان جسقدر

دیا حکم دفن انکو کردو یہان
مدینہ کو وہان سے ہوئی پھر روان

تھے اصحاب جانباز پروانہ سان
سواری جو حیرہ مین پہونچی تو وہان

یہ فرمایا ٹہرین صفین باندھ لین
کہ حمد وثنا ہم خدا کی کرین

بلیغ و فصیح ایک خطبہ پڑھا
کہ تھی اوسمین حمد وثنائے خدا

سواری وہان سے مدینہ چلی
لکھون کیا جو تھا حبا و فرہی

کہ جون شمع اوسمین وہ جان جہان
ادہر اودہر سب وہ پروانہ سان

عیان نور تھا عرش سے تا فراش
ملک کہتے تھے چشم بد دور باش

یہ کہتا تھا طیبہ کا چھوٹا بڑا
وہ آتے ہین دیکھو شہ دوسرا

پڑی عورتون پر نظر آپ کی
وہ کیسی نظر رشک اکسیر تھی

نظر دولت اوسکو سب اہل نظر
ہین کہتے کہ پڑ جاے گر سنگ پر

تو ہر ذرہ ہو مہر و مہ سے سوا
ادہر بھی نگہ یا حبیب خدا

وہ گریہ کنان اپنے کشتوں پہ تھین — جو سرور کو دیکھا تو خوش ہو گئین

کہ گویا مصیبت ہی کوئی نہ تھی — یہ الفت زہے شان ایمان کی

تھے ہمراہ سعدؓ معاذ جری — تو مان اونکی آئین بجوشش دلی

عنان تکاور پکڑ لی وہین — کہا سعد نے یا شہؐ مرسلین

یہ حاضر ہوئی ہین مری والدہ — ادہر لطف و رحمت کی ہوا ک نگہ

یہ فرمایا ہان ان کو ہے مرحبا — کیا عرض دیدار مجھکو ہوا

نہ باقی رہی کچھہ مصیبت مجھے — سدا آپ کو حق سلامت رکھے

شہید اونکے جو ہو گیے تھے پسر — تو کی تعزیت اونسے اے خوش سیر

نظر پھر صحابہؓ کے اوپر پڑی — کہ زخمی ہین کیا کیا مصیبت ہوئی

ولی گرد ہین میرے پروانہ سان — اوڑے آتے ہین کچھہ نہین فکر جان

یہ سعدؓ معاذ جری سے کہا — ابھی تم یہ لشکر مین کردو ندا

کہ ہین عبدالاشہل کے مجروح جو — سواری کے ہمراہ آئین نہ وہ

جو دیکھا ہین گریہ کنان عورتین — کہا وہ نہین ہین جو گریہ کرین

چچا پر ہوئے جان بحق وہ بھی تو — سنا جب صحابہؓ نے اس بات کو

در شہ پہ آئے لئے عورتین — کہ یہ آپ کے غم پہ گریہ کرین

بوجہ ملال جہاندار دین — وہ سب بیبیان اونکی روتی رہین

ہوئین بعد مغرب کے گریہ کنان — رہے تا عشا اشک اونکے روان

کیا بعد مغرب بھی آرام جب — اوٹھے تو یہ پوچھا کہ یہ کیا ہے اب
کہا حضرت حمزہ پر عورتین — ہین روتے کو آئین کہ روپیٹ لین
اور اپنوں پہ حمزہ کے روئین نہین — اونہین پر نہ جب تک کہ روپیٹ لین
یہ فرمایا بین نے یہ چاہا نہ تھا — کرین نوحہ و گریہ اس طرح کا
کیا منع پھر نوحہ و گریہ سے — کہ اس طرح رونا نہین چاہیئے
لکھا ہے کہ مغرب کو پھر نماز — جو مسجد مین آئے شہ سرفراز
تو سعدین پڑتے سہارا کئے — عشا پڑھ کے تشریف جب لے گئے
ہوئے یون ہین دو لشکر اکو روان — برابر بھی کوئی نہ تھا بدگمان
یہود و منافق تھے وہان جس قدر — خصوصًا اُسیے مردک بدگہر
یہ آپس مین باتین بنانے لگے — یہ ہوتے تھے پیمبر جو اللہ کے
تو ایسی مصیبت نہ ہوتی کبھی — نہ کچھ تاب حضرت عمر کو رہی
کیی عرض مین ہون اجازت طلب — کہ موسا یہو تکو کرون قتل اب
کہا اپنے پیغامبر کو خدا — کرے گا ظفر اور غلبہ عطا
ہمارے یہ ذمے ہین کیونکر انہین — بتاؤ کہ ہم قتل و غارت کرین
کہا حکم اسکا ہو خواہان مین ہون — منافق جو ہین قتل اونکو کرون
کہا وہ زبان سے تو ہین کلمہ گو — اونہین نہی نہ مارو اور اس سے بچو
یہ اللہ کا حکم کب ہے نہین — جو کلمہ پڑھے قتل اوسکو کرین

غزوہ احمر قریش کا تعاقب فرمانا اور صرف اونہین زخمیون اور جانبازون کو جو حاضر احد سے تہے ہمرکاب سعادت انتساب لیجانا

یہ کہتا ہے شاہ سیر واقدیؒ — کہ تہی آٹہوین ماہ شوال کی

سحر پڑہتی ہی حکم عالی ہوا — بلال اب یہ اصحابؓ کو دے ندا

کہ ہمرہ تعاقب ہون ساری تیار — مگر کل نہ تہا جو دم کارزار

نہ اب بہی وہ ہمرہ ہمارے چلے — ندا یہ بلالؓ اونکو کرنے لگے

اگرچہ وہ زخمی تہے درماندہ بہی — ولیکن اوس آواز کو سنتے ہی

چلے آئے لبیک کہتے ہوئے — خدا و پیمبر کے عشاق تہے

تہے اللہ کے لاڈلے تہے تمام — یہ محبوب حق بن گئے تہے تمام

تہے کی اتباع رسول خدا — کہ محبوب حق نے انہین کر لیا

قُل اِن کُنتُم اور سے تحبون پڑہا — نہ قرآن مین کیا دیکہ تو نے لیا

اور اونمین تہے بعضے تو مجروح یون — کہ آٹہ آٹہ تہے زخم اور غرق خون

نہ تہے خستہ دل بلکہ سب تازہ دم — یہ ایمان کی قوت تہی حق کی قسم

مسلح سبہی ہو کے آئے چلے — تہے عشق الٰہی سے ان کو مزے

انہین کے لئے حور و غلمان جنان — فرشتون کے رتبے ہین ایسے کہان

کسے حور و غلمان جنان کہتے ہین — ملا وصل حق یہ مزے اُنکے ہین

تمامی خدائی سے بہتر یہ ہین — کہ بس عاشقان پیمبر یہ ہین

۱۲ قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہ فَاتَّبِعُونِی — اے حبیب کہدے اگر چاہتے ہو اللہ کی محبت کرو تم اتباع میری ۱۲ منہ

ملائک سے بڑھکر پر انسان بنام — مجسم با نوار رب انام
اگر انکو نوری لکھون ہے بجا — خدا انہین تھا ہان خدا انہین تھا
ہوئے باندہ کر صف برابر کھڑے — حضور اونکو مجروح یون دیکھکے
لگے کرنے اللہ سے یہ دعا — بنی سلمہ پر رحم کر اے خدا
تھے رافع تو زخمون سے چور اسقدر — کہ عبد اللہ غازی نامور
کہ بہائی تھے اونکے وہ پہنچے اونہین — لئے جاتے تھے تا نبی جبکہ رہین
مگر ہوکے لاچار اونکو اوٹھا — لیا پشت پر واہ صد مرحبا
بڑہے شوق سے چلدئے شوق سے — قسم ہے کہ اللہ والے یہ تھے
یہ کہتا ہے راوی شیرین زبان — منگا یا شہنشاہ نے پھر نشان
جناب علی کو ہوا وہ عطا — کہ حضرت ابو بکرؓ کو ملگیا
یہ تہی کیفیت خود بدولت کی بہی — کہ کڑیان جو رخسار مین زرہ کی
گھسی تھین تو رخسار پر خون تھا — تہی پتھرون سے خستہ جبین پر ضیا
شکستہ ہوا تھا جو دندان شریف — تھے خستہ لب جانفزا و لطیف
وہ لب جان فزاے دو عالم جو ہین — کہ جان دو عالم مکرم جو ہین
تھے بازو بہی سست اور گھٹنے چھلے — یون ہین رونق افزاے مسجد ہوئے
شہنشاہ عالم جہانبان دین — حبیب خدا شافع مذنبین
دوگانہ سے فارغ ہوئے کی دعا — زہے حکمت و شان رب العلی
کرشمے یہ سب بے نیازی کے ہین — عجب کارخانے خدائی کے ہین

منگایا فرس اور ہو کر سوار | یہ فرمایا طلحہ رضہ سے اے خوش شعار

کرو زیب تن اب کہان ہین سلاح | تو ہو کر مسلح وہ صاحب فلاح

رکاب سعادت مین حاضر ہوئے | اگرچہ لگے اون کے نو زخم تھے

زرہ بھی ہوئی اونکے زیب بدن | چلے ساتھ وہ بندۂ ذو المنن

خدا کا یہ لشکر روانہ ہوا | ہوئی عظمت و ہیبت اسکی سوا

جو منزل بمنزل روانہ کیے تھے | اوڑے جاتے تھے ہوش کفار کے

اگرچہ نہ معبد خزاعی ابھی | مسلمان ہوئے تھے مگر وہ جری

ہوئے رہ مین حاضر پھر آگے گئے | ملے جاکے روحا مین کفار سے

وہ کہتے تھے باہم ہوا کچھ نہین | نہ پائی ظفر اور ملا کچھ نہین

نہ کوئی ہوا اپنے ہاتھون اسیر | ہوئی مفت تکلیف زحمت کثیر

چلے آئے اپنا سا موتہ لے کے ہم | نہ کچھ بن سکا ہم سے ہے ہے یہ غم

ابو سفیان اون سے یہ کہنے لگا | خبر کیا ہے ہمکو بتاؤ ذرا

کہا پیچھے لشکر چلا آتا ہے | کہ جس طرح بادل گھرا آتا ہے

غضبناک ہین اس طرح وہ تمام | کہ ہین آتش شعلہ زن لا کلام

احد مین نہ حاضر ہوئے جسقدر | یہ آئے لئے ہین ہتیلی پہ سر

جہان پائینگے تمکو دینگے مٹا | جو ہے لاکھ من کا ہے غصہ بھرا

قریشی یہ سنتے ہی کہنے لگے | سمجھ مین یہ آتا نہین دیکھئے

کہا اون سے معبد نے اوسوقت تک — نہ مانوگے وہ آئین بیان یک بیک
اونہین دیکھا اور اونکی تیغون کے کاٹ — تمہارے تو خونون کی ہے اونکو چاٹ
یہ سنکر ڈرے اور روانہ ہوئے — بعجلت وہ مکہ کی جانب چلے
خدا نے انہین رعب سے فتح دی — ہوئی شہرہ صولت احمدی
یہ سنتے ہی حضرت نے کہائی قسم — ہے جان جسکے قبضہ مین اوسکی قسم
پلٹ کر یہان ہمپہ آئے اگر — تو بس نیست نابود تھے سر بسر
جو کل جنگ مین قتل کافر ہوا — تھا مقتل پہ اوسکے نشان کر دیا
اوسیطرح انکی ہین بنتے نشان — کہ حامی ہمارا ہے رب جہان
مدینہ کو جو لوگ تھے آرہے — ابوسفیان سے راہ مین جب ملے
یہ پیغام بھیجا کہ تاراج کے — ہین عازم کہ دشمن ہین ہم تو ہوئے
حضور معلی مین معبد نے پُر — یہ پیغام بھیجا کہ یہ خیر سر
خطرناک مکہ کو سب چلدئے — یہ سنتے ہی محبوب اللہ کے
جو حمرا اسد جا سے مشہور ہے — مدینہ کی جانب وہان سے پھرے

سریہ حضرت ابو سلمہؓ کا تشریف لیجانا اونکا قطن پر اور خرابی کفار

محرم تھا اور سال ہجری تھے چار — کہا لوگون نے یا شہ باوقار
فراہم اسد والے ہوتے ہین سب — قطن مین کہ اب ہم بشور و شغب
بڑین طیبہ پر گرد طیبہ کے بھی — کرین تاخت حضرت نے یہ سنتے ہی

کیا ڈیڑہ سو غازیون کو تیار
ابو سلمہؓ اونپر ہوئے حکمران

کہ اونسے لڑین اور لین اونکو مار
ہوئے یہ مجاہد بشوکت روان

سنی آمد آمد جو اس فوج کی
لڑائی ہوئی اون سے کچھہ مختصر

تو ہیبت سے بیخود ہوئے وہ سبھی
گئے بھاگ سب اونسے ہی کچھہ مگر

ہوئے قید اور کچھہ مویشی بھی لین
پلٹ آئے دس دن مین یہ پاکدین

حاضر ہونا عامر ابن مالک کا حضور اقدس مین اور تشریف لیجانا چند صحاب کا اوسکے ساتھہ بغرض ہدایت کفار شہید ہونا اونکا اور اوٹھا لیا جانا لاش مبارک عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کا آسمان پر اور مسلمان ہونا جبار کا یہ کرامت دیکھکر

وہی سال تھا اور ماہِ صفر
جسے بوبرا کہتے تھے وہ تمام

کہ عامر بن مالک نیزہ ور
دو اسپ اور دو سانڈنی خوش خرام

لیے آیا پئے نذر عالیجنابؐ
نہ لینگے تو یہ عرض اوس نے کیا

کہا ہے یہ مشرک کا ہدیہ خراب
کہ اسلام ہے دین و مذہب بھلا

کہ اسمین ہین یہ اور یہ خوبیان
کہ ہمرہ مرے کچھہ صحابیؓ چلین

تمنا یہ ہے یا شہ کامران
ہدایت مری قوم کو بھی کرین

عجب کیا جو کچھہ لوگ ایمان لائین
اور انکی نصیحت کو وہ مان جائین

مددگار و حافظ ہون انکا ہین
مرے ساتھہ آرام سے یہ چلین

ملائے کوئی آنکھہ کیا ہے مجال
تھے ایسے ہی کچھہ نوجوان خوش خصال

تلاوت سے تھے کرتے الگ رات بھر ۔ تھے مسجد مین دن بھر بہت چشم تر
اونھین اونکے گھر والے یہ جانتے ۔ کہ مسجد مین یہ رات بھر ہین رہے
جو مسجد مین رہتے وہ کہتے اونھین ۔ رہے رات بھر ہین یہ گھر والون مین
پیمبرؐ نے یہی مبارک گروہ ۔ کیا ساتھ عامر کے باصد شکوہ
صحابی جو تھے منذرؓ ابن عمروؓ ۔ ہوئے انپہ سردار با کر و فر
اونھین اک ہدایت بھی لکھواکے دی ۔ وہ چالیس تھے یا کہ ستر سبھی
گئے شیر بیر معونہ پہ سب ۔ کہا یون حرامؓ ابن ملحان سے اب
ہدایت یہ لیجاؤ تم قوم مین ۔ بلاؤ سوئے دین اسلام اونھین
تو بس عامر ابن طفیل لعین ۔ ہوا اون صحابہ سے سرگرم کین
امان ابن عامر جو تھے دے چکے ۔ تو عامر کے ہمرہ نہ وہ سب ہوئے
ادھر اور ادھر سے فراہم کئے ۔ انھین بیچ مین لیکے لڑنے لگے
ہوئے اونکے ہاتون یہ سارے شہید ۔ کہا حورون نے ہین یہ پیارے شہید
عمرؓ بن امیہ فقط بچ رہے ۔ وہ حارثؓ بھی ضمہ کے بیٹے جو تھے
کہ یہ جانور لے گئے تھے کہین ۔ تھے موجود اوس حادثہ مین نہین
جو آئے تو معلوم اون کو ہوا ۔ دلیرانہ اعدا پہ حملہ کیا
چلی خوب تلوار کفار پر ۔ کیا قتل اونکو اوڑے اونکے سر
بہادر یہ تھے اور دلاور یہ تھے ۔ جری کیسے اللہ اکبر یہ تھے

ہوئے حق پہ قربان حارثؓ بھی وہان — عمروؓ ہو گئے قید بس ناگہان
تو عامر نے ہمراہ اونکو لیا — شہیدون کے نام و نسب پوچھتا
کہا پھر کہ تم جس قدر آئے تھے — یہ بتلاؤ سارے وہ پورے ہوئے
کہا ابن فہیرہؓ ہین عامرؓ رہے — جو مولا ہین حضرت ابو بکرؓ کے
جناب پیمبرؐ کے خادم قدیم — وہ ہم مین ہین از بس بزرگ و عظیم
جبار اونمین اک شخص کا نام تھا — یہ بولا کہ قتل اونکو مین نے کیا
اور اک شخص آکر وہان یک بیک — اوٹھا لے گیا لاش سوئے فلک
جبار اس کرامت ہی کو دیکھ کر — مسلمان ہوا اور نیکو سیر
انہین کا ہے مذکور قرآن مین — خدا نے کہا ان کی ہی شان مین
کہ یہ جان بحق ہوتے اور کہتے تھے — ہماری کوئی قوم سے یہ کہے
ملے رب سے ہم اور وہ راضی ہوا — ہوئے ہم بھی راضی کہ راضی کیا
ابو براء نے یہ خبر جب سنی — تو نادم ہوا اور غمگین بھی
ربیعہ تھا اوسکا پسر خوش شعار — کیا اوس نے عامر پہ نیزہ کا وار
مگر بچ گیا پھر تو طاعون سے — کیا حق نے فی النار جلدی اوسے
یہ سب حال جب شاہ دین نے سنا — تو بعد نماز اون کو دی بددعا

شرارت سفیان شہید ہونا حضرت عاصمؓ کا مع دیگر اصحاب کرام رجیع مین اور قتل سفیان بدست مبارک عبد اللہ انیس رضی عنہم

تھا خالد کا سفیان ہذلی پسر　گیا مکہ مین شاد اور تیز تر
لگا تہنیت دینے اونکو پلید　کہ کی فتح تمنے یہ جنگ شدید
تھے گریان بنی عبدالدار اس قدر　کہ سن سن کے اسکے گئے کان بھر
ہوا پھر یہ معلوم اوسکو وہان　کہ اس واسطے ہین یہ گریہ کنان
سلاقہ کا خاوند اور بیٹے چار　ہوئے قتل احد مین درم کارزار
علمدار تھے فوج مکہ کے وہ　ہوئے کشتہ ہو ہو کے بس جنگجو
گئے باری باری سے سوئے عدم　وہین رہ گئے اور مارا نہ دم
سلاقہ کے چارون پسر وہان رہے　گیا اوسکا خاوند بھی جان سے
سلاقہ نے یہ عہد ہے کر لیا　مرے بیٹونکو جسنے کشتہ کیا
جو لائے اوسے سو شتر مجھ سے لے　کہا کون قاتل ہے بتلا مجھے
وہ بولی کہ عاصم رضہ نے مارے ہین دو　زبیر رضہ اور طلحہ رضہ نے ایک ایک کو
کیا قتل ہے بے ترطبتی مین ہون　نہین چین کس طرح سے اب جیون
یہ سچ ہے ہوس ہی بری ہی بلا　کہ انسان کو دے خاک مین یہ ملا
کیا اس طرف دل نے بس اوسکے میل　قبیلہ جو ہے ایک ابن ہذیل
کیا ساتھ کو اوسین سے منتخب　کہا تم مدینہ سے چلے جاؤ اب
فراز و نشیب اونکو سمجھا دئے　وہ آ کر مدینہ مین کہنے لگے
مسلمان ہوگئے ہم غرض ہے یہی　ہمارے چلین ساتھ کچھ آدمی

کہ ارکان اسلام سکھلائین وہ — جزا اسکی اللہ سے پائین وہ
اوران سب نے عاصم سے کی دوستی — کہا ہے ہماری تمنا یہی
چلو تم اور احکام ہمکو سکھاؤ — مسائل جو ہین دین کے سب بتاؤ
غرض حکم عالی سے دس یا کہ سات — ہوئے ساتھ اور چل گئی اونکی گھات
اور اونمین تھے مرثد کہ عاصم امیر — کہ تھے صف شکن اور نہایت دلیر
خدا نے کئے انکے رتبے رفیع — جو پہونچے خوشی سے مقام رجیع
ہزیلی وہان یک بیک آگئے — اور اونپر ہر اک سمت سے چھاگئے
وہ تھے سب کماندار و ناوک فگن — لڑے یہ جوانانِ اعدا شکن
ہوئے تین تو قید اس وعدہ پر — امان دو ہمین ہو نہ اب شور و شر
مگر عاصمؓ اور تین غازی جوان — لڑے خوب اور دی وہین اپنی جان
اونھون نے یہ چاہا کہ عاصمؓ کا بھر — سلاقہ کو دین لے چلین کاٹ کر
شتر اوس سے ستو لین اوڑائین جزے — ولیکن وہ اونپر نہ قادر ہوئے
کیا عہد عاصمؓ نے تھا یہ قوی — چھوؤنگا نہ کافر کو ہرگز کبھی
میرے جسم کو بھی نہ کافر چھوے — تو جس وقت اونمین یہ تھے گھر گئے
دعا کی کہ اے رب بچا میری لاش — نہ اسکو چھوین یہ نجس معاش
حمایت مین اسلام کی مین نے جان — تری نذر کر دی تو ہے مہربان
تو لشکر بھڑون کا مسلط ہوا — کہ تھین گرد نعش اونکا یہ خوف تھا

قریب اوسکے ہرگز۔ وہ جاسکے
جو عاجز ہوئے تو یہ کہنے لگے

کہ شبکو تو ہوگا ہمین دسترس
چلا لیکن اونکا نہ شب کو بھی بس

ہوا حکم پانی کو اللہ کا
کہ وہ نعش اطہر بہائے گیا

نہ سیلاب آیا نہ برسا کہین
نہ ہے قدرت و شان رب برین

کہ وہ غرق دریاے رحمت ہوئے
یون ہین لاج رکھتا ہے وہ فضل سے

جو تھے تین قیدی اونہین مین تھی ط
وہ عبداللہ طارق کامران

اونھون نے کیا زور ہو کر رہا
لڑے اور دی جان بہر خدا

خبیب اور زیدؓ دثنہ جو تھے
رہے قید مکہ روانہ ہوئے

امیہ کا بیٹا جو صفوان تھا
خریدا اوس نے بس زیدؓ ہی کو لیا

کیا قتل اپنے پدر کے عوض
ملا وصل مولا ہی تھی غرض

جو باقی رہے اک جناب خبیبؓ
بجیر اونکو یا حارث بدنصیب

ہوا لیکے خوش اور کیا جب شہید
خوشی سے وہ پہونچے بقرب مجید

وہ عشاق کی جانین یون لیتے ہین
اور اعلی مراتب اونہین دیتے ہین

خدا کی جو باتین ہین جانے خدا
بھلا کسکو یارا ہے چون و چرا

مقید خبیبؓ دلاور جو تھے
یہ دیکھا کہ انگور ہین کہا رہے

اور انگور انسان کے سر کی مثال
ہوئے غرق حیرت مین وہ بدآل

اور اک زن سے پھر یہ اونھون نے کہا
ضرورت ہے تو دے مجھے استرا

تو بس اپنے اک چھوٹے بیٹے کے ہاتھ — دیا پھر ہوا یہ خیال اوسکے ساتھ
کہ ایسا نہو یہ عوض اس سے لین — کہین قتل غصہ مین اسکو کرین
ہنسے دیکھکر اوسکو اور یہ کہا — نہین عہد شکنی تو ہمکو روا
خدا والے ایسا نہین کرتے ہین — نہین ٹلتے ہین بات پر مرتے ہین
غرض زید اور یہ تھے دونو ہی ساتھ — کہ ہون ساتھ اور ہاتھ مین ہووی ہاتھ
لکھا ہے اونہون نے انہین قید سے — نکالا کہ قتل ان کو اب کیجئے
اور اک لکڑی میدان مین گاڑ دی — یہ دونو ملے اور وصیت بھی کی
کہ صبر اور تقوے ہمین چاہیئے — سوا اسکے اور کیا ہمین چاہیئے
پھر اعدا یہ دونو سے کہنے لگے — کرو ترک اسلام تا جان بچے
کہا گر ملے ساری دنیا تو کیا — نگہبین ہے اپنی خدا ہی خدا
اوسیکے لئے جان دیتے ہین ہم — کہ ہے جان ایمان دیتے ہین ہم
کہا اس سے خوش ہو کہ گھر مین رہو — جو دنیا کے ہین عیش وہ تم کرو
مگر ہون محمدؐ تمہاری جگہ — کہا آپ اور ہون ہماری جگہ
نہین چاہتے اونکے کانٹا لگے — اونہین پر تو قربان ہم ہو چکے
پڑھی پھر دو رکعت اونہون نے نماز — یہ ایمان ہے اور یہہ خلوص و نیاز
دیا پھیر پھر اون کا مونہ قبلہ سے — خدنگ اونکے اوپر جو پڑنے لگے
تڑپ کر ہوئے رو بقبلہ خبیب رضؓ — لگے کرنے اس طرح حمد حبیب

کہ حمد اوسکو جسنے کیا مونہ مرا سوئے قبلہ جبکو معظم کیا
کہ قبلہ ہوا وہ نبی کے لئے اور اونکے لئے جو کہ مومن ہوئے
لکھا ہے کہ پہر یہ دعا حق سے کی نہین کوئی بہی جو حضور نبی
کرے عرض میرا سلام نیاز خدایا تو پہونچا سلام نیاز
روایت اسامہؓ نے اسطرح کی مدینہ مین تہا مین حضور نبیؐ
ہوئی طاری بیہوشی سی آپ پر لگے پہر یہ فرمانے اے خوش سیر
علیہ السلام اور رحمت بہی ہو اونہ ارشاد ہم سے کیا یہ سنو
کہ جبریل مجہکو سلام خبیبؓ سناتے ہین اے واہ مقام خبیبؓ
لکہا ہے جو یہ ہو چکا حادثہ تو معلوم سردار دین کو ہوا
کہ سفیان خالد نہی نابکار ہے آمادہ اس پر کرے لوٹ مار
بہت لوگ ہین مجتمع کر لئے تو ابن انیس عبداللہ جو تہے
یہ فرمایا اون سے اوسے قتل کر مجاہد نے فوراً ہی باندہی کمر
خوشی سے خدا کے لئے چلدئے پہونچہ بطن عرنہ مین جسدم گئے
ملے اوس سے الفت سے ازراہ کین ملاوٹ کی باتین بہت اوس سے کین
کہا مین خزاعی ہون اور یہ سنا محمدؐ سے تو ہے لڑا چاہتا
اسیواسطے جمع کرتا ہے فوج ترقی پہ تیرا رہے اوج موج
سعادت ترا ہو کے آیا مین ہون تمنا یہ ہے مین بہی اون سے لڑون

غرض باتین ایسی بہت اوس سے کین   کہ سمجھا انہین دوست کافر لعین
بنے یار ایسے کہ اکدل ہوئے   خور و نوش مین خوب شامل ہوئے
محبت جب ان مین بخوبی ہوئی   تو موقع سے اک شب اوٹھے یہ جری
بفور اوسکا ناپاک سر کاٹ کر   لے آئے حضور شہ دادگر
حضور ان سے خوش اور رضی ہوئے   ہین اللہ والون کے یہ ہی مزے
کہ ہین ان سے راضی خدا و رسول   یہ ہے دولت دو جہان اور فضول

تخریب یہود بنی نضیر اور جلاوطن ہونا اونکا

لکھا ہے مدینہ کے اہل نضیر   تھے دین کے مخالف سگ نادلیر
سن چار ہجری کا ہے واقعہ   ہوا اون سے اور آپ سے عہد تھا
ضرورت کو اکدن حضور اونکے یہان   ہوئے رونق افزا باعزاز و شان
تو خاطر بظاہر بہت سب نے کی   مگر ہے یہودی کی خصلت بری
لگے مشورہ کرنے وہ خیرہ سر   کہ کوٹھے سے دین پھینک سنگ آپ پر
شہید اوس سے جب آپ ہو جائینگے   نجات انکی فکرون سے ہم پائینگے
وہین آکے جبریل نے دی خبر   کہ اس فکر مین ہین یہ سب بدگہر
اوٹھے آپ فوراً کہ ہے کام اب   مدینہ مین تشریف لے آئے جب
محمد بن مسلمہ سے کہا   کہ اہل قریظہ کو دو کہہ سنا
ہماری زمین سے چلے جائین بس   اجازت ہے اتنی رہین روز دس

چلے جائیں بپرورۂ تلوار ہے ‏ نہ جائینگے تو زیست دشوار ہے
محمد بن مسلمہ تیز پے ‏ گئے اور کہا اون سے یہ حکم ہے
منافق جو ابن ابی تھا لعین ‏ دیا اوس نے پیغام نکلو نہیں
نہ گھبرائیو میں مددگار ہوں ‏ قبائل مرے ساتھ ہیں اور قشون
یہ سنکر یہودی قوی دل ہوئے ‏ جواب آپکو بھیجا اس طرح سے
جو ہو سو ہو ہمتو رہیں گے یہاں ‏ ہوئے مستعد جلد غازی جوان
لیا گھیر اونہیں تنگ ایسا کیا ‏ امان چاہتے تھے بآہ و بکا
کیا حکم لیں مال اور جائیں سب ‏ تو لاچار نکلے وہاں سے وہ جب
جو مال اونکا باقی تھا اور کھیتیاں ‏ زمین اور باغات اور سب مکان
ہوئے قبضہ میں اہل اسلام کے ‏ حضور حمد اللہ کرنے لگے
پھر انصار کو خوب تحسین کی ‏ کہ تم ہو سزاوار تحسین سبھی
تم اللہ کے بے شک انصار ہو ‏ اگر تم رضامند ہو جاؤ تو
مہاجر جو ہیں اونکو دیدوں یہ مال ‏ زمین و مکان باغ ہوں مستمال
ضروری یہ سامان کر لیں تمام ‏ تمہارے مکانوں کو چھوڑیں تمام
کوئی فکر انکی نہو پھر تمہیں ‏ یہ اپنے مکانوں میں خوش خوش رہیں
تو سعدین نے اس طرح عرض کی ‏ پیارے نبی ہے ہماری خوشی
یہ سب مال تقسیم کیجے انھیں ‏ کہ سب فارغ البال ہو کر رہیں

کہ گھر بار بہر خدا و نبیؐ | وہان چھوڑ کر آگئے یہان سبھی
ہوئے ہین یہ بے یار اور بے دیار | جو کچھ انکی خدمت ہو ہے افتخار
یہ رہتے ہین جیسے ہمارے یہان | رہین یون ہین قربان ہمارے مکان
ہم انصار ان کی بدولت ہوئے | انہین سے یہ اعتزاز ہمکو ملے
مدینہ کو عزت انہین سے ملی | ہمین یہ سعادت انہین سے ملی
فدا انپہ ہے جان اور مال بھی | پیارے ہین مہمان ہمارے سبھی
ہوئے ہمزبان انکے پھر اور سب | کہ تھے سب فدایان وخاصان رب
ہوئے اونسے خوش سرور دوجہان | دعا کی کہ اے داور مہربان
ہمیشہ تو انصار پر رحم کر | اور اولاد پر اون کی اولاد پر
ہوئی بڑھ کے اکسیر سے یہ دعا | رہے گا اثر اسکا بے شک سدا
مہاجر جو تھے اونکو مال و منال | عطا کر دیا ہو گئے مستمال

بدر موعد نہ ہونا قتال وجدال کا اور پلٹنا کفار کا راہ سے خائف ہوکر

ہوا ختم ہونے کو چوتھا جو سال | تو آیا ابوسفیان کو یہ خیال
مین لڑنے کا وعدہ جو کر آیا ہون | مناسب ہے اب اوسکو پورا کرون
ولیکن جو تھی قحط سالی بہت | نہ بن آئی تدبیر تو کی بہت
نعیم آیا تھا طیبہ سے تازہ دم | ملا اوس سے اور یہ کہا یار ہم
احد مین مسلمانون سے کہہ چکے | کہ پھر آئینگے فوج بھی لائینگے

مگر قحط سالی سے مجبور ہین
کہ ڈر جائین چل جائے تیری یہ گہات
تو نہ سالہ بیش اونٹ دونگا تجہے
کہ تجہکو سناؤن گا مین یہ خبر
جو ہم عہد ہین اَوس وخزرج کے بہی
سنا نا مگر اوس نے اوسکا کہا
مدینہ مین آکر ادہر اور ادہر
قریشون نے ہے جمع لشکر کیا
جو تم نکلے باہر بچوگے نہین
یہ افواہ جب اوڑ گئی جابجا
جناب ابوبکرؓ و فاروقؓ بہی
یہ کی عرض اُحد مین جو وعدہ ہوا
مبادا کہ اعدا کو موقع ملے
غضب ہے کہ سمجہے ہمین بزدلہ
ہوئے آپ خوش اور فرمایا یون
مسلمان اس سے قوی دل ہوئے
وہین کوچ کا سازوسامان ہوا

سنا ایسی جب یہ تو جا کر اونہین
مین ہون مطئین اور رہ جاسے بات
کہا اوس نے آیا تہا مین اسلئے
ہوا جمع لشکر بجاہ و بفر
شریک اونکے وہ بہی ہوئے ہین سبہی
تو ناچار منظور اوس نے کیا
لگا کرنے خبرین یہی مشتہر
و لاور ہین سب اور لشکر بڑا
نہین جہوٹ اسمین یہ کر لو یقین
تو بس انتشار ایک پیدا ہوا
ہوئے جلد حاضر حضور نبیؐ
خلاف اوسکے ہرگز نہوگا ذرا
کہین ہمکو دیکہو کہ وہ ڈر گئے
نہوگا کبہی یہ تو اے مقتدا
نہ جائے کوئی تو مین جاؤن لڑون
جو کچہ وسوسے تہے وہ جاتے رہے
ہوئے مستعد غازی با صفا

تھے سب پندرہ سو مجاہد جوان ملا حضرت مرتضیٰ کو نشان

علمدار اسلام شیر خدا رض بڑھے اور وہ لشکر دین بڑھا

سواری حبیب خدا رض کی چلی پڑی کشور کفر مین کھلبلی

عجب کروفر تھا عجب احتشام تھے وہ لشکری یا ملائک تمام

دلاور وہ فارس عنان با عنان برابر برابر پیادے روان

یہ تھا رعب لرزان تھی یکسر زمین تھا قربان پھر پھر کے چرخ برین

ستارے مجاہد ادھر اور ادھر جہاندار دارین رشک قمر

پہونچکر ہوئے بدر پر خیمہ زن ہوئے تشنے اعدائے دین کے ہرن

کیا انتظار قریش آٹھ روز تھے آمادۂ جنگ وہ کفر سوز

ابوسفیان بھی مکہ سے چلدیا لئے دو ہزار اپنے ہمرہ سپاہ

جو مجنہ تک آیا سنی یہ خبر تو شیران دین کا ہوا اوسکو ڈر

سوئے مکہ وہان سے پلٹ کر گیا خدا نے انہین شاد و خوش دل کیا

حضور حقیقی شہنشاہ سے رضامندی کے ان کو تمغے ملے

یہ اسناد جاگیر کی مل گئین ہے بے شک تمہاری بہشت برین

صحیح و سلامت حضور آگئے گئے حق نے ظاہر جو حق اوسکے تھے

دیا اونکو مژدہ یہ قرآن مین یہ نازل ہوا اونکے ہی شان مین

کہ پھر آئے افضال و نعمت کے ساتھ بڑھا اونکی جانب نہ دشمن کا ہاتھ

برائی نہین پہونچی اون کو ذرا — کہ وہ چاہتے ہین رضائے خدا
اور اللہ کا فضل ہے بس بڑا — وہ تھے مستحق فضل اون پر ہوا

اعلائے اعلام ظفر التئام لغزوہ مریسیع و فتح اسلام اور داخل حرم سرائے رسالت ہونا حضرت جویریہ رض عنہا کا

حضور پیمبر ع پھر آئی خبر — کہ حارث ہے جو بیندہ شور و شر
بنی مصطلق کا وہ سردار ہے — تو وہ اور ہمقوم سب زشت پے
ہوئے مجتمع ہین کہ چلکر لڑین — مدینہ پہ جو بن سکے وہ کرین
بریدہ رض کو حضرت نے بھیجا وہان — کہ ساری خبر لائین یہ کامران
تو وہ حکم عالی سے فوراً گئے — ملے اون سے اسطرح کہنے لگے
سنا مین نے تم لوگ یہ چاہتے ہو — چڑہائی مدینہ کے اوپر کرو
یہ سچ ہے تو میری بھی ہم قوم سب — چلے آئین سے آون جا کرین اب
شریک و معاون تمہارے ہون ہم — یہ سنکر ہوا شاد وہ بد شیم
ارادہ جو کچھ تھا وہ ظاہر کیا — بریدہ رض یہ کہکر کہ اچھا چلا
حضور مقدس مین حاضر ہوئے — کیا ماجرا عرض سب آپ سے
ہوا حکم اے غازیو با مراد — چلو بہر حق الجہاد الجہاد
تو بس حکم کے ساتھ ہو کر تیار — ہوئے جمع خاصان پروردگار
گروہ مہاجر کے حضرت علی رض — ہوئے تھے علمدار یا اے اخی

جناب ابوبکرؓ والا گہر — اور انصار کے تھے جناب عمرؓ
منافق بکثرت تھے اس فوج مین — کہ ہو فتح تو لوٹ مین مال لین
روانہ ہوئے آپ ہو کر سوار — بصد شوکت وجاہ وصد اقتدار
سر پاک پر چتر ظل آلہ — زہے شان سلطان عالم پناہ
ادہر اور اودہر سب وہ جانباز تھے — شجاعت سے یکسر سرافراز تھے
مجسم بہ ہیبت سب آہن بدن — عدو دیکھکر اونکو مانگین کفن
جدہر پل پڑین وہ خدا کی پناہ — ملین خاک مین دشمن روسیاہ
ہوا رہ مین جاسوس اعدا اسیر — کہا ہو مسلمان پر وہ شریر
نہ اسلام لایا تو بے سر ہوا — بنا کام شیطان مردود کا
یہ لشکر مظفر جو مریسیع پر — ہوا رونق افزا بصد کر وفر
بہت خود بخود بھاگ دشمن گئے — سر نو ہوئے زندہ جو بچ رہے
ہوئے قتل بھی اور بہت قید بھی — ہوا اونکے ہاتھون شہید ایک ہی
اور اک شخص بھی اوسنے مومن ہوا — لکھا ہے کہ اس طرح کہتا وہ تھا
کہ وہ نوجوان اور لباس سفید — چمکتے ہوئے اونکے مونہ مثل شید
تھے ایسے کہ ہمنے نہ دیکھے کبھی — جوان اور نہ ویسے حسین آدمی
یہ کہتا ہے راوی کہ تھے وہ ملک — کہ یکسان ہے جنکو زمین و فلک
سوارانِ ابلق با عزاز وجاہ — خدانے اونہین دی بڑی دستگاہ

پئے نصرتِ فوج دین آئے تھے ۔ نہین اسمین شک بالیقین آئے تھے

جناب جویریہؓ اُس جنگ مین ۔ ہوئین قید اور آپ نے پھر اونہین

لیا عقد مین اپنے وہ ہوگئین ۔ بفضل خدا مادر مومنین

صحابہؓ کو معلوم جب یہ ہوا ۔ تو اسطرح باہم اونہون نے کہا

جو حضرت رسالت کی بی بی بنین ۔ بھلا پھر روا ہے یہ کیونکر ہمین

عزیز اونکے ہون اپنے لونڈی غلام ۔ تو قیدی رہا کر دیے بس تمام

تھے یہ لوگ خاصان پروردگار ۔ ہوئے یہ خدا دین پر نثار

غزوہ خندق یا احزاب و بیان شجاعت و کرامت حضرت شاہ ولایت پناہ اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقتل عمرو ابن عبدود لعین

مرے ساقیا تجھپہ قربان ہون ۔ فدا جان سے ہر لحظہ ہر آن ہون

پیاسا ہون مدت سے اور خستہ حال ۔ بنا رنج و غم سے مین شکل ہلال

بیان کیا کرون قصہ درد و غم ۔ نہ طاقت زبان مین نہ تاب قلم

نہان و عیان تجھپہ سب ہے عیان ۔ سوا تیرے کوئی نہین مہربان

تصدق مین محبوب کے اپنے اب ۔ عوض غم کے دے مجھکو عیش و طرب

چھلکتا ہوا ایک ساغر مجھے ۔ مجھکون نشہ مین اور نہ کچھ غم رہے

ہو یاور اگر تیرا لطف و کرم ۔ گلِ عیش و عشرت بنین داغ غم

مزے زندگانی کے آنے لگین ۔ مری آرزوئین ٹھکانے لگین

تجھی پر دل وجان سے شیدا ہون — اوراب جنگ خندق کا قصہ لکھون
لکھا ہے تفسیری جو طیبہ مین سے — بذلت بخواری نکالے گئے
یہودی جو سردار تھے اون سے بیس — گئے مکہ اور تھے وہان جو رئیس
ملے اونسے اور ماجرا سب کہا — کیا مشورہ ساز باہم ہوا
قریشی تو پہلے ہی سے تھے جلے — سواب اور بہی سوختہ ہو گئے
لگے لوٹنے آتشِ غیظ پر ✣ — قریشی بچاس آدمی خیرہ سر
قسم کہا کے آمادہ اس پر ہوئے — مخالف رہین گے مسلمانون سے
لڑین اونسے جب تک کہ ہے تن مین جان — یہودی وہان سے ہوئے پھر روان
جو غطفانی تھے اونمین آئے چلے — اونہین خرمے خیبر کے دینا کئے
کہ اک سال کی خرمے دینگے تمہین — وے جنگ مین تم مدد دو ہمین
لڑین ہم محمدؐ سے تم بھی لڑو — ذرا کو تہی دیکھو تم سے نہو
غرض متفق اونکو بہی کر لیا — اسد والون کو پہر بلایا کہا
بنی اسد
کہ تم بہی لڑو اور مدد دو ضرور — مددمین ہماری نہو کچھ قصور
جو فارس ہوئے تین سو جنگ جو — تو پیدل تھے چالیس سو زشت خو
شتر بھی فراہم کئے اک ہزار — چلے جانب طیبہ یہ بدشعار
عرب کے قبائل جو تھے راہ مین — لیا ساتھ اپنے ملا کر اونہین
غرض سب جماعت ہوئی دس ہزار — خبر یہ حضور شہ باوقار

جو پوچھی کیا آپ نے مشورہ
تو سلمانؓ نے یہ گذارش کیا

جو ہو فوج دشمن کثیر و قوی
ہے فارس مین تدبیر اسکی یہی

کہ گرد اپنے خندق مین ہم کھودتے
کہ دشمن ضرر ہی نہ پہونچا سکے

یہ تدبیر حضرتؐ کو آئی پسند
دیا حکم سب مومن ارجمند

جگہ غیر محفوظ مین جس قدر
اون اطراف کو خندقین کھود کر

کرین خوب محفوظ اور آپ بہی
ہوئے شامل اس کام مین اے اخی

وہ چالیس چالیس گز حصہ تھا
کہ کھودین اوسے مومن باصفا

یہی حصے تقسیم سب کو کئے
تو چھہ روز مین فضل اللہ سے

مدینہ ہوا خوب محفوظ جب
تو اصحابؓ نے تیس سو تہے جو سب

لگائے وہین مورچے آڑ مین
کہ دشمن کو مارین امن مین رہین

قریشون نے بہی آکے ڈیرا کیا
ہے راوی صادق نے یہ بہی کہا

مدینہ مین اہل قریظہ جو تہے
وہ ہم عہد تہے آپ سے ہو چکے

قریشون نے اونسے کیا ساز باز
جو تم سے اور ان سے ہوا ساز باز

اوسے توڑ دو اور ہم سے ملو
ہماری معیت مین ان سے لڑو

یہودی کو بہبود ہوتی نہین
تو وہ بہی ہوئے دشمن مومنین

تو اب ہو گیا سب حجاز اک طرف
اکیلے تہے یہ سرفراز ایک طرف

منافق جو تہے اونکی بن آئی تہی
کہ بہکاتے تہے مومنون کو سبہی

قبائل مسلمان کچھ ایسے بھی تھے ۔ یہ چاہا کرین عذر جائین چلے

یہ کہتا ہے قرآن مین سب کا رب ۔ کہ تم مین سے ہی دو گروہون نے جب

یہ چاہا کہ نامرد ہو جائین ہم ۔ مگر اون کا اللہ صاحب کرم

ولی تھا کہ ڈگنے نہ اون کو دیا ۔ توکل کرین مومنین باوفا

خدا پر کہ بندونکا ہے چارہ ساز ۔ ہوئے سخت نادم یہ سب پاکباز

ہوئے جان نثاری پہ آمادہ پھر ۔ رہے فضل اللہ کے منتظر

قریشون نے خندق ہی کے سامنے ۔ لکھا ہے کہ جب مورچے کردئے

رہے بیس اور سات دن مورچے ۔ ہے یہ بھی لکھا بیس دن ہی رہے

برابر وہان پر رہی کارزار ۔ کہ آتے اودہر سے جو وہ بدشعار

تو تھی اودہر سے اونھین روک ٹوک ۔ رہا کی غرض خوب ہی نوک جھوک

تھے بعضے مقام ایسے اونسے اگر ۔ وہ گھس آتے آتے جو جی توڑ کر

اونھین سمت پر آپ ہوتے حضور ۔ کہ کافر نہ آسکتے اور رہتے دور

یہ سردار عالم کا ارشاد ہے ۔ عبادؓ ابن بشر جری نیک پے

رہے رات دن ساتھ سایہ کے طور ۔ محافظ ہمارے بہوش و بغور

ہوا ایک شب غل جو اک سمت کو ۔ گئے اور پلٹ آئے وہ نیک خو

کہا عبد ود کا ہے آیا پسر ۔ بہت پرشر و شور نامی عمرو

تو بس خود بدولت ہی اونپر بڑہے ۔ وہ زخمی ہوئے ہوکے نادم پھرے

اذ همت طائفتان منکم ان تفشلا والله ولیهما وعلی الله فلیتوکل المؤمنون

ہوا تھوڑی سی دیر مین شور پھر
گئے آگے فوراً وہ شہ زور پھر

خبر دی ضرار ابن خطاب نے
جہاندار دین پھر بڑہے تیزبے

زد و خورد باہم رہی خوب ہی
تو لاچار پلٹے وہ کفار ہی

شب و روز ہنگامے رہتے یہ تھے
کہ اک دن بڑہے وہ بڑے زور سے

کہ نوفل عمرو عکرمہ اور ضرار
سوا انکے مردوس لبیں نابکار

اوتر آئے خندق کی اک راہ سے
اونہین مین ابو سفیان خالد بہی تھے

چلے آئے اک فوج لیکر ادہر
اور آکر جمے روبرو سربسر

پسر عبدود کا بہی اونہین ہی تھا
سمجہتا نہ تھا وہ کسیکو ذرا

اور اوسکو سمجھتے تھے مردان کا
کہ یہ ایک جون پہلوان ہین ہزار

بڑے نامیون مین بہی نامی وہ تھا
کسیکو مقابل نہ تھا جانتا

بڑہا اور کہا اوس نے للکار کر
کوئی ہے کہ آئے میرے وار پر

جناب رسالت یہ کہنے لگے
کوئی ہے کہ سرکوبی اسکی کرے

ولیکن کسی نے نہ پاسخ دیا
رہے سنکے خاموش اہل صف

مگر شیر مولا نے یہ عرض کی
کہ حاضر ہون مین اے پیارے نبی

ولیکن جناب رسالت پناہ
رہے چپ تو للکارا پھر روسیاہ

جو وہ مرد میدان تو آئے نکل
تو پھر شیر حق سرور بے بدل

لگے کہنے اب ہو اجازت حضور
کہ جاؤن با مداد رب غیور

دیا آپ نے کچھ نہ اب بھی جواب — تو کہنے لگا یون وہ خانہ خراب

کہ کیا تم مین ایسا ہے کوئی نہین — کرے مجھ سے آکر جو بیکار و کین

کوئی ہے تو آسے کے مقابل مرے — لڑائی کرے اوسکو چکھاؤن مزے

کیا عرض پھر شیر حق رضؓ نے کہ اب — اجازت ہو یا افتخار عرب

عطا ذوالفقار اونکو فوراً ہوئی — رکھا فرق اقدس پہ عمامہ بھی

پہنا کر زرہ خاص کی یہ دعا — کہ معبود برحق ہے تو اے خدا

چچا میرے حمزہ رضؓ احد مین گئے — یہ بھائی ہے میرا بچانا اسے

یہ کہتے ہی بس لاتذرنی پڑھا — کہ مجھکو اکیلا نہ کر اے خدا

تو وہ بادشاہ دلیران بڑھے — پیادہ گئے اور مقابل ہوئے

اور اوس وقت تھا دشمن حق سوار — ڈکارا وہین شیر رضؓ پروردگار

سنا ہے کہ جو تین خواہش کرے — تو مان ایک لیتا ہے تو اوسمین سے

کہا اوس نے ہان یہ کہا اوس سی تو — مسلمان ہو جا کہ ہو نیک خو

کہا یہ تو مجھ سے نہ ہوگا کبھی — کہا تو چلا جا پلٹ کر ابھی

کہا خندہ زن مجھپہ ہون عورتین — کہ آیا پلٹ جا کے میدان مین

کہا دیکھ اب ہو مقابل مرا — کہا بالیقین جانتا ہین یہ تھا

کہ میرا مقابل عرب مین نہین — نہو کوئی بھی مجھ سے جو پائے کین

ابھی تم تو ناتجربہ کار ہو — نہین جانتے حرب اور ضرب کو

سنی آنچ تلوار کی تمنے کب ۔۔۔ تمہارا نہین قتل منظور اب

کہ والد تمہارے مرے دوست تھے ۔۔۔ یہ فرمایا او دشمن اللہ کے

او سکے لئے قتل تجھکو کرون ۔۔۔ ادھر آ ذرا مین ابھی مار لون

تو جوشِ شجاعت مین آکر عمرو ۔۔۔ یہ سنتے ہی گھوڑے سے آیا اوتر

لگی چلنے دونون مین تیغ دودم ۔۔۔ دکہانے لگے دونون خم او ردم

کبھی یہ ادہر تھے کبھی وہ ادہر ۔۔۔ رہین کارگر خوب تیغ و سپر

وہ دونوہی یون گہات مین پہرتے تھے ۔۔۔ کہ جوالہ کا شعلہ جیسے پہرے

کہ ناگاہ اوس نے کیا ایک وار ۔۔۔ سپر دہ ہوئی سر ہوا زخمدار

پلٹ کر کیا آپ نے وار تیغ ۔۔۔ کہ سر دور اوڑ کر گرا بیدریغ

صدا ہر طرف سے اوٹھی مرحبا ۔۔۔ کہ مارا گیا مردکِ بیحیا

اسدؓ نے شکار سگِ نادلیر ۔۔۔ کیا ہو گیا فضل ربِ قدیر

روایت ہے جابرؓ سے اے نیک دین ۔۔۔ کہ جبدم وہ دونو تہے سرگرم کین

نہ آتا تھا اونین سے کوئی نظر ۔۔۔ مگر گھومتی گرد آتی نظر

کہ ناگاہ تکبیر ہمنے سنی ۔۔۔ سنی سرورِ دین و دنیا نے بہی

کیا شکر غالب ہوئے مرتضیٰؓ ۔۔۔ پسر عبدود کا ہی مارا گیا

بڑہا دوڑ کر شیرِ حقؓ پر ضرار ۔۔۔ مگر ڈر سے اوس نے کیا جھٹ فرار

وہ شیرانہ حملہ جو دیکھا تو بس ۔۔۔ نہ ٹہیر گیا اوس سے وہان اک نفس

لکھا ہے کسی نے یہ اوس سے کہا ۔۔۔ بڑہا تھا تو کیون کیون نہ ٹہیرا رہا

کہا موت آئی مجسم نظر | ہبیرہ بڑھا پھر وہین آپ پر
وہ ٹھیرا ذرا پھینک کر پھر زرہ | یہ چاہا کہ بھاگون تو بچ جاؤنگا
جو فاروق اعظم نے بھیجا کیا | تو پلٹا ضرار اون کا بھائی جو تھا
جناب عمرؓ پر بڑھا کر سنان | وہین روک لی اور کہا اونسے ہان
سنو ہے یہ نعمت کرو اسکا شکر | خدا کی ہے رحمت کرو اسکا شکر
یہ کہکر نہ ٹھیرا وہین چلدیا | ہبیرہ کا ہے حال وہ ہی لکھا
لکھا ہے جو نوفل ہوا سنگسار | جناب علیؓ نے کیا اوسپہ وار
لگے وہ دو ہوکے وہ ہین گرا | گئے بھاگ وہ کافر بیحیا
تو یہ دیکھکر اور کفار زار | بڑھے اور کرنے لگے کارزار
یہ تھے سب لڑ رہے اور بکثرت بہی تھے | سر شام تک خوب لڑتے رہے
لگا تیر اک حضرت سعدؓ کے | تو حق سے دعا وہ یہ کرنے لگے
کہ ہے آرزو میری پروردگار | قریشون سے گر اور رہی کارزار
نبیؐ کو ہون زندہ تو رکھنا مجھے | کہ ٹھنڈا کرون دل اونہین مارکے
اور اہل قریظہ سے رب انام | ہم اس عہد شکنی کا لین انتقام
شہادت سے بھر کر مجھے بہرہ ور | ہوا فرق اسمین نہین بال بہر

مارا جانا ایک یہودی کا بدست مبارک حضرت صفیہؓ اور کارگذاری و ہوشیاری حضرت نعیم سے پھوٹ ہونا کفار مین اور بھاگنا مکہ معظمہ کو فتح سے مایوس ہوکر

ہے تفسیر خازن مین ایسا لکھا
کہ حضرت صفیہؓ بہی اور عورتین
تہے ساتھ انکے حسان ثابت بہی وہان
یہ دیکہا یہودی ہے اک گہومتا
یہ حسان ثابت سے اے نیکنام
نہ یہ دوسرون کو بتائے کہین
مجاہد ہین مشغول جنگ وقتال
دوپٹہ سے خود ہی کمر باندہ کر
کیا اوس یہودی کے سر پر جو وار
چلے آئین بیفکر پہر قلعہ پر
حذیفہؓ سے حضرتؐ نے اک شب کہا
گئے جلد اور آئے کہنے لگے
ملے سب قریشون سے اور عنقریب
تو پہر حسب فرمان حضرت نبی
گئے اور من بعد گفت و شنید
کیا عرض آکر لطف زخفی
دیا زور سے غازیون نے جواب

محمد بن اسحاق نے یہ کہا
تہین محفوظان روزون اک حصن مین
جناب صفیہ نے بس ناگہان
اوسی قلعہ کے گرد اونہون نے کہا
اوتر کر کرو کام اس کا تمام
ہمارا ٹہکانہ تو آئین یہین
کہا مین نہین مرد جنگ وجدال
لیا اک عمود اور آئین اوتر
تو سیدہ ہو گیا سو کے وا البوار
یہہ تہا ہاشمی زور اور کر وفر
کہ جا کر خبر تو قریشون کی لا
کہ اہل قریظہ جو ہم عہد تہے
کرین حملہ دونو ہی اب اے حبیبؐ
زبیرؓ اور سعدؓ معاذ جری
ڈرایا ہوا کچھ نہ ہرگز مفید
اوسیوقت تکبیر شہؓ نے کہی
مکبر ہوئے پہر جو سرور شتاب

جواب اون کا پہر مومنون نے دیا
تو میدان تکبیر سے گونج اوٹھا

اسیطرح جب تیسرے بار بہی
مکبر ہوئے تو ڈرے وہ سبہی

ہوئے ہکے بکے کہ تہرا اوٹھے
کہ کوئی بڑا امر ہے دیکھئے

کہا راوی نے یہ ہوا واقعہ
لنعیم رض ابن مسعود غطفانی کا

کہ حاضر اسی جنگ مین وہ ہوئے
مسلمان ہوئے بہاگ اونکے کہلے

یہ کی عرض یا سید دوسرا
نہین میرا اسلام ظاہر ہوا

وہ فرمائین جو میرے لایق ہو کار
اگردن مین ہے اونکو مرا اعتبار

یہ فرمایا تدبیر ایسی کرو
کہ آپسمین ان دونو کے پہوٹ ہو

کہا جاؤن مین اور اون سے ملون
اجازت ہو اون سے جو چاہون کہون

کہون جہونٹ یا سچ رہون بے قصور
مناسب جو ہوگا کہون گا ضرور

یہ فرمایا ہے جنگ تو داؤ گہات
تو جا اونسے کہہ جو مناسب ہو بات

جو اہل قریظہ تہے اون مین گئے
پرانی محبت جتانے لگے

کہا سب قریش اور اہل عرب
مسلمانون سے جنگ آور ہین اب

اور اونکے مددگار تم ہو چکے
ہو تم انکی دیوار ہی کے تلے

وہ یہان سے جو واپس چلے جائینگے
تو تم کیا کروگے بتاؤ مجہے

کہا ہان یہ سچ ہے جو تمنے کہا
تم ہی کچہ بتاؤ ہمین مشورہ

کہا یہ مناسب ہے اے دوستو
قریشون سے تم مطمئن ہو رہو

لو اون سے تم یہ کہ چند آدمی | کہ ہوں سب شریف اہل اعزاز بھی
ہمیں قوم سے اپنی دیدو کہ ہم | رہیں مطمئن اور نہو فکر و غم
یقین ہمکو ہو جائے اونکے سبب | رہو گے ہمارے مددگار سب
کہا ٹھیک تم نے دیا مشورہ | ہے عقل و خرد کا یہی ...
قریشوں کے لشکر میں پھر وہاں سے آ کے | محبت سے مل جل کے بولے کہ ہائے
مسلمانوں نے تنگ ہی کر دیا | بن آ نہیں کچھ کروں اب میں کیا
کہا پھر محبت سے آیا میں یہاں | ہے اک راز کردوں وہ تم سے بیان
سمجھ لو خبردار ظاہر تو ہو | ہیں اہل قریظہ جو اسے دوستو
محمد سے سازش اونھوں نے ہے کی | اور اونمیں ہے یہ بات اب چھن گئی
کہ تم میں سے لیکر وہ چند آدمی | کریں قتل ہے عزم اونکا یہی
وہیں تھا میں سچ سچ ہے میرا بیان | کہ قاصد محمد کا آیا وہاں
گیا ٹھیر اونمیں یہی مشورہ | کرو جو مناسب ہو میں کہہ چکا
وہاں سے وہ غطفانیوں میں گئے | قرابت جتا کر یہ کہنے لگے
سنو تم کہ ہے یہ صلاح یہود | تمہیں چاہیئے فکر بہبود سود
قرابت ہے میری تمہارے بہم | یہ سنکر ہوا تھا مرے دل کو غم
جو چاہو کرو ہے تمہیں اختیار | مرے سر سے اوترا یہ تھا مجھ پہ بار
تو بس عکرمہ اور چند آدمی | ابو سفیان کے کہنے سے اے [illegible]

گئے اور دو سائیون سے کہا | کہ ہم اور تم اب کرین فیصلہ
گئے ہکو یہان پر بہت دن گذر | کرو فیصلہ خوب باندھو کمر
کہا کل سنیچر کا دن ہے ہمین | مناسب نہین ہے لڑین اور مرین
سوا اسکے لازم ہے یہ بھی کرو | کہ کچھ اپنے سردار یہان بھیجدو
کہ ہم اونکو رکھین رہین مطمئین | وگرنہ ہمین ہوگا جینا کٹھن
مسلمانون کو ہم عدو لین بنا | ہے چلے جاوٴگے تم تو پھر ہم بھلا
بتاوٴ کہ تنہا یہان کیا کرین | فقط بات تو پر کیا بھروسا ہمین
ہوئی اون کو تصدیقِ قولِ نعیمؓ | کہ بس کہہ گیا سچ وہ مردِ کریم
پھر اہل قریظہ کو بھیجا پیام | ہے لازم کرو جنگ کا انتظام
ہماری رفاقت مین لڑنا ہے گر | تو آوٴ چلو کل ہو بستہ کمر
اونھون نے بھی یون ہین دیا کچھ جواب | لگا کہنے بوسفیان ہم خود شتاب
کرین فیصلہ وہ نہ آئین نہ آئین | رہین بیٹھے اور یون ہین باتین بنائین
غرض لوٹ جگ اونکا یکسر گیا | یہ عزم ابوسفیان جب یہان سنا
تردد ہوا پھر ہوئے جوش زن | بحار عنایات حق بے سخن
ہوا حکم آندھی کو اللہ کا | کہ دے خیمے ڈیرے تو انکے اوڑا
تو اعدائے حق پر یہ آفت پڑی | خیام اوڑ گئے روشنی بجھ گئی
کہ اندھون کی مانند کنتار ہے تھے | وہ جتنے تھے درہم وبرہم ہوئے

ملائک بھی آئے بفرمانِ رب — بڑہے آتے تہے اونکے لشکر پہ سب

وہ سمجھے کہ لشکر ہے اسلام کا — کہ آتا ہے تکبیر کہتا ہوا

اونہون نے دیا دل مین رعب اونکے ڈال — کہ بہاگے وہ سب بیجدال وقتال

جو بہاگڑ مین اسباب کچہہ رہ سکے — گرے پیکے اور سب وہین چہوڑ کے

گئے بہاگ پہر اون کا پیچہا کیا — خوشی سے مکبر تہے اہل غزا

یہ اللہ نے غیب سے فتح دی — کہ امید اونہین اس طرح کی نہ تھی

خدا و نبی پر جو ہون جان نثار — اونہین فتح دیتا ہے یون کردگار

یہان ابن عباسؓ نے یہ کہا — کہ جس شب با فضال رب العلی

ظفر ہو گئی بیجدال وقتال — صبا نے کہا آؤ باد شمال

رسول خدا کی اعانت کرین — اوڑا ان کے اخیام ہم ملکے دین

کہا ہارات کو تو مین چلتی نہین — ہوا اوسپہ غصہ خدا سے برین

کہ اوس نے عقیم اوسکو بس کر دیا — زہے خوش نصیبی باد صبا

غزوہ سرور عالم و عالمیان صلعم بر بنی قریظہ و تخریب بنو قریظہ

یہ فتح نمایان جو حاصل ہوئی — وہ بہاگے بحال پریشان سبہی

بڑا کافرون پر یہہ غیبی وبال — نہ خیمہ نہ ڈیرہ نہ مال و منال

بہت کچہہ غنیمون سے چہوٹا وہین — ہوئے خوار ایسے نہ دنیا نہ دین

مسلمان خوش حال و شادان ہوئے — اور آئے گہرون مین بڑے چین سے

ہوئے رونق افزائے دولت سرا — شہہ ہر دو عالم حبیبؐ خدا

لگاتے تھے خوشبو کہ روح الامین
ہوا جو ہوا عفو فرمائے سب
فرشتون نے ہتیار کھوسے نہین
ابھی حملہ اہل قریظہ پہ ہو
کرین پاش پاش اسطرح سے ابھی
کسی سنگ پر مار کر توڑ دے
فرشتون کو لیکر ہوئے وہ روان
منادی یہ کر دو کہ تیار ہون
بلالؓ موذن نے دی یہ ندا
یہ سنتے ہی حاضر ہوئے جان نثار
علمدار شیر خدا کو کیا
روانہ ہوئے فوج لیکر امیرؓ
بدین فرد اعزاز و سطوت بڑہے
ملائک تو آگے معہ جبرئیلؑ
ہوئے خود بدولت بھی پیچھے روان
قبیلہ ہے نجاریون کا جہان
یہ دیکھا ہے لشکر جمائے صفین

لگے عرض کرنے کہ رب برین
یہ ہتیار کیون آپنے کہوے اب
مسلح ہون مین بھی تو یا شاہ دین
ابھی جاتے ہین ہم کہ اوس قلعہ کو
کہ چڑیا کے انڈے کو جیسے کوئی
اوٹھین اور چلین آپ ہمتو چلے
بلالؓ موذن سے فرمایا ہان
قریظہ سے سرگرم پیکار ہون
کہ تیار ہو بندگان خدا
مسلح بہی سب اور جویائے کار
یہ فرمایا چلدو براہ خدا
عدو کش تھا ہر ایک ہر اک دلیر
کہ تکتے تھے حور و ملک رشک سے
عقب مین یہ عشاق رب جلیل
زہے جاہ و اقبال و اعزاز و شان
جو پہونچے وہان سرور کامران
عدو سے لڑین ہین اسی قکر مین

کہا کس نے یہ حکم تمکو دیا — کہ یون صف بصف ہو گذارش کیا
ابھی دحیہ کلبی یہ کہکر گئے — ہے سرکار کا حکم اس طرح سے
کہ جلدی اسی جا صفین باندہ لو — کہا ہان وہ روح الامین تھے سنو
گئے آگے آگے فرشتے نئے — کرین تا کہ ٹکڑے ہی اس قلعہ کے
غرض گھیر جب کر اونھون نے لیا — ہے راوی صادق نے ایسا کہا
کہ دن پندرہ یا کہ پچیس دن — گہرے تھے ہوا اونکو جینا کٹھن
ہوئے سخت لاچار یہ عرض کی — کہ خواہش یہ ہے اور تمنا یہی
کہ ہم لوگ ہین مثل اہل نضیر — چلے جائین یہان سے کرین کچھ نہ دیر
ہوا حکم نافذ یہ اونکے لئے — قلعہ کہول دو تم ہمارے لئے
کرین قتل یا تمکو آزاد ہم — کہا اسپہ راضی ہین اور شاد ہم
یہان ایک سردار کو بھیجدو — ہماری سنین دیکھین احوال کو
تو حضرت رسالت کے فرمان سے — جو تھے بولبابہ قلعہ مین گئے
دکہایا اونہین اپنا حال تباہ — وہ لڑکون کا رونا کہ کرتے تھے آہ
کہا یہ بتاؤ کہ ہم کیا کرین — تو اوس حال پر رحم آیا اونہین
اشارا کیا اور یہ اون سے کہا — کرینگے تمہین قتل خنجر آلودسے
یہ کہتے ہین خود بولبابہ سے مجھے — یہ کہتے ہی لرزہ ہوا خوف سے
کہا دل مین تو نے خیانت یہ کی — پکار خدا او پکار نبی

کیا کیا غضب تو نے افسوس ہے — وہین سے مدینہ گیا تیز پے

پہونچتے ہی مسجد مین خود کو دیا — ستون سے وہین باندھ اور یہ کہا

کہ جب تک نہو میری توبہ قبول — رہونگا یونہین مین حزین اور ملول

نہ کھولو نہ مجھ سے کرو التفات — ضرورت سوا یا بوقت صلواة

رہے پندرہ روز تک وہ بندھے — ضرورت کو ہان کھول اونہین دیتے تھے

تھین اونکی جو بیٹی وہ آتین ضرور — اونہین خرمے لاکر کھلاتین ضرور

یہ سنکر لگے کہنے سلطان دین — ہمارے وہ کیون پاس آیا نہین

کہ اوسکے لئے مغفرت چاہتے — مگر اب بجز رحم اللہ کے

ٹھکانہ کہان ہمتو کہوین نہین — کرے عفو جب تک نہ رب برین

جناب امّ سلمہ یہ فرماتی ہین — رہائیگا باعث یہ بتلاتی ہین

کہ اکدن فجر کو رسول خدا — ہنسے مین نے یہ عرض فوراً کیا

کہ اللہ خندان ہمیشہ رکھے — ہنسی کا سبب مجھکو بتلائیے

کہا بولبابہ رض کی توبہ قبول — ہوئی ہوگیا اوسکا مطلب حصول

ابھی آکے جبریل یہ کہہ گئے — قبول اسکی توبہ ہوئی لطف سے

کہا ہو اجازت تو جاؤن کہون — کہ ہوجائے خوشش بندہ بیچگون

کہا جاؤ مختار ہو دوستا — تو دروازہ پر آکے مین نے کہا

کہ اے بولبابہ رض ہے توبہ قبول — ہنا تو خوشی اب نہو تم ملول

صحابہ جو تھے مسجد خاص مین — یہ جانا اونہون نے انہین کہول دین
کہا بولبابہ نے ہان یہ تہو — حضور آئے کو ہین لینگے خود مجہکو تو
جو مسجد مین تشریف لائے حضور — فجر ہی ادا کی بسور و سرور
دیا آپ نے کہول اونکو وہین — اونہون نے کیا شکر رب برین
غرض اوسیون نے گذارش یہ کی — کہ ہوتے نضیری ہین جون یا نبی
سفارش سے خزرج کی ہے آرزو — کہ یہ لوگ بھی ویسے ہی ہو بہو
ہماری سفارش سے ہون اب رہا — ہمارے یہ ہم عہد ہین بر ملا
یہ فرمایا راضی ہون اسبات پر — کہ اک پنچ تم مین سے کردین مگر
جو چاہے کرے پہر نہ انکار ہو — کہا ہم رضامند ہین ہو سو ہو
ہوئے پنچ سعدؓ جری نیک خو — جو اہل قریظہ سے پوچھا کہو
کہ حق مین تمہارے جو کچھ فیصلہ — کرون مین نہو تمکو چون و چرا
کہا ہمنے تمکو دیا اختیار — نہوگا ہمین عذر کچھ زینہار
یہ کی سعدؓ نے عرض پہر با ادب — حضور آپ بھی حکم ناطق دین اب
کہا ہمنے مختار تمکو کیا — وہ منظور ہے جو کرو فیصلہ
کہا سعدؓ نے فیصلہ ہے یہی — کہ مرد انکے ہین جس قدر وہ سبھی
کہ جائین قتل اور فرزند و زن — غلامی مین انکے رہین بے سخن
قریظی ہوئے قتل فوراً تمام — ہوئین عورتین بچے لونڈی غلام

کیا بھیجہ یہ ارشاد سرور نے وہان | یہی حکم دارا سے ہر دو جہان
یہان چرخ ہفتم سے نازل ہوا | کرے کوئی کیا اسمین چون و چرا
لگا تھا خدنگ حضرت سعدؓ کے | جنان مین اوسی زخم سے وہ گئے

اہتزاز رایات نصرت و ظفر غزوہ سریہ دومۃ الجندل

جو تھا دومۃ الجندل اے دوستو | تھے ظالم بڑے اوسمین رہتے تھے جو
وہ ظالم بہی تھے ڈاکے بہی مارتے | سنا جب پیارے نبی نے اسے
مجاہد لئیے ہمرکاب اک ہزار | چڑھے اونپہ با صد ہزار اقتدار
پہونچکر اونہین منتشر کر دیا | وہ لڑ سکتے تہے ان دلیرون سے کیا
گئے بھاگ اون کو ملی رہ جدہر | ملا لوٹ مین خوب اسباب و زر
چلے آئے طیبہ مین واپس حضور | بصد سطوت و جاہ و سور و سرور

غزوہ شاہنشاہ عالم مطاع محبوب خدا صلعم ذات الرقاع

سناؤن اب احوال ذات الرقاع | کہ سرکار مین یہ ہوئی اطلاع
بنی ثعلبہ اور انماری سب | ہوئے جمع باعزم شور و شغب
مدینہ کے اوپر ہے اونکی نظر | کہ لین مال وہ مار اور لوٹ کر
لئے پانسو ساتھ چیدہ جوان | روانہ ہوئے سرور دو جہان
اونہین بہی پہونچکر کیا منتشر | کہ ڈر کر وہ بہاگے ملی رہ جدہر
یہان واقدی نے لکھا اسطرح | بیان بعضون نے ہے کیا اس طرح

کہ یہہ غزوہ خیبر کے پیچھے ہوا | مگر قبل خیبر ہے لکھا گیا

غزوہ جہاندار عالم بنی لحیان پر اور خرابی بنی کلاب بنی بکر

یہ کہتا ہے راوی صداقت اثر | کہ سرکار ابنائے لحیان پر
ہوئے عازم اس سے کہ حضرت خبیبؓ | اور اونکے سوا عاصم خوش نصیب
ہوئے سخت مظلوم وہان پر شہید | رہا کرتا تھا اس سے رنج شدید
یہ مد نظر تھا کہ لین انتقام | ہوا اس مہم کا بھی جہٹ انصرام
غرض ساز و سامان بخوبی ہوا | چھپایا اسے اور یہہ ظاہر کیا
کہ اب شام پر ہے یہ لشکر کشی | اور ایک دم سے دو سو جوان جری
گئے اور عاصمؓ کے مقتل پہ جہٹ | پہونچھ ہی گئے تا انہین دین اولٹ
جو باشندہ تھے عذر کرنے لگے | کہ بالکل بری ہین ہم اس جرم سے
نبیؐ نے ہم فرمایا اونکو معاف | جو لحیانی تھے وہ سبھی بخلاف
ہوئے وہان سے کافور سب چھوڑ کر | رہی اونکو پا کی نہ سر کی خبر
ہوا پہر یہ فرمان عالیجناب | محمدؐ بن مسلمہ اب شتاب
چلے جائین غازی جوان تیس لین | کلابی ہین اور جو بنی بکر ہین
یہ شب خون ارین کہ جانے نہ دین | کرین کشتہ و خوار و تاراج اونہین
وہان دیر تعمیل مین کچھ نہ تھی | روانہ ہوئے یہ مجاہد جری
پہونچکر کیا قتل و تاراج خوب | ہوئے اونسے لرزان و ترسان قلوب

نہضت جناب سرور کونین جانب ذی قرد و کیفیت جرأت حضرت سلمہ و سریہ عکاشہ و محمد بن مسلمہ رض و عبیدہ رض

جو ہے غزوہ ذی قرد اوسکا بیان — یون کرتا ہے راوی شیرین زبان

کہ اک روز سلمہ بن اکوع صباح — غلام جہاندار نامی رباح رض

کسی کام کو نکلے تھوڑی سی دور — تو بس عبد رحمان صاحب فتور

کہ بیٹا عیینہ فزاری کا تھا — بہت آپ کو تھا جری جانتا

وہین آیا تھے ساتھ کچھ اور بھی — جو تھین اونٹنی شیردار آپکی

پکڑ لین اور اونکے جو چرواہی تھے — کیا قتل اونہین اونکو لیکر چلے

کہ رباح رض ولاور کو جھٹ راہوار — دیا سلمہ رض نے اور کہا تم تو یار

ابھی جاو حضرت سے جا کر کہو — یہ پیش آیا تدبیر کچھ اسکی ہو

اور اک ٹیلہ پر جلد خود چڑہ گئے — صباحاہ چلا کے کہنے لگے

یہ وہ لفظ ہے جس سے اہل عرب — بلاتے تھے لوگون کو وقت تعب

پھر اون کافرونکا تعاقب کیا — جسے جا ملایا تو نیزہ جڑا

جو فارس یہ چہتا کہ مارون انہین — تو ہو کر شجر کی وہین آڑ مین

لگاتے تھے تیر اوسکے پھرتا تھا وہ — یہان تک کہ عاجز ہوئے زشت خو

دیا چھوڑ اونٹون کو اور لیکے جان — گئے بھاگ کم بخت نکبت نشان

ہکال اونٹون کو سوے طیبہ دیا — پھر اون کافرون کا تعاقب کیا

زبس ہے شیر اسلام گرد نبیؐ | بہادر ہو دیکھے جو نامرد بھی
جلال اور سطوت تہور بجم | ذرا انپہ تھے اور زیر قدم
لگے پھیکنے نیزے اور چادرین | کہ شاید نہین اور اٹھو جو بین
تو مہلت ملے اور ہم ہون دوان | کہ ناگہ عیینہ فزاری دوان
چلا آیا اونکی مدد کے لئے | لکہا ہے کہ کچھ لوگ ساتھ اوسکے تھے
کہا اوسنے کیا حال ہے یہ کہو | کہا اس اکیلے سے ہم لوگ تو
پریشان ہین کچھ بن آتا نہین | دلاور ہے ایسا کہ دیکھا نہین
غضب کا بناسپ اسے دیکھو تو | کہا اک دفعہ اسپہ نرغہ کرو
تھے کچھ لوگ ہی اونکی جانب جھکے | کہ ناگاہ گردان حق آ گئے
سواران اسپان صرصر عنان | اوڑے آتے تھے کوندتے برق سان
اور اون سب کے آگے تھے اخرم دلیر | عقب اونکے تھے بو قتادہ وہ شیر
سمجھتے تھے جو قتل کفار کو | کہ اک کھیل ہے یہ دلیرون کا تو
تھے مقدادؓ اونکے عقب مین روان | جو اعدا نے دیکھا اونہین ناگہان
تو بھاگے اور اخرم نے پیچھا کیا | وہین روکا سلمہؓ نے اور یہ کہا
کہ شیر و سوار اور بھی آتے ہین | تو اچھی طرح ہم انہین پائین
کہا گر خدا او نبی پر تجھے | ہے ایمان نزدیک اس سے ہرگز مجھے
سبھی عاقبت کی خبر کیا نہین | شہادت کو کیا تو نے جانا نہین

نہ کر منع ای سلمہؓ اب تو مجھے
مجھے جانے دے مان لے مان لے

دیا چھوڑ سلمہؓ نے اونکو وہین
ہوئے عبدرحمن سے سرگرم کین

لگی ہونے دونوین یون کار زار
تھے حیران و ششدر دلاور سوار

کیا ایک وار عبدرحمن پر
ہوا سخت زخمی وہ تیرہ گہر

کیا اوس نے نیزہ سے انکو شہید
گئے قرب حق مین یہ مرد سعید

کہ پہونچے وہین بو قتادہ بھی بس
وہ نیزہ لئے تھا یہی تھی ہوس

لگا اونکے بھی زخم نیزہ کا وہان
انہون نے لگایا تو وہ نیم جان

گرا اور جہنم کو سیدہا گیا
کہا دشت و در نے کہ صد مرحبا

گئے پھر تعاقب مین اونکے یہ شیر
گہسے گہاٹی مین وہ سگ نا دلیر

ہے اک چشمہ ذی قرد ہے جسکا نام
گئے ٹہیر اوس پر پہونچکر تمام

مگر دہاک انکی اونہین ایسی تہی
ہوئے وہ نہ سیراب پانی سے بھی

نہ ٹہیرے عقب مین تھے یہ شیر نر
کہ مغرب مین جاکر چہپا مرغ زر

جو ہین رات کا دور دورا ہوا
تو پلٹے یہ شیران مردم گزا

تھے اوس چشمہ پر شاہ دنیا و دین
جلو مین لئے پانسو مومنین

ادب سے یہ خدمت مین حاضر ہوئے
ہوئے خوش سلام اور دیدار سے

جو تھے شیر کش سلمہؓ یکہ جوان
لگے کہنے یا سرور مرسلان

مجھے حکم ہو سو جوانون کو نون
کہ سب چیدہ چیدہ ہون جویائی خون

تو اک دشمن حق کو چھوڑون نہین   کہ عاجز ذرا قتل سے ہون نہین
یہ فرمایا کیا تو کرے گا یہی   کہاں ان قسم ہے اوس اللہ کی
کہ جس نے پیمبر کیا آپ کو   تمنا ہے میری اجازت ہی ہو
یہ سنکر جنابؐ معلے ہنسے   کہ دندان انور دکھائی دیئے
کہا یہ جو قدرت تجھے حق نے دی   ہے نرمی بہلی چاہیئے بس یہی
عکاشہ وہ محصن کے بیٹے جو تھے   یہ نافذ ہوا حکم اونکے لئے
اسد والون پہ جاؤ اونکو دباؤ   چلے پہر خوشی اور عزت سے آؤ
روانہ ہوئے وہ لصعد کر و فر   اونہون نے سنا فوج آئی ادہر
تو گھر بار چھوڑا فراری ہوئے   غنیمت یہ سمجھے بچے قتل سے
محمد بن مسلمہ ان کے بعد   لئے اپنے ہمراہ دس مرد سعد
بنی ثعلبہ پر بحکم حضور   گئے شب کو پہونچے بسور و سرور
اودہر سے ہوئے جمع سو آدمی   ہوئے کارگر تیر و شمشیر بھی
جو حملہ اونہون نے کیا ایکبار   تو اکدم سے یہ سب کے سب مرگئے
بقرب توانا خدا چلدئے   مگر تھے محمد ہی زخمی پڑے
ہوا اک مسلمان کا ادہر گذر   تو اس حال مین وہ اونہین دیکھکر
اوٹھا کر مدینہ مین لایا کہا   یہ ہین زخمی تیغ عشق خدا
ہوا حکم حضرت عبیدہؓ کو یون   کہ تم جاؤ اور کردو اونکو زبون

گئے اونکے ہمراہ چالیس مرد | کہ دیکھے ہوئے تھے وہ سب گرم و سرد
ولیکن نہ آیا مقابل کوئی | گئے چھوڑ گھر بار بالکل سبھی
تو یہ خوب اونہین لوٹ اور مار کے | خوشی سے مدینے مین حاضر ہوئے

سریہ حضرت زید بن حارثہ رضؓ

لکھا ہے کہ پھر زیدؓ بن حارثہ | معہ اک جماعت کے اے مرد رہ
گئے اونپہ تھے جو کہ ابن سلیم | مظفر ہوئے وہان یہ مرد کریم
چلے آئے پھر لوٹ اور مار کر | ہوئے خوش مسلمان فرخندہ فر
حضور پیمبرؐ پہ آئی خبر | قریشی معہ قافلہ تیز تر
چلے جاتے ہین اور ہے مال بھی | ہوا زیدؓ کو حکم جائین ابھی
بہا اور جو انان دین کو لئے | گئے شیر نر حشمت و جاہ سے
لیا لوٹ سب اونکا مال و منال | اونہین قید بھی کر کے وہ خوش مآل
چلے آئے جون آئے باد بہار | ہوئے شاد سب عاشق کردگار
اونہی مین ابوالعاص بھی آئے تھے | جنہین یہ دلاور پکڑ لائے تھے
جو تھین حضرت زینبؓ باوفا | کہ تھین بنت حضرت رسولؐ خدا
اونہون نے کیا رحم ابوالعاص پر | سفارش یہ کی یا شہؐ دادگر
امان انکو دیجئے تو دیدی امان | زہے رحمت سرورؐ دوجہان

سریہ حضرت عبدالرحمن

لکھا ہے کہ پھر عبد رحمن کو | جو فرزند تھے عوف کے نیک خو
دیا حکم جاؤ بنی کلب پر | تو ہمراہ لیکر یہ شیران نر
گئے اونپر اور بعضے لوگ اونمین سے | مسلمان ہوئے بھاگ اونکے گئے
کیا بعضون نے جزیہ دینا قبول | خوشی سے پلٹ آئے پھر یہ فحول

سریہ حضرت ولایت پناہ رض عنہ

خبر آکے پھر مخبرون نے یہ دی | بنی سعد بھی اور بنی بکر بھی
ہین شورش یہ کرتے ہین لشکر تیار | کہ خیبر کے موسائیون کے ہین یار
مجتمع ہوکے طیبہ پہ حملہ کرین | کرین جنگ و قتل اور پھر لوٹ لین
تو شیر خدا حضرت مرتضےٰ | لئے سو جوانان صاحب ولا
ہوئے اونپہ عازم بحکم حضور | پہونچکر دبایا بسو روسرور
گئے بھاگ یکسر صغار و کبار | غنیمت ملی انکو وہان بے شمار

سریہ حضرت زید بن حارثہ رض

لکھا ہے کہ پھر یہ ہوا واقعہ | کہ زید جوان مرد بن حارثہ
جو مال تجارت لئے جاتے تھے | تو گھیرا اونہین آکے کفار نے
بکثرت تھے وہ اور یہ لوگ کم | کہا یہ مناسب ہے ٹھہرین نہ ہم
تو وادی القریٰ سے پلٹ آئے یہان | کیا سب حضور رسالت بیان
وسے زید کو چیدہ چیدہ جوان | کہ تھا اونمین ہر اک دلیر جہان

ہوا حکم سرکوبی اون کی کرو | روانہ ہوئے جلد یہ جنگ جو
پہونچکر وہان قتل اونکو کیا | پکڑ اہل و اولاد کو بھی لیا
نہ چھوڑا اوسے جسکو پایا وہان | بخوبی ہوئے شاد اور کامران

تشریف لیجانا حضرت شاہنشاہ رسالت و نبوت کا بعزم حج اور روکنا کفار کا اور واقع ہونا بیعت الرضوان اور صلح حدیبیہ

لکھا ہے مہینہ تھا ذی قعد کا | وہ ہجرت سے سرور کے سن تھا چھٹا
یہ رویا مین سرور نے دیکھا کہ ہم | صحابہ (رضہ) کو لیکر بفر و حشم
گئے مکہ مین اور عمرہ کیا | کلید در کعبہ کو لیلیا
یہ کہکر صحابہ (رضہ) سے وقت سحر | کیا سمت مکہ کے عزم سفر
جو کچھ چاہیئے تھا مہیا ہوا | لیئے نحر اونٹون کو ہمرہ لیا
ہے مشہور جو ذوالحلیفہ مقام | جو پہونچے وہان با ہزار احتشام
تو احرام باندھا وہین آپ نے | جو اصحاب (رضہ) جانباز ہمراہ تھے
کہ تھے پندرہ سو زروئے شمار | ہوا مکہ والون کو بس اضطرار
تو خالد کو اور عکرمہ کو وہین | دئے دو سو اسوار جو پائے کین
برسم طلایہ روانہ کیا | اونہون نے جو نلدح پہ ڈیرا کیا
تو شکر گہہ اوسکو ہی دیکر قرار | وہین پر گئے ٹھیر نکہت دثار
جناب نبی (صلعم) نے سنا جب اسے | کیا مشورہ اپنے اصحاب (رضہ) سے

یہ فرمایا جو تو ین اون سے ملین | اور اونکی اعانت کو شامل ہوئین
تو ہم اہل پر اونکے حملہ کرین | عجب کیا قریشون کو وہ چھوڑ دین
قریشون کو ہم لوگ پھر بے قصور | سمجھ لینگے اچھی طرح سے ضرور
تو حضرت ابو بکرؓ نے یہ کہا | کہ یا مقتدا سید السرورا
بعزم زیارت ہین تشریف لائے | رہے عزم وہ ہی بدل کیونکہ جائے
مگر ہان جو کفار روکین ہمین | تو لائق ہے ہمکو جو چاہین کرین
یہ سنکر ہوئے شاد اور یون کہا | کہ چلدو یہان سے بعون خدا
ہوئے اونکی دہنی طرف سے روان | وہ تھے بے خبر اور یہ ناگہان
پہنچ اونکے سر پر گئے جب سنا | پریشان ہوئے کچھ نہ کرتے بنا
ثنیۃ مرارہ جو ہے اک مقام | جو پہونچے وہان شاہ ذی احتشام
تو قصویٰ وہین بیٹھ فوراً گئی | یہ فرمایا یہ ہے بحکم قوی
حدیبیہ کی سمت وہان سے مڑے | اوسی جا پہ لشکر کے ڈیرے ہوئے
قریشون سے پھر گفتگو صلح کی | ذریعہ سفارت کے ہونے لگی
یہ فرمایا عثمان غنی سے کہ جاؤ | رہ راست پر اونکو سمجھا کے لاؤ
کہو ہم پئے جنگ آئے نہین | نہین ہم تو جویائے پیکار و کین
ہم آئے ہین مشتاق بس کعبہ کے | کرو خالی تم تین دن کے لئے
کہ اچھی طرح ہم زیارت کرین | مدینہ کو جائین نہ تم سے لڑین

نہ پایا اون کا آیا تھا بھیجا ہوا — اوسے بھی یہ سرور نے سمجھا دیا

نہون گر قریش ہمسے جویائے کین — تو بہتر ہے اونکے لیے بالیقین

سبب یہ کہ ہم اور وسنے کرکے جنگ — کرین اونکو مغلوب تو ہوکے تنگ

اطاعت ہماری کرینگے ضرور — قریشی بھی اوسوقت پھر بے قصور

جو اونکا ہے بر آئےگا خود بخود — یہ سمجھین کہ مطلب ملا خود بخود

لڑائی بہر کیف اچھی نہین — اگر کچھ سمجھ ہے تو کرین یقین

تو حضرت غنی جلد اونمین گئے — نہ کی دیر محبوب رحمان سے

وہ منکر ہوئے یون کہا صاف صاف — کہ تمکو اجازت ہے پھر طواف

کہا مین بغیر جناب نبی — کرون کیسے مجھسے نہو یہ کبھی

ہوئے اس سے ناخوش وہ سب بے حیا — کسی نے یہ حضرت سے جا کر کہا

کہ عثمان رضؓ غنی کو شہادت ملی — ہوئے اس سے غمگین حضرت نبی

اوسی جا پہ تھا اک شجر سایہ دار — اوسیکے تلے سرور ذی وقار

گئے بیٹھ بیعت لی اصحاب پر — قریشون سے ہو جنگ و پیکار اگر

تو مر جائینگے منھ نہ موڑین گے ہم — ہٹین گے نہ پیچھے کبھی اک قدم

تھے جتنے وہ جانباز و شیدائے رب — مشرف بہ بیعت ہوئے سب کے سب

خدا ہی خدا اونمین تھا ائے اخی — فنا فی الولاء خدا تھے سبھی

ہوا بیعت الرضوان رضؓ اسکا ہی نام — ہوا اونسے راضی خدائے انام

ہے قرآن مین حق نے سراہا اونہین — کہ بیشک کیا سب نے راضی ہمین

نہ حاضر تھے لیکن جو عثمان غنی — تو حضرت نے خود اونکی جانب سے کی

یمین پر رکھا اپنا دست یسار — کہا پھر کہ یا میرے پروردگار

یہ ہے ہاتھ گویا کہ عثمانؓ کا — لکھا ہے جو کفار نے یہ سنا

وڑے صلح پر مستعد ہو گئے — سہیل آیا کفار کی سمت سے

یہ ہین چار شرطین جو لکھی گئین — ہے اول تو یہ شرط کچھ شک نہین

پلٹ اب تو یہان سے مدینہ کو جائین — اور آئندہ سال آپ تشریف لائین

یہ عمرہ قضا آپ جب ہی کرین — رہین تین دن ہی فقط مکہ مین

نکالین نہ تلوار بھی میان سے — کہ ہم سے مسلمان نہ کوئی لڑے

دویم یہ کہ ہونے نہ پائے جدال — نہ ہم عہدون سے بھی ہو ہرگز قتال

سویم یہ قریشی جو اسلام لائے — مدینہ مین وہ آپ کے پاس جائے

تو زنہار آپ اوسکو آنے نہ دین — نہ ہون آپ حامی نہ اوسکو رکھین

مسلمان جو مرتد ہوا اور آئے یہان — ملا کر رکھین اپنے ہم درمیان

چہارم یہ دس سال کے واسطے — ہوئی صلح اسکی رعایت رہے

لکھا ہے کہ کاتب تھے حضرت علیؓ — لگا اون سے کہنے سہیل غبی

نہ بسم اللہ لکھئے کہ ہم لوگ تو — نہ جانین رحیم اور رحمن کو

بس اب اللہم ہی لکھئے فقط — تو ارشاد شہ نے کیا اس نمط

کہ اچھا علیؓ تم تو لکھدو یون ہین — پھر آیا جو نام رسولؐ امین

جو لفظ رسول اللہ تھا لکھدیا ۔ تو وہ دیکھکر اوسکو کہنے لگا
محمد بن عبد اللہ لکھدیجئے ۔ رسول آپ کو ہم اگر مانتے
نہ یہ جنگ و پیکار ہوتی کبھی ۔ لکھا آپ نے خیر لکھدو یہی
خدا جانتا ہے کہ مین ہون رسول ۔ کہا شیر حق نے یہ ہوکر ملول
مٹاؤن مین ہرگز نہ اس وصف کو ۔ مٹاؤن مین کیسے یہ تجھسے نہو
تو خود آپ نے اون سے وہ لیلیا ۔ مٹاکر بن عبد اللہ ہی لکھدیا
یہ فرمایا اون سے سنو اے علیؓ ۔ کہ پیش آئیگا تمکو بھی ایسا ہی
لکھا ہے معاویہ اور آپ جب ۔ ہوئے صلح جو بعد شور و شغب
اور اک صلحنامہ بھی لکھا گیا ۔ علیؓ سرور مومنان تھا لکھا
اونہون نے کہا ہم سمجھتے اگر ۔ امیر آپ کو کرتے کیون شور و شر
تو اوسوقت پر یاد کرکے اسے ۔ کہ حضرت رسالت یہ فرماتے تھے
یہ فرمایا ہان بن ابی طالب ہی ۔ لکھو ہے ہماری بھی یہ ہی خوشی
یہ تھا منصب شیر ربؓ العلے ۔ زہے شان حیدرؓ زہے مرتبہ
شجاعت ولایت ہے اور نیز تمام ۔ خلافت کے بھی ہین وہی لا کلام
وہ ہین سرور اولیا اصفیا ۔ وہ ہین عاشق زار رب العلے
زہے عز و شان علیؓ ولی ۔ فنا فی الولائے خدا و نبیؐ
علی سرور دوجہان بالیقین ۔ حبیب حبیبؓ جہان آفرین

خدا کی رضا اونپہ ہو دمبدم
وہ ہین سرور و رہنمائے امم

غرض صلحنامہ جو لکھا گیا
تو حضرت عمر اور اون کے سوا

یہ شرطین ہوئے دیکھتے ہی ملول
کہا اے خدا کے حبیب و رسول

رضامند ہین آپ ان شرطپر
تبسم کیا اور کہا اے عمر رض

جو مرتد ہو پھر ہے وہ کس کام کا
اور اسلام سے جو مشرف ہوا

خدا آپ اوسکا مددگار ہے
اوسکی مدد ہمکو درکار ہے

کہ آیا ابو جندل رض ابن سہیل
ہوا سمت اسلام تھا اوسکو میل

مشرف باسلام جب ہو چکا
تو اوسکو پدر نے مسلسل کیا

مسلسل ہی آیا وہ نیکو سیر
یہ فرمایا اوس سے کہ تو صبر کر

جو کچھ عہد ہمنے کیا سو کیا
اب اوس عہد کا توڑنا ہے برا

مسلمانو نے وہین قربانی کی
حلق بھی کیا اور کیا قصر بھی

وہین عورتین ایسی حاضر ہوئین
کہ اسلام وہ شوق سے لائی تھین

حضورِ حضور آئین تھین اسلئے
ہمین ساتھ طیبہ کو لے جائینگے

یہ چاہا جو ہم کر چکے عہد ہین
اوسی موجب ان سبکو واپس کرین

تو جبرئیل نے آکے یہ عرض کی +
مسلمان یہ ہو چکی ہین سبھی

نہ وہان بھیجئی شاہ ذی احتشام
کہ یہ کافرو نپر ہین بالکل حرام

کہا عالمون نے ہے اسطرح پر
تھی یہ صلح قایم مقام ظفر

ا

کہ اس سے منافع بہت ہی ہوئے | بکثرت مسلمان کئی ہو گئے
جو طیبہ مین تشریف لائے حضور | ہوا حاصل اون سبکو سور و سرور

کیفیت عجیب و غریب شجاعت ابوبصیر رضی عنہ کی اور شکستہ ہونا صلح حدیبیہ کا

مسلمان ہوئے مکہ مین بو بصیر رض | یہ تھے جنگ جو اور نہایت دلیر
نہ کفار کے ڈر سے ٹھیرے وہان | مدینہ کیجانب ہوئے جھٹ روان
جناب مقدس مین حاضر ہوئے | رہین مطمئن تاکہ آرام سے
دو کافر بھی آئے کہ اونکو لے آئین | حوالہ کیا اونکے شہ نے کہ جائین
ہوئے بو بصیر اون کے ہمراہ روان | سنو راستی کا یہ طرفہ بیان
اونہون نے کہا اس طرح ایک سے | تری تیغ اچھی ہے دکھلا مجھے
کہا کام اس سے لئے ہین بہت | عدو اس سے کشتہ کئے ہین بہت
کہا دیکھون اوس نے جو دی تو وہین | لگائی اوسے پر گرا وہ لعین
جو ہمراہ تھا بھاگ کر روسیاہ | پلٹ آیا طیبہ مین بھر پناہ
جو مسجد مین آیا حضور نبی | عقب مین تھے وہ ہی دلاور جری
یہ فرمایا حضرت نے سنکر اسے | لڑائیکا بھڑکانے والا ہے یہ
معیت مین اسکی ہو گر دوسرا | تو پھر دیکھ لینا کہ کرتا ہے کیا
سمجھکر وہ ایما شہنشاہ کا | گئے موضع عیص مین تیز پا
گئے ٹھیر اوسمین جو یہ جنگ جو | تو مکہ مین ہوتا مسلمان جو

وہ کفار سے چھپ کے آنا یہان ہوئے جمع یون ہین بہت کاروان

قریشون کو جاتے تھے جو قافلے لگے لوٹنے اونکو خود سر یہ تھے

یہ جب ہوئی راہ گو یا رُکی نہ کچھ بن پڑی گرچہ تدبیر کی

قریشون مین اک پڑ گیا غلغلہ کہ یارو پڑی اب یہ کیسی بلا

ابوسفیان نے آکے یہ عرض کی ہم اُس شرط سے باز آئے سبھی

برائے خدا اون کو بھیجے بلاؔ کہ سر سے ہمارے ٹلے یہ بلاؔ

رہا عہد کو بھی بخوبی قیام نہ گیا کام جو تھا وہ نکلا تمام

یہ اللہ نے کی مدد غیب سے نئے جو مسلمان تھے سب آگئے

اجرائے فرامین دعوت اسلام بنام سلاطین روئے زمین

لکھا ہے خیال آپ کو یہ ہوا کہ ہین جتنے شاہانِ فرمان روا

فرامین اب بھیجئے اونکے نام کہ ہون وہ مطیع خدائے انام

کرین ترک شرک اور موحد بنین کہ دنیا و دین مین سلامت رہین

مقر ہون ہماری رسالت کے بھی ملے دولت دینی و دنیوی

بفرمان سلطان دنیا و دین فرامین لکھے گئے بس وہین

سنو یہ سلاطین کے نام ہین کہ اس جا پہ مرقوم کرتا ہون مین

ہین اول نجاشی وہ حبشہ کے شاہ جو مومن ہوئے باہزار عز و جاہ

دویم قیصر روم ہرقل ہے وہ صحابہؓ سے لڑ کر گیا بھاگ جو

سوئم ہے وہ پرویز ایران کا شاہ
ہوا نخوت و جاہ سے جو تباہ
مقوقس پھر اسکندریہ کا شاہ
ہے حارث دمشقی بھی صاحب کلاہ
چھٹا وہ یمامہ کا فرمان روا
کہ نام اوسکا ہوذہ ہے اے باوفا
جو حبشہ مین فرمان صادر ہوا
ادب سے نجاشی نے سر پر رکہا
اوتر آئے فوراً وہ اورنگ سے
باداب پھر فرش پر بیٹھ کے
دئے بوسے اور آنکھو پیر رکھ لیا
جو احکام لکھے تھے اونکو سنا
ہوئے پھر شہادت سے یون ترزبان
ہے اللہ واحد نہین کچھ گمان
جناب محمد ہین اوسکے رسول
کیا دین اسلام مین نے قبول
جواب اسکا لکھا یہ با صد ادب
جو ارشاد حضرت ہے وہ سچ ہے سب
محب رسالت مین پہلے سے تھا
کہ جعفر رضؓ کو مین نے خوشی سے رکہا
اور اب ہو چکا مین مسلمان بجان
پسر کو مین کرتا ہون اپنے روان
مشرف حضوری سے ہو عنقریب
جو ہو حکم حاضر ہون خود اے حبیب
جو قیصر کو فرمان نامی ملا
بہت اوس نے تعظیم کی برملا
کہا قوم سے اپنے دیکھو ڈرو
مسلمان ہو اب مسلمان ہو
دلائل رسالت کی تصدیق پہ
سنا سے بہت پروہ سے کو روکر
نہ سمجھے نہ سمجھے نہ سمجھے ذرا
کہا گر نہ مانوگے ہوگا برا
سبہی ایکدن دیکھو پچتاؤگے
سوائے ندامت نہ کچھ پاؤگے

اور اسلام قیصر مین ہے اختلاف ۔ جو لکھا ہے مین نے لکھا صاف صاف

نہایت ادب سے مقوقس نے بہی ۔ لیا اور نہایت ہی تعظیم کی

بآداب و تسلیم لکھا جواب ۔ روانہ کیا ہر یہ پیش جناب

جو حارث نے فرمان عالی سنا ۔ تو بکنے لگا ہو کے دیوانہ سا

زمین پر دیا پہینک بدبخت نے ۔ ڈبویا اوسے تاج اور تخت نے

کہا کون ہے سکتا ہے ملک کو ۔ دیا حکم اوس نے کہ جو ہو سو ہو

درستی کرو فوج کی جلد اب ۔ چڑہائی کرون مین بملک عرب

سنا جو ہین قیصر نے اس عزم کو ۔ کہا ہان خبردار ایسا نہو

جو ہوذہ نے فرمان عالی سنا ۔ بہت آپ کے وصف کرنے لگا

کہا قوم مین ہون مین شاعر خطیب ۔ عطا ملک مین ہو مجھے بہی نصیب

شریک آپ اپنا مجھے بہی کرین ۔ قبول آپ یہ عرض میری کرین

جو پرویز دارائے ایران تھا ۔ وہ فرمان جو بہیجا شہنشاہ کا

تو اوس نے یہ دیکھا میرے نام سے ۔ ہے نام محمد لکھا پہلے ہے

وہ دیوانہ کتا سا بالکل ہوا ۔ کیا چاک اور ہو بکنے لگ گیا

یمن کا گورنر تھا باذان اوسے ۔ لکھا آپ کو تو یہان بہیجدے

نکلتے ہین پر چیونٹی کے جہان ۔ تو وہ نامرادانہ دیتے ہی جان

کہان وہ لعین اور گبرو لیسل ۔ کہان شان محبوب رب جلیل

غلام اونکے عالم پہ فرمان روا
جو باذان کو یہ حکم خسرو ملا
کہ تم جاؤ اب حکم سے شاہ کے
ملے اور پھر ماجرا سب کہا
ہوئے سنکے مسرور اور شادمان
لگے کہنے خسرو زبردست ہے
مسلمانون پر تاکہ حملہ کرے
غرض وہان سے آئے مدینہ مین وہ
کہا شاہ نے ہے بلایا حضور
تو باذان سفارش کرے آپ کی
نہین تو ہو یہ قوم ساری تباہ
کہ وہ نامہ سنکر جناب نبیؐ
تو دونون نے یون ڈرتے ڈرتے کہا
تو نامہ کا ہمکو عطا ہو جواب
یہ فرمایا کل آؤ اور وہ اوٹھے
تو اک دوسرے سے یہ کہنے لگا
نکل جاتی ہیبت سے جان ہی مری

وہ الفقر فخری کہین مرحبا
تو بانو یہ اور خرخرہ سے کہا
یہ طائف مین آکر ابوسفیان سے
تو وہ اور کفار اسکے سوا
لگا یا او بہار ابھی اونکو وہان
وہ بھیجے گا اب فوج کو تیز پے
اور اونکو نہ اس حال پر رہنے دے
گیا پیش باذان کے نامہ کو
ہون تشریف فرما بسور و سرور
ضرور آپ سے خوش ہو پرویز ہی
یہ کہتا ہے راوی صداقت پناہ
ہنسے اور اونہین دعوت دین کی
نہو عزم جانے کو گر آپ کا
چلے جائین تا لوٹ کر ہم شتاب
جو آئے حضور شہنشاہ سے
ٹھہرتا جو مین اور بھی وہان ذرا
یہ شوکت یہ عظمت نہ دیکھی کبھی

معجزہ

تو وہ حسب فرمان سلطان دین | جو آئے حضور جہان بان دین
لکھا ہے یہ ارشاد او نکو ہوا | کہ جا کر یہ باذان کو دو سنا
ہے ایسا ہمارا خداوند پاک | کیا رات خسرو کو اوس نے ہلاک
ہوا جانشین اوسکے اوسکا پسر | ہوا اسلام جاری وہان جلد تر
اگر تو مشرف ہوا اسلام سے | حکومت پہ یون ہین بتجھے رکھین گے
کمر بند بہر خرخرہ کو دیا | یہ کہتا ہے راوی کہ زرین تھا
کسی شاہ نے ہدیہ بھیجا تھا وہ | نہایت نفیس اور اعلیٰ تھا وہ
جو بھیجا خرخرہ پر عنایت ہوئی | وہ لیکر معزز ہوا او خوشی
مرخص ہوئے اور پہونچکر وہان | جو گذرا تھا اوس سے کیا سب بیان
کہا اوس نے گر سچ ہے اونکا کہا | تو بے شک مسلمان مین ہو جاؤنگا
کہ سچے پیمبر ہین وہ بیگمان | مسلمان مین ہون سب سے پہلے یہان
اوسیدن وہان نامہ شیرویہ | مداین سے باذان کو صادر ہوا
کہ پرویز بد عقل وسفاک تھا | اوسے مار کر تخت میں نے لیا
ہین اب مالک تاج واورنگ ہم | ہوا تھا جو فرمان تجھکو رقم
تو اب اوسکی تعمیل ہرگز نہ ہو | نبی عرب ہین مدینہ مین جو
نہ اون سے مزاحم تو ہونا ذرا | یہ سنتے ہی باذان نے کلمہ پڑھا
کہ معبود ہے اک خدائے برین | محمدؐ ہین بے شک رسول امین

جو وان فارسی تھے مسلمان ہوئے — نہ بچے کفر سے اہل ایمان ہوئے

یہ برکت تھی اوس بٹلے کی برملا — لقب خرخرہ کا ہے ذوالمنخرہ

وہ ہے اوسکی اولاد مین آج تک — زہے شان محبوب رب فلک

تسخیر خیبر و بیخکنی یہود بے بہبود و اظہار شجاعت و کرامت حضرت حیدر صفدر رضی عنہ و علیہ السلام

چھلکتا ہوا جام دے ساقیا — کہ ہو دمبدم عیش و عشرت سوا

بھلا دون یہ افسانۂ درد و غم — حزین اور بین واسے ہے ہے ستم

لکھون فتح خیبر کی اب داستان — یہ کہتا ہے راوی صادق زبان

کہ پھر حسب ارشاد رب قوی — شہنشاہ کو یہ توجہ ہوئی

کہ خیبر بھی مفتوح ہو تا یہود — نکل جائین کچھہ ہو نہ ان کو نمود

بدل یہ مخالف ہین اسلام کے — مگر ہین عداوت پہ باندہے ہوئے

نہین چاہتے یہ ترقی دین — بھلائی کی بو ان مین ہرگز نہین

کیا خوب اک لشکر آراستہ — کہ تھے آزمودہ و نوخاستہ

دلیرون سے بڑھکر تھا ہر اک دلیر — سمجھتا تھا روباہ ہو گرچہ شیر

خدا کے لیے سب کے سب سر بکف — اولٹ دے ہزارونکی اک ایک صف

ہر اک عاشق خاص یزدان پاک — فدا حق پہ ہر ایک کی جان پاک

بصورت سب انسان پہ رشک ملک — تھی ہمراہ اک اک کے حق کی کمک

وہ تعداد مین چودہ سو ہوتے تھے — ملائے نظر اون سے طاقت کسے

عکاشہ وہ محسن کی آنکھوں کے نور — ہراول ہوئے باہزاران سرور
جناب عمر افسر میمنہ — ہوئے اور جو تھے افسر میسرہ
لیا راوی نے نام اونکا نہین — جوابن اُبی تھا منافق لعین
خبر اہل خیبر کو دی اوس نے سب — کہا یہ بھی تمکو مناسب ہے اب
کہ قلعون سے باہر نکلکر لڑو — نہ مایوس ہو مستقل تو رہو
جو ہے قوم غطفان اور اونکے سوا — تمہارے معین ہون دم معرکہ
تو درخواست کی اہل غطفان سے — کہ آؤ ہماری مدد کے لئے
اونہین فوج اسلام کا تھا یہ ڈر — کہ ایسا نہو ہمپہ ہون حملہ گر
ہلے بھی نہ اپنے مکانون سے وہ — کہ خائف تھے خود اپنی جانون سے وہ
جناب رسالت بعد عز و شان — ہوئے طیبہ سے لیکے لشکر روان
یہ تھا جاہ و اقبال اور کر و فر — جلو مین تھے اک اک کے فتح و ظفر
چلے آپ طیبہ سے اوس راستے — قبیلے جو تھے قوم غطفان کے
رہا فوج سے فرق اونہین اسقدر — کہ شب بسکے پہونچے وہان تک بشر
ہوئے آپ خیبر پہ رونق فزا — علمہائے لشکر ہوئے چرخ سا
جو خبابؓ منذر تھے عالی مقام — یہ تھی فکر اونکو کہان ہون خیام
تو اونکا بن مسلمہ کا بھی یون — ہوا مشورہ خیمہ گاہ قشون
مناسب یہ ہے ہو مقام رجیع — یہ وہ تھے کہ تھے انکے رتبے رفیع

ہوا ان کا منظور یہ مشورہ ۔ وہیں فوج کا ہوگیا خیمہ گہ

ہوئی ابتدا جنگ و پیکار کی ۔ کہاں اہل خیبر مین جرات یہ تھی

کہ قلعون سے باہر نکلکر لڑین ۔ رہے اپنے محصور سب قلعون مین

بفضل خدا وند موت و حیات ۔ ہوا پہلے مفتوح حصن قطات

جو ہے صعب قلعہ بہر اوسپر ہوئے ۔ دلیران اسلام کے مورچے

اگرچہ ہوا فتح وہ بھی مگر ۔ بہت دن گئے اوسکے اوپر گذر

نہ سامان رہا کچھہ خورد و نوش کا ۔ ہوئے تنگدل اس سے مومن ذرا

دئین پر بحکم خدائے قوی ۔ ہوا منع لحم خر خانگی

کہ اسلام والے نہ کھایا کرین ۔ متعہ بھی ہوا منع بچتے رہین

غرض فتح جب صعب بھی ہو چکا ۔ اور اسلام کا بول بالا ہوا

قموص اونکا جو تیسرا قلعہ تھا ۔ دئے مورچے اوسپہ فوراً لگا

دلیری دلیرونکی تھی یہ غضب ۔ کہ لڑتے تھے بڑہ بڑہ کے شیر عرب

یہ کہتا تھا ہر اک چڑہون کرخ پر ۔ ملک جس طرح قلعۂ چرخ پر

لڑائی بہت سخت تھی دن بدن ۔ عدو کو ہوا جان بچانا کٹھن

شہنشاہ کونین جانِ جہان ۔ نہ خود مورچونپر سے جاتے وہان

کہ تھا تصدیع فرق مقدس مین درد ۔ تھا یکسان زمانہ کا وہان گرم و سرد

کیا حکم اک روز صدیق رض کو ۔ کہ تم جاسکے اب مورچون پر لڑو

تو تب یہ نبیؐ اکبر جدا قت پناہ
گئے سو رہ چونبر بعض ان شاہ

بڑے ہے خود لڑے اور لڑایا وہان
بتاے فراز و نشیب جہان

کئے حملہا سے دلیرانہ خوب
لرزتے تھے موسائیونکے قلوب

ہوئے پر نہ اوس قلعہ پر کامیاب
پلٹ آئے گو وان نصرت رکاب

ہوا دوسرے دن یہ حکم حضور
عمرؓ آج جائین لڑین بے قصور

تو اوس روز فاروقؓ اعظم گیے
مقابل مین کفار کے رم گیے

جمائین صنین اور اوبہارا اونہین
بڑہایا بہڑایا لڑایا اونہین

یہ حملے کئے دو زمین ہل گئی
یہ بڑہ بڑہ کے لڑتے تھے غازی سبھی

کہ حیران تھے قدسی و انس و جان
تھے احسنت کہتے زمین و زمان

لیکن نہ وہ بہی ہوئے فتح مند
یہ کہتا ہے یہان راوی ارجمند

کہ مرحب جو تھا گرد نامی بڑا
شجاعت مین قوت مین مشہور تھا

نکلتا تو اوسکی لڑائی تھی سخت
کہ آہن ہی آہن تھا وہ تیرہ بخت

شجاعت بھی تھی اوسمین قوت بہی تھی
تھا دانا ے جنگ اور ہمت بہی تھی

لگے کہنے شب کو شہ دوسرا
نشان صبح اوسکو کرینگے عطا

کہ کرار ہے نہیں فرار ہے
کرے قتل اعدا کو جو پہلے بہ پہلے

نہ ہرگز ہٹے جنگ پر جب تلے
نہ چھوڑے عدو کو جدہر پل پڑے

ٹلے بال بہر جو نہ میدان سے
دم جنگ بیزار ہو جان سے

خدا و نبی کو وہ ہے چاہتا | اوسے چاہتے ہین رسول و خدا

وہ ایسا دلاور ہے اور جنگ جو | کرے اب وہی فتح اس قلعہ کو

غرض رات کا دور دورا گیا | اور آغاز صبح سعادت ہوا

فجر پڑھ کے نامی جو سردار تھے | در دولت شہ پہ حاضر ہوئے

تھی ہر ایک کی یہ آرزوے دلی | جسے شبکو فرمایا مین ہون وہی

ملے آج مجھکو نشان ظفر | کرون فتح غالب ہو مین قلعہ پر

کہ فرمایا شہ نے کہان ہین علیؓ | معجزہ | تو اون جان نثارون نے یہ عرض کی

کہ آنکھین حضور اونکی تو دکھتی ہین | کہا جاوے آوے ہم تک اوٹھین

تو اکوع کے بیٹے جو تھے مسلمہؓ | لے آئے انہین جلد حاضر کیا

سہر پاک حضرت علیؓ ولی | لیا گود مین شہ نے باصد خوشی

اور آب دہان مبارک وہین | معجزہ | لگایا جو آنکھون پہ اچھی ہوئین

ہوا پھر نہ وہ درد ہی عمر بھر | زہے شان والا ے پیغامبرؐ

اور آیا ہے بعضی روایت مین یون | دعا آپ نے کی کہ اے بیچگون

تو سردی و گرمی کو رکھہ اس سے دور | جبھی سے وہ شیر خدائے غیور

تھے ایسے کہ اونکو اثر ہی ذرا | نہ جاڑے کا ہوتا نہ گرمی کا تھا

کہ سردی کا گرمی مین سارا لباس | پہن لیتے ہوتا تھا جیسا لباس

اسیطرح سردی مین گرمی کا بھی | وہ فرماتے تھے زیب تن اے اخی

اتر دو نو کا کچھ نہوتا اونہین ۔ خدا نے یہ تھا فضل بخشا اونہین
عطا پھر ہوئی ذوالفقار اور زرہ ۔ نشان فوج کا بھی کیا پھر عطا
چلا فوج لیکر وہ اللہ کا شیر ۔ جلو مین تھا ہر ایک ایسا دلیر
سراپا سراپا بدن آہنی ۔ ہو رستم کو بھی دیکھکر جان کنی
بڑی فوج پر بھی دم معرکہ ۔ ہو غالب بفضل توانا خدا
قریب قموص آکے گاڑا نشان ۔ یہود اک لگا پوچھنے اون سے وہان
کہ ہے نام کیا اوس سے فوراً کہا ۔ علیؓ بن ابی طالب باصفا
تو دیکھا الغور اور آواز سے ۔ کہا بس خدا کی قسم ہے مجھے
یہ سب بے فتح ہرگز ہوے گا نہین ۔ کوئی زور اسپر چلیگا نہین
تو حارث کا بھائی لئے ایک فوج ۔ نکل آیا ظاہر ہوتا فسرِ اوج
کئے دو مسلمان اونہون نے شہید ۔ اونہین دیکھکر شیرِ رب مجید
بڑہا اور کیا طیش سے اوسپہ وار ۔ کہ دو ہو گیا وہ لعین نابکار
کہ مرحب جو تھا نامور پہلوان ۔ لئے اپنے لشکر کو نکلا وہان
کہا راوی نے اوسکے نیزہ کا پھل ۔ نہایت ہی بھاری تھا اے خوش عمل
اوٹھا ہی نہ سکتا اوسے دوسرا ۔ وہ کہتا تھا ہے کون مجھسے سوا
پڑہے اوس نے اشعار رجزیہ بھی ۔ کہ اور اوسکی جرأت و ہمت بڑہی
بڑہا اور اون سے مقابل ہوا ۔ تو شاہ دلیران و شیرِ خداؓ

ہوئے حملہ آور زمین ہل گئی ‌ ‌ لرزنے لگا چرخ گردندہ بھی
لگے الامان کہنے انس اور جان ‌ ‌ دہلنے لگا قلعۂ آسمان
زہے زور بازوئے شیر خدا رضؓ ‌ ‌ کرامت لکھون یا کہون معجزہ
یداللہ تھے وہ یداللہ تھے ‌ ‌ نہی آفتاب اور وہ ماہ تھے
وہ اک ہاتھ مارا کہ وہ تھی سپر ‌ ‌ ہوا خود بھی دونو سر کاٹ کر
اوتر آئی حلقوم سے تا بزین ‌ ‌ فلک اور ملک نے کہا آفرین
دو پارہ جو ہو کر زمین پر گرا ‌ ‌ وہ زور اور نیزہ وہین رہ گیا
گیا جان کے ساتھ دعوی بھی سب ‌ ‌ کہان وہ یہودی کہان شیر رب
یہ اللہ والون نے دیکھا جو ہین ‌ ‌ کیا کھ کے تکبیر حملہ وہین
یہودی تہ تیغ ہونے لگے ‌ ‌ یہ تیغو نکے منہ خون سے دہونے لگے
یہ للکار تھی صفدر دین کی رضؓ ‌ ‌ کڑک رعد کی ہو نہ ویسے کبھی
کئے قتل پھر پہلوان آپ نے ‌ ‌ مقابل کو چھوڑا کہان آپ نے
لکھا ہے کہ تھے ساتھ وہ پہلوان ‌ ‌ کہ اک دم مین لی آپ نے اونکی جان
لگی چلنے شمشیر اسلام یون ‌ ‌ یہودی ہیاپے ہوئے غرق خون
رہی اونمین جنگ وجدل کی نہ تاب ‌ ‌ گھسے بھاگ کر وہ ہین خانہ خراب
امیر دلاور تعاقب مین تھے ‌ ‌ چلے آئے دروازہ تک قلعہ کے
اوتھین مین یہودی تھا اک منچلا ‌ ‌ کیا ہاتھ پر وار تلوار کا

اکہ دست یداللہ سے چھوٹی سپر ‏ پڑا دوسرا اور اوٹھائی سپر
تو بہر تاب تہی شیر حق کو کہان ‏ اوکھاڑا در قلعہ کو جھٹ وہان
بجاے سپر ہاتھوین مین لے لیا ‏ سپر تھا وہ دروازہ ہی قلعے کا
یہ زور خداداد وہ دیکھکر ‏ کہ ہرگز نہین ہے یہ تاب بشر
پکار اوٹھے سب الامان الامان ‏ کر دیجے امان تاکہ بچ جائے جان
تو لیکر اجازت شہنشاہ سے ‏ عطا کی امان اونکو بس آپ نے
بعہد کی شرط ہتیار اور نقد سب ‏ کرو لاکے حاضر مناسب ہے اب
یہ غلہ وغیرہ کا اک اک شتر ‏ تو ہمراہ ہو جاؤ یہان سے بدر
لکھا ہے کہ جب ہو چکی فتح وہ ‏ تو اس طرح پھینکا در قلعہ کو
کہ وہ اسی بالشت پہ جا کر گرا ‏ جوانون نے چاہا کہ دیکھین ذرا
بہت زور سات آدمی نے کیا ‏ گروہ ہلا بھی نہ جا سے ذرا
تو چالیس نے چاہا زور آزمائین ‏ در قلعہ کو آؤ ملکر اوٹھائین
نہ اوٹھا نہ اوٹھا نہ اوٹھا وہ در ‏ ولایت کا وہ زور تھا سر بسر
غرض ہوکے منصور عالیجناب رض ‏ جو پہونچے حضور رسالت مآب
نکل آئے خیمہ سے باہر حضور ‏ گلے سے لگا یا بسرور سرور
جبین مبارک پہ بوسہ دیا ‏ کہا خوش ہین تمنے ہمین خوش کیا
ہوئے اس سے گریان وہ والا حشم ‏ کہا اسکا باعث خوشی ہے کہ غم
کہا وجہ گریہ ہے فرما سرور ‏ نہ خوش ہون جو خوش آپ ہین ای حضور

ترے بخت جو آپ ہین مجھ سے شاد | بر آئی جو تھی میری قلبی مراد
یہ فرمایا شہ نے مین تنہا نہین | کہ ہے تم سے خوشنود رب برین
ملائک بھی راضی ہین تم سے سبھی | ہوئے شاد جبرئیلؑ و میکال بھی
ہوا جسدم مال غنیمت تمام | دلیران غازی ہوئے شاد کام
وہین جعفرؓ عبد مطلب بھی آئے | یہ حبشہ مین تھے وہان سے تشریف لائے
جو حاضر ہوئے خدمت شاہ مین | ہوئے شاد و خوش دیکھتے ہی اونہین
کہا کیا کہون مجھ کو اس فتح کی | خوشی ہے سوایا زیادہ خوشی
تمہارے ہی آنے سے اے باوفا | کیا خوب خوش ہوکے شکر خدا
ہوا عقد حضرت صفیہؓ سے وہان | یہ حضرت ہوئین مادر مومنان
لکھا ہے یہ ہمیشہ جو ہارونؑ سے تھے | اونہین کی یہ تھین بیگمان نسل سے
یہودی رعایا جو خیبر کی تھی | ہوا حکم اون کے لئے بس یہی
کہ کار زراعت یہ کرتے رہین | بسر اپنی یہ لوگ یون ہین کرین

مسلمان ہونا حجاج سلمی کا اور باجازت حضرت رحمۃ للعالمین صلعم جانا اونکا مکہ معظمہ مین واسطے تحصیل اپنے مال کے اور ملانا قریش کو دہوکہ سے اور پلٹنا کامیابی کیساتھ اور رونق افروزی حضرت رسالت بمکہ معظمہ

یہین آکے حجاج سلمیؓ جری | مسلمان ہوئے اور یہ عرض کی
جو کچھ مال ہے میرا مکہ مین ہے | اجازت ہو تا جاکے مین تیز پے

سے آون قریشون سے شاہ اگر
رضامند جیسے ہواون کو کردن
یہ فرمایا جاؤ مناسب جو ہے
توکہ پہونچکر اونہون نے کہا
ظفر اہل خیبر نے پائی بڑی
گرفتار وہان پر محمدؐ ہوئے
سبہی خیبری عزم سب رکہتے ہین
کرین قتل تا شاد وخوش ہون قریش
اونہین مال و دولت بہت ہے ملی
وصول اپنا مین مال و زر یہان کرون
مناسب ہے تم ہو جو میرے معین
ہوئے شاد سن سن کے وہ بے حیا
خوشی سے وہ سارا دلایا اونہین
اور اتراتے پہرتے خوشی سے سبہی
جو مکہ مین تہے مومن پاک باز
یہ سنتے ہی عباسؓ والا جناب
جو اوٹھنے قدم لڑکھڑانے لگے

کرون کام جہونٹ اور سچ بولکر
ملے مال اور مال لیکر پہرون
کہواون سے اور کام اپنا کروا
مین ہون باستہ کو سب آیا چلا
مسلمان ہوئے اون سے خستہ سبہی
صحابہؓ بہی قید اون کے ہمراہ تہے
کہ مکہ مین لیجا کے ہم تو اونہین
دلون سے نکلجائے سب رنج وطیش
مین یہ چاہتا ہون کہ لوٹون ابہی
خرید اہل خیبر سے سامان لون
مروت سے یہ دور کچہہ بہی نہین
اور اونکا جو کچہہ مال لوگون پہ تہا
کہ مال غنیمت سے یہ مال ہین
پرستش بہی کرتے تہے اصنام کی
یہ سنکر ہوا اون کو سوز و گداز
ہوئے بس حزین یہ بڑا پیچ وتاب
نہ کچہہ چل سکے اور وہین گر پڑے

مگر صبر اور استقامت یہ تھی — دیا حکم دروازہ کھولو ابھی

چلے آئے فوراً وہ عالی وقار — قثم[رضـ] اونکے بیٹے جو تھے شیر خوار

بٹھا اپنے سینہ پہ اون کو لیا — کھلانے لگے گویا کچھ غم نہ تھا

کہ مجھکو قریشی حزین دیکھکر — نہ چھیڑین کہین خوش تو ہین خیرہ سر

کیا ضبط ایسا کہ جو دیکھتا — یہ کہتا نہین ان کو تو غم ذرا

تسلی مسلمانون کو ہوتی تھی — کہ بے رنج و بے فکر ہین یہ جری

یہ کہتے کہ ہوتی جو سچ یہ خبر — تو بے غم نہوتے یہ اس طرح پر

بلاکر اونہون نے جو حجاج[رضـ] کو — کہا تخلیہ مین یہ مجھ سے کہو

یہ کیسی خبر ہے جو مین نے سنی — اونہون نے کہا اے امیر جری

پیمبر[ص] کا خیبر پہ قبضہ ہوا — مسلمان خیبر مین ہین ہو چکا

مرا مال مکہ مین تھا اس لئے — اجازت سے اور آپکے حکم سے

یہان آیا تا مال کر لون وصول — خبر مین نے یہ دی کہ یہہ بوالفضول

ہون خوش مجھ سے اور جمع ہو جای مال — پلٹ جاؤن طیبہ کو مین حال حال

غرض مال جب اونکو حاصل ہوا — تو اسطرح بی بی سے اپنے کہا

کسی سے نہ کہنا تو اس بات کو — غنیمت سے ملے اہل خیبر کو جو +

مین جاتا ہون اون سے خریدون اوسے — یہ ہے راز کوئی نہ اسکو سنے

پہنچ جائینگے گر وہان اور بھی — تو جاتا رہے گا مرا نفع سبھی

یہ کہکر وہ مکہ سے راہی ہوئے | مشرف ہون تا شہ کے دیدار سے
تو عباسؓ نے تیسرے دن کیا | طواف اور یون کافرون سے کہا
کہ ناحق ہے تم سبکو ایسی خوشی | تمہاری تو عقل اور سمجھ بھی گئی
پیمبرؐ کا خیبر پہ قبضہ ہوا | یہودی ہوئے منتشر جابجا
تو وہ نشے اوترے جھکے اونکے سر | ملے ہاتھ پیٹے پکڑ کر جگر
ملی پانچوین دن خبر اونکو سب | کہ خیبر پہ قابض ہین خاصان رب
کمر ہی گئی ٹوٹ اک ایک کی | ہوئی سخت جنجال اونہین زندگی
جو خیبر سے واپس ہوئے بامراد | لکھا ہے ہوئے راہ مین بہی جہاد
ہوئے فتحمند اہل اسلام ہی | غرض دن بدن شوکت دین بڑہی
کہ وادی عزا اور اوسکے سوا | فدک بھی اونھون نے فتح کرلیا
ہوئے اور بہی چھوٹے چھوٹے جہاد | مسلمانون نے پائی قلبی مراد
ہوا سمت مکہ کے پھر عزم شاہ | ہوئے رونق مکہ با عز و جاہ
جو صلح حدیبیہ مین عہد تھا | اوسیکے موافق شہؐ انبیا
رہے تین دن مکہ مین شاد شاد | یہ کہتا ہے راوی صاحب رشاد
کہ جبلہ جو غسان کا تھا حکمران | مسلمان ہوا پر تھا خسران نشان
پھرا عہد فاروق مین دین سے | سعادت لکھی تھی نہ اوسکے لیے

حال مسلمان ہونے فرخدہ خرامی حاکم عماراز کا و کیفیت اسلام خالد بن ولیدؓ

وہ فــروہ خزامی عمار از پر | جو فــرمان رواتہے بصد کر و فر
سلمان ہوئے اور حضور نبی صلعم | عریضــہ روانہ کیا ہر یہ بہی
سنا جبکہ قیصر نے یہ ماجــرا | بلایا اونہین سخت غصہ ہوا
ولیکن نہ ہرگز پہرے دین سے | شہید آخرش وہ وہین ہوگئے
ہوا آٹھوان سال ہجرت سے جب | عمرؓو عاص اور خالدؓ ذی نسب
بری کفر سے ہوکے ایمان لائے | حضور رشؓ دین و دنیا مین آئے
لکہا ہے کہ خالدؓ کا ہے یہ بیان | حدیبیہ مین جب شؓہ مرسلان
تھے رونق فزا اور خوفی نماز | معہ مومنین پڑہتے تھے با نیاز
بہت مین نے چاہا کہ ہون حملہ گر | کرون ضرب جیسے بنے آپ پر
ولیکن نہ جرائت ہوئی کچھ سے مجہے | تردد ہوا سخت دل کو مرے
حدیبیہ کی صلح جب ہوچکی | کہا مین نے ہرگز قریش اب کبہی
نہون گے مسلمانون پر کامیاب | خود آہستہ آہستہ ہونگے خراب
کہا دل مین حبشہ مین جا کر رہون | بسر زندگانی وہین اب کرون
مگر یہ خیال اوس سے مانع ہوا | مسلمان شہ حبشہ بہی ہوچکا
کہا پہر یہ دل مین کہ نصرانی ہون | چلون قیصر روم کے یہان رہون
شب و روز تہا مجہہ کو یہ ہی خیال | کہ حضرت رسالت بجاہ و جلال
ادا عمرہ کرنے کو تشریف لائے | مرا بخت جاگا پہلے دن جو آئے

مرا بھائی جو ہے ولید و لید — لگے پوچھنے اوس سے شاہ رشید
کہ خالد کہاں ہے تو اوس نے مجھے — لکہا خط کہ محبوب اللہ کے
نہیں یاد فرماتے ہیں اور اب — ہنو گر مسلمان تو ہے ہے غضب
جو سرکار نے مجھ سے پوچھا نہیں — کہا مین نے اللہ بخشے او نہیں
یہ فرمایا خالد تو ایسا نہیں — کہ مخفی رہے اوسپہ خوبی دین
اگر وہ مسلمان ہوجائیگا — دلیری بھی جوہر اپنی بتلائیگا
پئے نصرت حق کرے گا جہاد — تو ہمت سے پائیگا قلبی مراد
اوسے فوجون کی افسری دینگے ہم — کہ تا اوسکو حاصل ہو عزو حشم
تو اب تم چلے آؤ اور جلد آؤ — کہ تم دین و دنیا کی دولت کو پاؤ
مشرف حضور پیمبر سے ہو — مناسب ہے دیر اب نہ دم بہر کرو
یہ پڑہتے ہی او دل مین لگ گیا — درست اپنا سامان سب کرلیا
وہان سے مدینہ کی پہر راہ لی — مرا دوست عثمانؓ بن طلحہ بھی
مرے ساتھ تھا اور میرا رفیق — بہم تھے ہم اک دوسرے کے شفیق
عمروؓ عاص بھی راہ مین مل گئے — کہ جاتے تھے وہ بھی اسی عزم سے
غرض تینون پہونچے مدینہ مین جب — سنا یہ حضور معلی نے سب
کہا مکہ نے پارہ ہائے جگر — دئے پہینک میری طرف بے بسر
مین بیٹھا تھا اپنا بدل کر لباس — کہ آیا مرا بھائی نیکو اساس

کہا اب اٹھیرو چلو تم حضور | تمہارے ہی ہین منتظر باسرور
تو حاضر ہوا ہین لصد اشتیاق | ہوا دور وہ دور دورِ فراق
لگے مسکرانے جو خیر الانام | ادب سے کیا عرض ہین نے سلام
شہادت کا پھر وہ ہین کلمہ پڑہا | شہنشہ نے الحمد للہ کہا
کہا اے رسول خدا ہین نے بس | کئے ہین گنہ اب یہی ہے ہوس
کہ کیجے دعا مغفرت کے لئے | کہا مٹ گئے سب وہ اسلام سے
غرض ہین سلمان جب سے ہوا | کسیکو نہ کچھہ فوق مجھپر دیا

سریہ غالب بن عبد اللہ لقوم بنی ملوح و تخریب کفار و ہنگام واپسی شیران دین تعاقب اعدائے نابکار اور حائل ہونا سیلاب کا درمیان مین پھر تشریف لیجانا غالب رض کا بنی مرہ پر و فتح اسلام

لکھا ہے کہ غالب رض بن عبد آلہ | ہوئے سر سپہ پھر بفرمان شاہ
ملوحی جو تھے اونکے اوپر گئے | وہ دو سو دلیر اون کے ہمراہ تھے
کہ بہر خدا سبکے سب سربکف | کرین فتح عازم ہون وہ جس طرف
شباشب گئے ہوکے کدیہ سے وہ | کیا خوب تاراج کفار کو
جو پلٹے تو دشمن اکھٹا ہوئے | بکثرت تھے اور اونکے پیچھے پڑے
جو شامل تھا فضل خدائے کریم | تو سیلاب آکر بہت اور عظیم
ہوا حائل اون دونون کے درمیان | نہ تھی دشمنون مین یہ تاب و توان

عبور اوس سے کرتے یہ عاجز ہوئے | جہان تک کہ ہوپنچے تھے وہ زن ہے
مدینہ پہ ہوپنچے بحفظ و امان | ہوئے آپ اور اہل دین شادمان
جو سرور نے خیبر سے آتے ہوئے | مجاہد بنی مرہ پر بھیجے تھے
کہ اون لوگون کی گوشمالی کرین | گئے وہ وہین قرب اللہ مین
کیا اونکو اعدائے دین نے شہید | ہوئے سب کے سب وہان شہید سعید
اوہی پر گئے غالب رض باوقار | لئے ساتھ دو سو جوان نامدار
یکایک پہنچ اونکے سر پر گئے | بقدر و رہ وہ غازیون سے لڑے
چلی خوب تلوار سا کہا ہوا | دیا خاک مین کافرون کو ملا
پھر بڑھ بڑھ کے ہر اک نے تلوار کی | گری لاش پر لاش کفار کی
جو باقی رہے کر گئے سب فرار | غنیمت بہت لیکے یہ ذی وقار
مدینہ مین آئے بسرور و سرور | کہ تہی ساتھ عون خدا لئے غیور

جنگ موتہ و شہادت حضرت زید رضہ و حضرت جعفر رضہ و حضرت عبد اللہ سپہ داران اسلام و فتحیابی موحدین با احتشام بسرداری و سپہ سالاری حضرت خالد ابن ولید رضہ

ادہر بھی ہو ساقی کرم کی نظر | کہ ہے جام و مینا پہ تیری نظر
پیاسا ترستا ہون مین ساقیا | مجھے جام الفت دے بھر کر پلا
کہ ہو دل مین میرے تری آرزو | نہو تجھ سوا کچھ مری آرزو
لبالب پلا دے وہ جام شراب | کہ جل جن کے گرمی سے دل ہو کباب

جلون عشق مین تیرے نالے کرون   ترے شوق ہی مین جیون اور مرون
ترے دل جلونکے لکہون معرکے   کہ تجہپر فدا یون ہوئے شوق سے
حضور معلیٰ مین آئی خبر   گئے مصر جو حارثؓ نامہ بر
شرجبیل غسّانی نابکار   ہوا اونکا قاتل وہ عالی وقار
گئے رحمت حق مین ہوکر شہید   ہوا اونپہ قفل خدائے حمید
تو یہ سنتے ہی حکم نافذ کیا   کہ تیار غازی ہون بہر غزا
عدو کو مزا سرکشی کا چکہائین   کرین قتل اونہین خاک و خون مین ملائین
تیار ایک لشکر ہوا جنگ جو   تہی ہر ایک کو فتح کی آرزو
جو تہے حضرت زیدؓ بن حارثہ   مقرر ہوئے اونپہ وہ سرسپہ   معجزہ
اور اون غازیون سے یہ فرمادیا   جو ہون جان بحق زیدؓ بن حارثہ
نشان جعفر عبد مطلب ہی لین   دلیرانہ بڑہ کر لڑائین تمہین
اگر بہر حق یہ بہی آجائین کام   کرین عبداللہؓ پہر اہتمام
لڑین فوج کو دشمنون سے لڑائین   تبقدیر حق یہ بہی گر کام آئین
مسلمان جسے چاہین کرلین امیر   مظفر کریگا خدائے قدیر
خبردار جم جم کے ایسا لڑو   کہ اعدائے حق کی صفائی کرو
نہ میدان سے ہرگز ہٹو اک قدم   معین ہے خداوند جود و کرم
یہ اس شان و شوکت سے لشکر چلا   زمین ہل گئی چرخ چکرا گیا

علم پر علم تھے سنان پر سنان ‌ ‌ ‌ فرس با فرس اور عنان با عنان

پیادے برابر برابر تھے سب ‌ ‌ ‌ سنبھالے ہوئے گرز و تیغ عرب

کوئی تیر و ترکش لگائے ہوئے ‌ ‌ ‌ پئے فتح بیڑا اوٹھائے ہوئے

چلے جھومتے نوجوانانِ دین ‌ ‌ ‌ کہ اب ہین ہمیں پہلوانانِ دین

یہ عظمت یہ شوکت تھی اسلام کی ‌ ‌ ‌ کہ تھراتے تھے سب بنی جان بھی

سبھی جنگ جو اور سبھی با وقار ‌ ‌ ‌ بہادر پیادے دلاور سوار

یہ ایسا تھا جرار لشکر بڑا ‌ ‌ ‌ کہ تھرا گیا ملک سب شام کا

شرجیل نے ساز و سامانِ جنگ ‌ ‌ ‌ کیا اور کئے جمع مردانِ جنگ

سدوس اوسکا بیٹا جو تھا جنگجو ‌ ‌ ‌ طلایہ پہ ہو کر بہ این آرزو

بڑہا تاکہ اُن پر ہوں کامیاب ‌ ‌ ‌ دلاور سوار اوسکے تھے ہمرکاب

مقابل ہوا اہل اسلام سے ‌ ‌ ‌ وہ خود اور ساتھی بھی مارے گئے

جو بھاگے بچے اور پہونچکر وہان ‌ ‌ ‌ شرجیل سے کردیا سب بیان

تو قیصر کو اوس نے عریضہ لکھا ‌ ‌ ‌ کہ امداد کیجے مری اب شہا

لکھا ہے کہ قیصر نے ایک لاکھ فوج ‌ ‌ ‌ اوسے بھیجی ظاہر ہوتا اوج وموج

یہ اللہ والون نے سنکر خبر ‌ ‌ ‌ کیا مشورہ ملکے با یکدگر

حضورِ جناب رسالت مآب ‌ ‌ ‌ یہ خواہش کرین فوج بھیجین شتاب

نہین تو چلے آئین گر حکم ہو ‌ ‌ ‌ کہ آئے ہین رومی بہت جنگجو

بہت ہین وہ اور کم ہے اپنی سپاہ — رواحہ کے بیٹے وہ عبداللہ رضی

لگے کہنے اللہ پہ رکھو نظر — بھروسا ہمارا نہیں فوج پر

نہ کچھ ساز و سامان کی پروا ہمین — وہی نصرت و فتح دیگا ہمین

اگر ہم شہادت سے ہون سرخرو — ہے اسکے سوا اور کیا آرزو

جو غالب ہوئے تو غنیمت ملی — جوان مرد ہارین نہ ہمت کبھی

کہ ہمت ہے دنیا مین اور کچھ نہین — بہادر نہ جانین چنان اور چنین

تردد توقف نہ ہرگز کرین — دلیرانہ بڑھکر لڑین مار لین

پلائین انہین آب تیغ عرب — بڑھو ہان بڑھو لیکے اب نام رب

یہ سنکر قوی دل مسلمان ہوئے — اور اللہ کا نام لیکر بڑھے

مقابل ہوئے جب وہ تیرہ روان — سنبھالے ہوئے تیغ گرز و سنان

تو کوس اور قرنا بجانے لگے — بڑھے اپنی شوکت دکھانے لگے

ادہر سے اوٹھا شور تکبیر کا — زمین و زمان مین پڑا زلزلہ

جمائین صفین اور زید رضی جری — علم لیکے آگے تھے اور فوج بھی

بڑھی جیسے اُمڈی گھٹا پر گھٹا — ہوا گرم بازار تلوار کا

دو فوجین جو بڑھ بڑھ کر وہان مل گئین — جہان مین امان نام کو تھی نہین

سنانین چلین اور چلے گرز و تیغ — ہوا پر چڑھی گرد جیسے ہو میغ

اندھیرا سا میدان مین ہو گیا — حسامین تھین برق طپان جا بجا

بہا ور لڑے ٹوٹ اور ٹوٹ کر — لگے گرنے سر مثل برگ شجر
پڑی لاش پر لاش میدان مین تھی — ہوئے واصل حق جو زید جری
تو جعفر نے فوراً علم لے لیا — بڑہے اور لڑے خوب ساکہا کیا
لڑے ہو کے بیزار یون جان سے — کہ دنگ اون سے اعدائے دین ہو گئے
ہوا رزمگہ سب سر لالہ رنگ — نرالے تہے جعفر کے سب رنگ ڈہنگ
کہ مارا اسے اور اوسے جا لیا — وہ صمصام تہی یا کہ برق قضا
اسے دو کیا اور کیا اوسکو چار — یون ہین دیتے ہین جان پہ کردگار
فرس تھا کہ بجلی کہ مثل نظر — کبہی تہا ادہر اور کبہی تہا اودہر
یہہ کہتے تہے کافر سے شہسوار — بنے جس طرح لیجئے اسکو مار
نہ جوش شجاعت سے سیری ہوئی — تو گہوڑے سے اوترے وہ غازی جری
لگے قتل کرنے یمین و یسار — جہکے اونپہ اعدائے دین ایکبار
کٹا داہنا ہاتھ تو بائین مین — علم لے لیا اور لڑا یا او تہین
غرض ہاتھ بایان بہی کام آگیا — سنبہال اوسکو پہر بازو سے لیا
لکہا ہے پچاس اونکے تہے زخم آئے — بجا ہے جو جرأت قسم اون کی کہائے
شہادت سے جب ہوگئے سرخرو — بر آئی جو کچھ تہی دلی آرزو
تو جہٹ نور چشم رواحہ بڑہے — جنہین عبد اللہ سب کہتے تہے
علم لے لیا اور لڑا یا لڑے — تہے دریائے جرات مین ڈوبے ہوئے

کہ بڑھ بڑھ کے اسطرح تلوار کی — کہ پھرا گئیں آنکھیں کفار کی
کہا واقدی رحمہ اللہ نے — ذرا بھی نہ اوس گرد ذیجاہ نے
نہین تین دن سے تھا کھایا طعام — بہت کچھہ تھا اگرچہ مہیا طعام
بھتیجے نے اونکے اوسیدم اونہین — دیا گوشت تھا کچھہ کہ یہ کھا تو لین
تو بس ایک لقمہ تھا اوس سے لیا — کہ ناگہ اوسیدم اونہون نے سنا
کہ جعفرؓ شہید ہارے گئے خلد مین — دیا تھوک فوراً کہ اب ہم چلین
علم لے لیا اور یہ دل مین کہا — سہے مردار دنیا بڑی بیسوا
جو ہین مرد کب اسکو ہین چاہتے — لگاتے ہین دل اپنے اللہ سے
یہ گل ہے پہ بوے بقا کچھہ نہین — ہو سب کچھہ تو جب وفا کچھہ نہین
فنا کا ہے میدان فنا کے سوا — اگر عقل ہو تو نہین کچھہ ذرا
محبت جو بی بی کی ہے تو ابھی — دیا چھوڑ مین نے طلاق اوسکو دی
اگر باغ و بستان کا ہے کچھہ خیال — تو بیشک وہ بہر خداے جلال
مین نذر جناب نبی کر چکا — غلامون کو آزاد مین نے کیا
جو دنیا کا رشتہ ہے کوتاہ ہے — بس اب مین ہون اور میرا اللہ ہی
سنبھالا علم اور آگے بڑھے — وہ اعدا سے جی توڑ کر یون لڑے
کہ ہو باغ فردوس کی جلد سیر — یہان سے ہو جانے مین دم بہر نہ دیر
ہو دیدار رب تعالی نصیب — زہے بخت ہون خوش خدا کے حبیب

ہوئے وہ بہی آخر اوسی جا شہید
کہا حوروں نے آ ادہر آ شہید

جو تہے ثابت اخرم باوفا
اوٹھا جہٹ اونہون نے علم کو لیا

پکارا کہ ہان ہان سنو مومنو
بنا لو امیر اب کسی شخص کو

ہوئی اون مین باہم جو گفت و شنید
کہا سب نے اب خالدؓ ابن ولید

ہمارے ہون سردار اور حکمران
تو لیکر علم خالد پہلوان

بڑہانے لڑانے لگے اونکو بس
بڑہے اور لڑے بہی وہ قدسی نفس

لکہا ہے کہ بیدل مسلمان تہے
کہ کثرت سے اعدائے رحمن تہے

یہان تک اوٹہے بعضونکے پاؤن بہی
اگرچہ تہے چلاتے خالد جری

یہ کیا کرتے ہو کچھ سمجہتے نہین
تمہین دیکہتا ہے خدا بے برین

خدا سے کہان بہاگ کر جاؤگے
لڑو جان دو ورنہ پچہتاؤگے

ولیکن کوئی کچھ بہی سنتا نہ تہا
کہ تہے حال مین اپنے وہ مبتلا

وہ تہا معرکہ یا قیامت کوئی
کہ بے دل ہوئے ایسے ایسے جری

زمین رزمگہ کی تہی سب لالہ زار
ہوا پر تہا چہایا زمین کا غبار

زمین پر پڑی لاشس پر لاش تہی
تہے کافر ہی اونمین مسلمان بہی

پکارا خطیبہ بن عامر نے یون
چلے بہاگ کر رحمت حق سے کیون

بڑہے گی نہ دم بہر کبہی زندگی
ہمیشہ رہے گی یہ شرمندگی

خبردار سنبہلو لڑو اور مرو
خدا داد دولت شہادت ہے لو

اگر چند روز ون جئے کیا جئے ہمیشہ رہے دور اللہ سے

یہ للکارا خالد نے ہان ہان بڑہو یہ روبہ ہین تم شیر ہو مار لو

علم کو لیئے یون گئے اونمین ڈوب لرزنے لگے ڈر سے اونکے قلوب

نہ ٹہیرا کوئی پہر مسلمان بھی جہٹکر ٹہر ہے کافرون سے سبہی

لگی چلنے تلوار اس طرح وان زمین و زمان کہتے تہے الامان

جقا جاق تہی ہر طرف تیغ کی پڑی لاش پر لاش کافر کی تہی

مسلمان میدان مین رم گئے اودر اعدائے اسلام بہی جم گئے

پڑی اونپہ اس طرح تیغ عمر گرے جیسے خرمن پہ برق غضب

ادہر خود اودہر سر اودہر تن رہا بہت اونپہ خون روئی چشم زرہ

غرض شام تک دونون لڑتے رہے پہر آخر کا سر دیکہتے دیکہتے

گیا آشیانہ مین مغرب کے جب رہا یہ سمان اوسکی آنکہون مین کہب

پڑی رات کہولے جو زلفین سیاہ پہ چلے دونون لشکر سوئے خیمہ گاہ

گیا دور شب اور ہوئی جب سحر نماز سحر پڑہ کے وہ خوش سیر

اوٹہے اور تیار فوراً ہوئے پئے قتل آئے نکل خیمون سے

تو وہ سہر سپہ شیر کش شہ سوار بڑہے اپنے خیمہ سے ہو کر تیار

جمے صف بصف سب تہے میدان مین کہ بائین ظفر قتل اعدا کرین

سپہ دار نے حکم فوراً دیا جو ہین میسرہ پر سوئے میمنہ

چلے جائین اور میمنہ والے سب | جہین بائین بازو پہ جون کوہ آب

یکایک جو لشکر کو حرکت ہوئی | وہ سمجھے کہ فوج آگئی اور بہی

تو گہبرا گئے اور نہ قایم رہے | ہوا خوف میدان سے چل دئے

ہوا اُن کے اوپر یہ فضل خدا | نہ ٹھیرے اور اون کا تعاقب کیا

لیا لوٹ سب اون کا مال و منال | یہ تہی نصرت و بخشش ذو الجلال

غنیمت ملی اور ہوئے کامران | مدینہ پہ چلے شادمان شادمان

لکھا ہے کہ رہ مین وہ قلعہ ملا | جہان قتل تھا اک مسلمان ہوا

ہوا قتل موتہ کو جاتے ہوئے | یہ اللہ والے وہان رک گئے

کئے مورچے فتح اوسکو کیا | بہت سے ہوئے قتل پائی سزا

مدینہ مین پہونچے بفرط خوشی | ہوئے آپ خوش اہل ایمان بہی

معجزہ

لکھا ہے کہ ہوتی تہی یہ جنگ جب | جناب رسالت یہ ہنگامہ سب

بیان کرتے تہے اپنے اصحابؓ سے | نشان لیکے وہ زیدؓ آگے بڑہے

یہ ابلیس نے چاہا بہکاؤن مین | بیان خوب بیان کین جو دنیا کی ہین

مگر زیدؓ نے کچھہ بہی پروا نہ کی | لڑے اونکو حاصل شہادت ہوئی

یہ جعفرؓ بڑہے اور علم لے لیا | ہوا اونکے دل مین بہی کچھہ وسوسہ

کیا دور اور کافرون سے لڑے | ہوئے قتل جو دونون بازو کٹے

خدا نے اونہین کے عوض مین اونہین | دو بازو دئے ہین کہ اوس سے اڑین

وہ یاقوت کے ہین مصفا جلی — لقب اونکا طیار ہے اس سے ہی
اور ارشاد پہر آپ نے یہ کیا — علم عبداللہؓ نے اب لے لیا
گئے وہ بہی جنت مین ہو کر شہید — ہوا مہربان اونپہ رب مجید
کہا پہر کہ اللہ کی تلوارون سے — بڑہی ایک تیغ اوس علم کو لئے
چلی خوب اور اوس نے پائی ظفر — مراد اس سے تہی خالدؓ نامور
اسی سے ہے سیف اللہ اونکا لقب — کہ سیف اللہ کہنے لگے اونکو سب
بڑا معجزہ یہ بہی ہے آپ کا — زہے شان حضرت شہؐ انبیا

سریہ ذات السلاسل بسرداری عمرو عاصؓ پہر بدرخواست اونکی جانا لشکر کمکی کا باجازت ابو عبیدہؓ پاس اونکی اور لوٹ آنا اونکا مدینہ پر سکینہ مین

سیر مین ہے بعد اسکے اے خوش سیر — حضور رسالت پہ آئی خبر
کہ بعضے قبائل کا یہ عزم ہے — کہ طیبہ پہ شبخون کرین تیز پے
ہوا حکم نافذ عمرو عاص کو — روان تم غزا کے لئے جلد ہو
کئے تین سو اونکے ہمراہ جوان — کہ ہر اک دلاور تہا صاحب توان
روانہ ہوئے وہ بصد احتشام — لکہا اسکا ذات السلاسل ہی نام
شباشب یہ چلتے کہ وہ خیرہ سر — نہ زنہار پائین ہماری خبر
قریب اونکے پہونچے تو وہان یہ سنا — کہ کثرت سے ہین دشمنان خدا
عمروؓ نے یہ حضرت کو دی اطلاع — مناسب ہے اور آئین یہان پر شجاع

تو فوراً ہوئے بوعبیدہؓ امیر — گیا اونکے ہمراہ جم غفیر
صحابہؓ جو ذی رتبہ شان تھے — بحکم شہنشاہ تابع ہوئے
اونہین مین تھے بوبکر و فاروق بھی — تھے یہ عاشقان خدا و نبی
کیا بوعبیدہؓ سے ارشاد تھا — نہونا مخالف کسی سے ذرا
عمروؓ سے ملے جبکہ یہ سرفراز — خلاف اینکے اونسے بوقت نماز
ہوا پیرا مارت عمروؓ عاص کی — گئے مان اور ہوگئے مقتدی
اودہر جس قدر بستیان اونکی تہین — یہ لشکر ہوا پر ملے وہ نہین
کہ آیا مقابل نہ کافر کوئی — پلٹ آگئے یہ سب بظفر ہی
یہ اطراف مین ہوگیا غلغلہ — کہ اسلامیون کا ہے یہ دبدبہ

سریہ خبط بسرداری ابوعبیدہؓ اور ملنا مچھلی کا ساحل شور پر اور پلٹ آنا اونکا بے جنگ وجدال مدینہ منورہ مین

یہ کہتا ہے پھر راوی صدق گو — وہی بوعبیدہؓ دلیل جنگجو
بہ تعمیل حکم شہ مرسلان — لئے تین سو اپنے ہمراہ جوان
حدیبیہ کی سمت راہی ہوئے — کہ ہو جنگ اعدائے اسلام سے
لرزنے لگا اون سے وہ سب دیار — نہ آیا مقابل پیادہ سوار
یہ پھرتی رہی فوج ادہر اور اودہر — کہ مارین اگر آئین دشمن نظر
مگر تھا نہ سامان خور و نوش کا — ہوئی وقت اسلامیون کو ذرا

کوئی چیز کھانے کی ملتی نہ تھی | سمندر پہ پہونچے جو غازی جری
تو دعوت ہوئی غیب سے انکی وہان | ملی ایک ساحل پہ مچھلی وہان
کہ مردہ تھی اور اس قدر تھی بڑی | کہ آنکھون مین نیزہ لئے آدمی
سما جاوے تہین پسلیان اس قدر | سوار شتر اوس سے کرتا گذر
وہ اک ماہ تک اوسکو کھایا کئے | پھر آئے خوشی سے مدینہ چلے
جو مچھلی کا قصہ سنا آپ نے | تو اس طرح اون سے کہا آپ نے
کہ لاؤ ہمارا بھی حصہ تو دو | کیا نذر کچھ گوشت اے نیک خو
کیا نوش اوسکو شہنشاہ نے | کہ بھیجی تھی دعوت یہ اللہ نے
خدا کی جو باتین ہین جانے خدا | نہین دخل انسان کی عقل کا

شکست ہونا صلح حدیبیہ کا اور فتح مکہ معظمہ زاد اللہ شرفہا اللہم ارزقنا زیارت بیتک وزیارت حبیبک صلعم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوا پھر یہ منظور رب انام | کہ ملک عرب ہو مسلمان تمام
ترقی پہ ہو دین اسلام اب | نہ رہ جائین کفار کا نام اب
اب اللہ ہی اللہ کا ہو غلغلہ | مٹے کعبہ سے دور اصنام کا
لگے آنے گھر گھر سے آواز حق | بتون کی پجاری ہون جانباز حق
تھا گرچہ حدیبیہ مین یہ قرار | قریش اور ہم عہد ون سے زینہار
نہ مومن لڑین اور یون ہین قریش | نہون جنگ جو دل مین آئے نہ طیش

خزاعہ سے بھی عہد شہ کا یہ تھا — رہے صلح اور اب تو سعی کہ
قریش اور بنی بکر ہم عہد تے — کہ ہونگے مخالف نہ اس عہد سے
بنی بکر سے اک بدیلی وہان — کرنا فہم احمق تھا ناکاردان
اوسی نے حماقت سے نافہمی سے — بشان جناب رسالتؐ کے
وہ گستاخ کلمی کہ سنکر جنہین — خزاعی غلام آگیا طیش مین
کہا اوس سے چپ رہ یہ بکتا ہے کیا — نہ بیہودہ بک ہوش مین آ ذرا
پر اوس شامتی نے نہ مانا اوسے — خزاعی نے مردانہ مارا اوسے
تو بہاگا بدیلی گیا قوم مین — کہا یہ ہوا اب اعانت کرین
اونہون نے قریشون سے چاہی مدد — کہ لازم ہے تمکو ہماری مدد
تو بس عکرمہ اور شرک کئی — معاون ہوئے پر بطور خفی
ہوئی دونون فرقون مین پہر سخت جنگ — کہ دونون ہی لڑتے ہوئے بیدرنگ
حرم مین جو آئے خزاعہ نے یون — کہا انکے سردار نوفل سے کیون
یہان لڑتے ہو کیا نہین جانتے — حرم ہے ڈرو کچہہ تو اللہ سے
حرم مین یہ خونریزی اچھی نہین — کہا ہم لڑینگے کہ ڈر ہی نہین
یہ دن تو نہین ہے خدا ترسی کا — جو ہو سو ہو پروا نہین ہے ذرا
خزاعی ہوئے بیس مقتول وہان — جو باقی تھے مغلوب اور نیم جان
ہوئے واقف اس سے شہؐ انبیا — سحر حضرت عائشہ سے کہا

معجزہ

خزاعہ مین واقع ہوا حادثہ — لگین کہنے یون حضرت عائشہؓ

کہ وہ عہد کیا توڑ دینگے قریش | نہ اوس عہد پر کیا رہین گے قریش

کہا مصلحت ہے خدا کی یہی | جو چاہے کرے ہے مدبر قوی

یہ فرما رہی ہین مادر مومنین | جو میمونہ معصومہ ہین پاکدین

اوسی روز مین نے سنا آپ سے | نصرت نصرت ستہے فرما رہے

ہوا تیسرا دن تو آیا عمرو | کہ سالم خزاعی کا تھا وہ پسر

لکھا تھا قصیدہ مین اوسنے وہ حال | حرم مین ہوا جو جدال و قتال

حضور نبیؐ پڑہ دیا سب کا سب | لگے سنکے فرمانے فخر عرب

ہے کافی عمرو یہی تیرے لئے | کھڑے ہوگئے آپ کہتے یہ تہے

نہ دیجائے مجھکو مدد مین اگر | نہ حامی ہون انکا اور اب سر بسر

حمایت حفاظت کرین انکی ہم | بس اسطرح جون اپنی بے بیش و کم

کہا جان نثارون سے اپنے یہی | کہ بوسفیان تجدید اوس عہد کی

ضرور اب تو خواہش کرے گا مگر | چلا جائیگا یون ہین وہ لوٹ کر

کلامی جو ہے میرے شہ کا کلام | وہ ہے معجزہ معجز دلا کلام

نہین فعل بھی خالی اعجاز سے | پیمبر کوئی ایسا بتلا تو دے

وہ کیا جانین جن مین نہین ہی خرد | خرد جب نہین سمجھین کیا نیک و بد

نظر غور سے ہو جو حالات پر | تو آجائے نور حقیقت نظر

نہ سمجھینگے ہرگز جو ہین بے نصیب | سمجھہ ہی نہ آئیگی اونکے قریب

حسد نے جنہین کورو کر کر دیا ۔ نہ سوجہانہ سوجہے گا اون کو ذرا

کہ وہ قیدی ظلمت سخت ہین ۔ جہنم ٹہکانا ہے بدبخت ہین

اونہین کر چکا دور پروردگار ۔ ہے شیطان ملعون اونپر سوار

اگر دیکہے سنپر نہ خورشید کو ۔ تو اک ذرہ نقصان اوس کا نہو

یہ ہے آپ کی شان نام خدا ۔ شفیع الوریٰ سرور انبیا

مبشر کلیم اللہ تھے پہلے ہی ۔ مسیحا یہان آکے ہون امتی

ہے قرآن وہ معجزہ آپ کا ۔ کہ خورشید ہو جیسے وسط السما

ہو شہ کی زیارت خدایا نصیب ۔ کہون مین کہ اب میرا جاگا نصیب

قریشی پشیمان و نادم ہوئے ۔ ابوسفیان سے ملکے کہنے لگے

کہ اصلاح کی کوئی تدبیر کر ۔ سمجھ فوج اسلام آئی ادہر

تو آیا مدینہ مین وہ تیز پا ۔ کہ تھا خوفناک اور سہما ہوا

گیا حضرت ام حبیبہ کے یہان ۔ کہ یہ اوسکی بیٹی تھین با عزو شان

ہوئین شامل ازواج اطہار مین ۔ عطا حق نے رتبہ کیا یہ انہین

انہون اوسے دیکہکر فرش سب ۔ لپیٹا تعجب سے بولا کہ اب

عجب ہے کہ تم ہو کے بیٹی مری ۔ دریغ اسکو ہے ہے رکھو مجھسے ہی

یہ فرمایا تو ہے نجس بالیقین ۔ یہ اون کا ہے جو ہین شہ طاہرین

لگا کہنے اسطرح وہ بد عمل ۔ گئی سب وہ عادت تمہاری بدل

کہا تو نے دانا و سردار ہے | مسلمان ہوتا نہین کس لئے

اونہین پوجتا ہے جو سنتے نہین | نہ سمجھین نہ بولین ذرا بالیقین

کہان عقل جاتی رہی ہوش کر | جو رب ہے نہ اوسکو فراموش کر

خفا ہوکے آیا وہان سے نکل | گیا پھر حضور بشیر بے بدل

خوشامد سے کی صلح کی آرزو | کہ دیجے امان ہے یہی آرزو

مگر اوس نے جب کچھ نہ پایا جواب | بہت اوسکے دل کو ہوا پیچ و تاب

ہوا سخت مایوس اوٹھا چلدیا | جناب ابو بکرؓ سے یہی کہا

وہان بھی نہ امید بر آئی جب | تو حضرت عمرؓ سے کہا اوس نے سب

اونہون نے بھی اوسکی نہ کوئی سنی | در دولت سیدہ پر گئی

گیا اونسے بھی اور سبطینؓ سے | گذارش یہ کی صلح اب کیجیے

ملا خشک وہانسے بھی اوسکو جواب | تو آکر حضور ولایت مآب

لگا عرض کرنے کہ ہون صلح جو | یہ فرمایا جو مین کہون سنکے تو

چلا جا یہ کہدے کہ دونون طرف | امان مین نے قایم کی اور بے شغف

روانہ ہو مکہ کو تو یہان سے چلا | کہا خوب پھر جب سلہ حاضر ہوا

حضور رسالت مین اور عرض کی | امن میری قایم یہ ہے کی ہوئی

ہے امیدیون مین زہے برقرار | لگے کہنے محبوبؐ پروردگار

باین دانش و فہم کہتا ہے کیا | امن کس نے دی عہد کس نے کیا

وہ چپ ہوکے مکہ روانہ ہوا | پہونچکر قریشون سے سب کہدیا

اوڑے قہقہے اوسپہ ہر سمت سے — وہ ہنس ہنس کے یون اوس سے کہنے لگے

کہ تجھسے علی نے کیا تھا مذاق — تو بے عقل ہے پر نہ سمجھا مذاق

اونھون نے سمجھکر تجھے بے تمیز — کہا تو نہ سمجھا نہ تھی یہ تمیز

وہ سمجھے تجھے بے خرد او رذلیل — نہین کوئی اسمین امن کا سبیل

سعد لشکر ظفر پیکر تشریف لیجانا حضرت رحمت للعالمین سید المرسلین صلعم کا مکہ معظمہ کو اور فتح مکہ معظمہ بعون خداوندی و افضال سرمدی زاد اللہ شرفہا

الا یا ساقی الراح الصبوح — فقد فتح الرب باب الفتوح

وہ مے دے کہ ہے معرفت جسکا سکر — کہ زنگ اوسکا نقص اور خمار اوسکا شکر

مجھے دے کہ جہل خودی سے بچون — مرون نام پر شاہ کے یون جیون

بڑہے عقل و ایمان کی تاب و توان — کرون فتح مکہ کا قصہ بیان

بڑہا ابر رحمت سوئے کوہسار — ڈرو گل بنینگے بہت سنگ و خار

چلے خضر آب بقا لیکے ساتھ — کہ مردون کو زندہ کرین ہاتھون ہاتھ

عمارت چلی سوے ویران دیار — خزان دیدہ گلشن پہ باد بہار

مدینہ سے مکہ کو جاتے ہین شاہ دین — ہے ہمرہ نجوم ہدایت سپاہ

سپاہی ہے ہر اک فریدون عصر — سلیمان وقت و فلاطون عصر

حکومت سے حکمت سے اقبال سے — جہالت کرین دور جہال سے

مسلمان کرتا ہے کفار کو — بناتا ہے اخیار اشرار کو

کبھی کے پڑے ہین جو مولا سے دور — سکھاتا ہے اون کو دوام حضور

ہوا پھر یہ حکم شہ دوسرا ۔ کہ تیار غازی ہون ہر غزا
کرین خفیہ تیار سامان جنگ ۔ جو ہم حکم دین ہون روان بیدرنگ
رہین مستعد منتظر حکم کے ۔ نہو دیر پھر ایکدم کے لئے
ہوئے جمع او مستعد اہل دین ۔ یہ کہتا ہے راوی صادق امین
ہوئی ایسی تیار فوج عظیم ۔ کہ ہر اک تھا شیدائے ربّ کریم
جسے دیکھئے شیر دشمن شکار ۔ کہ دلمین امنگ اور جویائے کار
یہ کہتے تھے یاور ہے رب انام ۔ ہمارے ہے قبضہ مین عالم تمام
ہم ہی غرب سے شرق تک چھائینگے ۔ ظفر ہے جلو مین جدھر جائینگے
ملائے کوئی آنکھ طاقت ہے کیا ۔ ہمارے نبی ہین حبیب خدا
ہمارے یہ مولا و سرور ہین جب ۔ تو ہم مین ہے ربّ ہین ہم ہی فوج رب
ہمارے ہی اعلام ہین چرخ سا ۔ ہماری ہی تیغین ہین کشور کشا
کرین سرفرازون کو ہم سرکو پست ۔ ہم ہی ہین زبردست سب زیردست
کرین قتل اعدا اعدا کے لئے ۔ ہے انا فتحنا ہمارے لئے
ارادہ نہ سرور نے ظاہر کیا ۔ سب چلے سوئے مکہ بعون خدا
ہوا کوچ لشکر مدینہ سے یون ۔ گھٹائین امنڈتی ہین ساونون کی جون
عنان با عنان تھے ہزارون سوار ۔ روان تھے پیادے بھی باندھے قطار
سنان با سنان اور علم بر علم ۔ شتر با شتر اور قدم با قدم

ہوا شور جیسے کوس تکبیر کا
پڑا گنبد چرخ مین زلزلا

ہوا گرم وہ جبین روانہ ہوئین
ہوا گرد بر دآسمان برین

سمون سے جگہوڑونکے اوٹھا غبار
ہوا سرمہ چشم حور اغبار

تھی چھائی ہوئی گرد بدلی کے طور
چمکتے تھے ہتیار بجلی کے طور

جلو مین تھی نصرٌ من اللہ وان
تھی فتحٌ قریب آگے پیچھے روان

وہ سلطان دین کی سواری چلی
کہ مکہ کو باد بہاری چلی

ملے آپ سے رہ مین عباسؓ بھی
کہ ہجرت کئی آتے تھے وہ جرّی

مدینہ کو آتے تھے با اوج و موج
ہوئے حکم سے وہ بھی ہمراہ فوج

جو لشکر کے قریب آگیا
تو بوسفیان مکہ سے آیا چلا

کہ لشکر کو بھی دیکھوں لاؤں خبر
ملا آکے عباسؓ سے تیز تر

کہا کوئی تدبیر بتلائیے
کہ بچ جاؤن اور آبرو بھی رہے

کیا ساتھ مرکب پہ اوسکو سوار
جو لشکر مین پہونچے بجاہ و وقار

تو پہونچے اوسے لیکے وہ تیز تر
جہان تھے خیام جناب عمرؓ

پہنچ جلکہ خیمہ کے اندر گئے
کھڑے ہوکے فاروق کہنے لگے

ابو سفیان ہے یہ عدوئے خدا
خدا نے مجھے اسپہ غالب کیا

محامداد ۔ بکو سزاوار ہین
کہا اوس نے اسے یون دکہایا ہمین

نہ ایمان کا اسکے اب اعتبار
ملیگی نہ اسکو امان زینہار

برہنہ علم کرکے تیغ دو دم — نکل آئے جھپٹے کشادہ قدم
کہ حکم آپ سے جلد حاصل کرون — اور اسکو ہین کردون ابہی غرق خون
اگر دونون اول ہی پہونچے وہان — تہے حاضر حضور شہ مرسلان
جناب رسالت نے اوس سے کہا — کہ تو اے ابوسفیان اسلام لا
کہالات و عزی کو دون کیا جواب — لگے کہنے فاروق رض عالیجناب
یہ خیمہ کے باہر جو کہتا ذرا — چکہاتا وہین مجہکو اس کا مزا
کہ مانع ہے یہان احترام و ادب — حضوری مین کیا تاب ہے میری اب
کہ بے حکم والا مین کچہہ کرسکون — دل و جان سے قربان خاص ہون
جو دل مین ہیوے ہین ہیوٹے نہین — ہلا اب زبان بہی تو سکتے نہین
لگے کہنے عباس رض اسطرح پر — یہ ہوتا تمہارے قبیلہ سے گر
تو ایسا تشدد نہ کرتے کبہی — کہا جب مسلمان ہوئے آپ ہی
خوشی سے جناب رسالت کی ہین — ہوا خوش کہ اہل قرابت سے ہین
مسلمان جو ہوتا مرا باپ بہی — نہوتی خوشی مجہکو ویسی کبہی
کیا شہ نے ارشاد عباس رض سے — کہ لیجاؤ خیمہ مین اپنے اِسے
لے آنا یہان کل بوقت پگاہ — گئے اوسکو لیکر وہ با عز و جاہ
دم صبح پہر اوسکو حاضر کیا — ہوا اوسکو ارشاد یون آپ کا
ابوسفیان وہ وقت آیا نہ کیا — نہ پوچہے کسیکو تو حق کے سوا
کہا ہان تو فرمایا پہر آپ نے — وہ کیا وقت آیا نہین تو مجہے

سمجھلے لیقینی رسولؐ خدا
تو اس سے تردد کچھ اوسکو ہوا

لگے کہنے عباسؓ تو ہو خراب
مسلمان ہو جلد ورنہ شتاب

عمرؓ آکے سر کاٹ لینگے ترا
کرینگے تامل نہ ہرگز ذرا

تو ڈر کر لگا پڑھنے کلمہ مین
کہ معبود ہے بس خدائے برین

جناب محمدؐ ہین اوسکے رسول
کیا مین نے اسلام دل سے قبول

تو یہ عرض عباسؓ کرنے لگے
کہ یہ قوم کا اپنی سردار ہے

حضور اب عنایت کچھ ایسی کرین
کہ عزت ہو اسکے لئے قوم مین

یہ فرمایا جو اسکے گھر ہو رہے
حرم مین جو ہو جو سلح ڈال دے

کرے بند دروازہ کو اپنے جو
امن مین ہے اوسکو خطر کچھ نہو

ہوا پھر تو عباسؓ کو یہ خیال
نہ شیطان کا اسپہ چل جائے جال

کہین پھر نہ جائے یہ اسلام سے
کہا ہان تو جانا مگر دیکھ لے

ذرا شوکت دین اور کر و فر
گئے لیکے اوس جا وہین نامور

کہ تھی وہ گذرگاہ سب فوج کی
کہ دکھلاؤن یہ کر و فر بھی

ہوا کوچ جب لشکر دین کا
پڑا شور تکبیر سے زلزلہ

سوار و پیادے جو بڑھکر چلے
فلک پر گھٹا چھا گئی گرد سے

بڑھی اسطرح فوج دشمن شکن
کہ گویا سمندر ہوا موج زن

علمدار اعلام کھولے چلے
سبھی گرز اور تیغ تولے چلے

وہ گھوڑون کی چہل پہل کہ نادم پری — کہین کان پکڑے تھی بجلی چھپی
غضب جست اور پھننانا غضب — سماتھا سہانا سہانا غضب
تھے اللہ کے شیرونکے ایسے پرے — کہ حیرت سے قدسی اونھین تکتے تھے
یہ کہتے تھے عظمت جو انسان کی ہے — ملک کی نہ ایسی ہی جانکی ہے
انھین کے لئے ہین یہ حور و قصور — جو کچھ ہین یہ ہین چشم بد دور دور
رسالے نکلتے تھے جو پے بہ پے — بتاتے فلانا یہ سردار ہے
فلانی ہے قوم اور قبیلہ فلان — جسے دیکھئے صاحب فر و شان
ہوئے دیکھکر سخت بوسفیان دنگ — اوڑا رنگ حیرت سے جیسے پتنگ
کہا ہے تمہارے بھتیجے کی اب — بڑی سلطنت اور شوکت غضب
کہا سلطنت پھر نہ کہنا اسے — رسالت کی ہے شان بڑھتی رہے
کہان سلطنت اور یہ شوکت کہان — یہ شاہو نہین عظمت یہ قدرت کہان
یہان زیر فرمان ہے بالا و پست — سپاہی سے ہے بادشہ زیر دست
فرشتے سپاہی یہان بنتے ہین — اسی سے تو یہ اس قدر تنتے ہین
یہان لشکری بنتے ہین جبرئیل — انھین ہین ہے بے شبہ رب جلیل
ہوا موکب خاص کا جب گذر — تو اللہ اکبر یہ تھا کر و فر
تھے قصوے پہ شاہ دو عالم سوار — تھے اک سمت بوبکر ذی اقتدار
اور اک سمت غازی اسد رض شیر نر — جلال اور ہیبت تھی یہ جلوہ گر
لرزنے لگے جو ذرا دیکھ لے — مکبر مہاجر اور انصار تھے
زمین سے سما تا فلک تھا بندھا — عیان تھا جلال اون سے اللہ کا

کسی نے یہ شوکت نہ دیکھی کہین
علمدار انصار جو سعدؓ تھے
جو گذرے وہان سے بفر وشکوہ
اونہون نے ابو سفیان سے یہ کہا
قریشون کا ہو قتل و تذلیل ہی
یہ کہکر کہا ہان سنو دوستو
احد کا عوض آج لینا ضرور
یہ سنکر حضور رسالت مآب
کہ یا رحمت دو جہان سیدا
وہ سب گفتگو سعدؓ کی عرض کی
یہ فرمایا اون سے ہوئی یہ خطا
کرین ہم قریشون پہ عفو و کرم
یہ فرما کے فرمایا ہان اے علیؓ
ادب اور ترحم سے داخل ہو وہان
سبھی افسرون کو ہوا حکم یون
مگر اوسکا آئے مقابل مین جو
پہونچکر ابو سفیان نے مکہ مین

لڑ رہے تھے اون سے زمان و زمین
عبادہ کے بیٹے و لاور بڑے
لئے ساتھ غازی گروہا گروہ
مبارک ہے ہمکو تو دن آج کا
احد کا عوض لین بخوبی ابہی
کہ اوسی ہوا اور اہل خزرج بہی ہو
نہو قتل و غارت مین ہرگز قصور
ابو سفیان نے عرض کی یہ شتاب
دیا حکم قتل آپ نے قوم کا
کہ تہے مجھ سے اس طرح کہتے ابہی
یہ دن ہے ترحم اور اکرام کا
کہ لازم ہے تعظیم و داب حرم
علم سعدؓ سے جا کے لیلو ابہی
مناسب نہین آج خونریزیان
کسیکو نہ مارو بہاؤ نہ خون
نہ چھوڑو وہین قتل فوراً کرو
کیا آگہ سب ماجرے سے اونہین

لگے کہنے اون کو برا اور بہلا
کہ تہا عکرمہ اور صفوان بہی
مقابل ہوئے جلد اک فوج کے
کہان بت پرست اور کہان حق پرست
وہ بہاگے کہ اب جان بچ جائی بس
حضور رسالت ہوئی اطلاع
بڑہے اور تیغ اونکی ہے کارگر
کرین رحم اب مکیون پر حضورؐ
کہ ضع عنہم السیف اے پہلوان
کہ تلوار کو میان ہی مین رکہو
گیا اک کہا ضع علیہم سیوف
غرض ہو چکے قتل ستر جو ان
یہ خالد سے شہ نے کہا تمنے کیون
ہوا حکم کے کچہہ نہ مجہسے خلاف
کہ یہ حکم ہے ضع علیہم سیوف
کیا قتل اون کو اوڑا سر دیے
کہا ہمنے کیا تو نے کیا کہدیا
مین جاتا تہا کہنے کہ رہ مین مجہے

اونہین مین سے اک مجمع ناسزا
سوا اونکے تہا پہر سہیل غبی
کہ سیف خدا رضؓ اوسکے سردار تہے
ہوئے قتل سترؓ کہ تہے زیردست
سوا اسکے تہی کچہہ نہ دل مین ہوس
کہ سیف اللہ خالد امیر شجاع
ہوئے قتل کافر اوڑے خوب سر
یہ فرمایا خالدؓ سے کہدو حضورؐ
یہ معنی ہوئے اسکے اے مہربان
نہ کفار کو قتل و غارت کرو
کہ مارو اونہین صاف کردو صفوف
منادی ہوئی یہ کہ ہے اب امان
کئے قتل کفار کی عرض یون
کہا مجہسے اوس شخص نے صاف صاف
تو بس مین نے پہر خدائے رؤف
تو اوس شخص سے آپ کہنے لگے
یہ کی عرض یا سرورؐ دوسرا
ملا اک شخص مہیب اور اوسے

ہوا دیکھکر دنگ ایسادہ تھا — کہ سر تا فلک تھا زمین پر تھے پا
بے مجھے اوس نے دھمکایا اور یہ کہا — کہ کہہ ضع علیہم سیوف اور جیا
سوا اسکے تو نے کہا کچھہ اگر — یہ حربہ ہے مارون کہ تو جائے مر
کہا مین نے سیف خدا سے وہی — لگے کرنے ارشاد حضرت نبی
ہے اللہ سچا اور اوسکا رسول — اُحد مین ہوا مین نہایت ملول
کہ عم میرے حمزہ ہوئے وہان شہید — کہا مین نے چاہے جو رب حمید
عوض انکے ستر قریشی کو مین — کرون قتل کفار و سرکش یہ ہین
پر اوس روز تقدیر مین یہ نہ تھا — کیا آج رب نے وہ میرا کہا
اجازت خزاعہ کو پہر شہ نے دی — عوض لو بنی بکر سے وہ ابھی
مجازا سین ہمنے تمھین کر دیا — ہمین علم ہے جو ہوا ماجرا
شہ انبیا رحمت دو جہان — ہوئے رونق مکہ با عز و شان
زمین نے کیا شکر خالق ادا — کہ اب آگیا دور اسلام کا
نجاست ہوئی دور اصنام کی — کہ یہان آئی یہ دولت اسلام کی
چھوا کر حجر کو چھڑی آپ نے — لیا چوم اوسے اوس گھڑی آپ نے
مکبر ہوئے خود تو اصحابؓ سب — لگے کہنے تکبیر با صد طرب
گئے گونج دشت و جبل سر بسر — کہ توکہ ہو پہنچا وہ غل چرخ پر
کیا کعبہ کا پہر طواف آپ نے — معجزہ — بتون سے کیا اوسکو صاف آپ نے

کہ سب تین سو ساٹھ بت تھے وہان
اشارہ چھڑی سے شہ دو جہان

جسے کرتے اوندہا وہ گر پڑتا تھا
ہے راوی صادق نے یہ بھی کہا

جو اونچے مقامون پہ بت تھے رکھے
یہ فرمایا اللہ کے شیرؓ سے

چڑھو دوش پر میرے توڑو انہین
جناب علیؓ خود یہ فرماتے ہین

جو تھے بت وہان مین نے توڑا انہین
حرم کر دیا صاف پھینکا انہین

تھے دوش مقدس پہ شیر خدا
یہ فرمایا مبتلا حالت ہے کیا

اونہون نے گذارش کیا با ادب
کہ اسدم حجاب اوٹھ گئے مجھ سے سب

مرا سر ہے اور ساق عرش خدا
جو کچھ ہے یہان سب مین ہون دیکھتا

جو کچھ چاہون لیلون بڑہا کر مین دست
زبردست تھے وہ بھی سب زیر دست

یہ فرمایا پھر آپ نے اے عمرؓ
یہ تصویرین کعبہ مین ہین جس قدر

مٹا دو مٹا دین مگر رہ گئی
براہیمؑ کی اور سمعیل کی

ادب سے اونہون نے مٹایا نہین
پڑی جب نگاہ شہ مرسلین

تو اون دونون تصویرون کو دیکھکر
یہ فرمایا ہمنے تو تمکو عمرؓ

دیا حکم تھا سب مٹا دو ابھی
ادب سے اونہون نے گذارش یہ کی

ہے اک تو جناب براہیمؑ کی
شبیہ ذبیح اللہ ہے دوسری

یہ فرمایا فوراً مٹا دو انہین
جو انکو بناتے ہین ملعون ہین

منگائی گئی جلد پھر زعفران
اونہین دھو دیا اوسکی پانی سے وہان

خطا اہل مکہ کی کردی معاف ہوئین اونکی جان بخشیان برخلاف
عنایت کی اور مہربانی بہت کہ اونکو ہوئی شادمانی بہت
لگے کرنے وہ شکر دل سے ادا کہ انسان بندہ ہے احسان کا
اور انصار نے یہ عنایت کرم جو دیکھا لگے کہنے وہ خوش شیم
کہ میلان شہ کو ادہر ہو گیا کہ یہ قوم اور یہی وطن ہے مرا
وطن کی طرف اب تو رغبت ہوئی اسی فکر مین تھے وہ غازی جری
کہ معلوم شہ کو ہوا وحی سے تو انصار سے آپ کہنے لگے
ہے نسبت مری تمکو ایسا خیال کبھی دل مین ایسا نہ لانا خیال
کہ ایسا مین کرسکتا ہرگز نہین مین ہون عبد حق اور رسول امین
یہان سے تو ہجرت مین ہون کرچکا مدینہ ہے مسکن و مدفن مرا
یہ سن سن کے وہ رونے کہنے لگے کہ فرط محبت سبب اسکا ہے
کہ ہے آپ سے اور اللہ سے کہ ہے ہے نہ ہم مین یہ دولت رہے
کہین ہم نہ محروم دیدار ہون کہ ہم تو وہان یہان سرکار ہون
یہ فرمایا تم سچے ہو اور خدا صداقت تمہاری ہے جتلا چکا
کلامی بلطف خدائے انام مبارک ہوئی فتح مکہ تمام

غزوہ حنین و فتحیابی جان نثاران حضرت سلطان نشاتین صلعم

کہا واقدی رحمۃ اللہ نے سنا ہے دو عالم کے یہ شاہ نے

جو مالک بن عوف ہے خیرہ سر | ثقیف و ہوازن سے اب سربسر
کئے جمع ہین اوس نے مردانِ کار | کہ چالیس سو ہین ز روے شمار
ہوا حکم پھر فوج نصرت اثر | غزا پر ہوشیار و بستہ کمر
ہوئے حکم کے ساتھ غازی تیار | کہا راوی نے تھے وہ بارہ ہزار
ہوئے ہمرکاب شۂ نشاتین | کہ حاصل ہوتا ہمکو فتح حنین
ہوا بعضے لوگون کے دل ہین خیال | کہ ہم سے کسے اب ہے تاب قتال
عدو جتنے ہون کیا خطر ہے ہمین | ملا دینگے اب خاک ہین ہم اونہین
ہوا علم حضرت رسالت کو سب | کہ باہم مسلمان یہ کہتے ہین اب
اور اپنی یہ کثرت پہ نازان ہوئے | خیال انکو اس طرح ہونے لگے
ہوا طبع اقدس پہ بس ناگوار | اسی سے ہوئی حکمت کردگار
ہوتادیب و تنبیہ ان کے لئے | ہزیمت ہوئی تھوڑے کفار سے
کہ بھاگے وہ میدان کو چھوڑ کر | جو تھا زعم جاتا رہا سربسر
کہ ہے فتح قبضہ ہین اللہ کے | جسے چاہے وہ نصرت و فتح دے
یہان کچھ نہین ہے قلیل و کثیر | جو چاہے کرے ہے وہ رب قدیر
دو عالم کا مختار ہے بیگمان | وہ دادار ہے داور داوران
وہ چیونٹی کو چاہے تو جبریلؑ پر | کرے غالب اور بخشے فتح و ظفر
خدائی ہے اوسکی وہی ہے خدا | خدا ہی خدا ہے ہے کیا اوس سوا

جو اک نمونہ قدرت کا ظاہر کیا | اوسے پاؤن میدان اوس سے چھٹا

تو ساتھ آپ کے تھوڑے سے رہ گئے | ہوئی فتح اسلام ان ہی تھوڑون سے

ہوئے کافران سے ہی خستہ و خوار | ان ہی نے انکا لاسب اونکا دمار

یہ تفصیل اوسکی ہے مومنین | بکثرت تھے نو مسلم اس فوج مین

قوی اونکا اسلام اب تک نہ تھا | وہی اہل ایمان سے تھے سوا

ہزارون ہی گنتی مین ہوتے تھے سب | غرض ہوبہنچے میدان مین جا کے جب

کیا تھا یہ کفار نے انتظام | پہ چھپے تھے کمین گاہ مین وہ لئام

اگرچہ مسلمان ترتیب سے | پئے جنگ تھے سب بڑھائے گئے

مگر اتفاقاً وہ رستے تھے تنگ | نہ میدان ہی تھا سزاوار جنگ

بڑھے پر نہ صف بندیان ہو سکین | تو اعدائے حق سے تھے جو اہل کمین

ہوئے تیر انداز یکسر شتاب | ہوا پر عقابون سے چھایا سحاب

برسنے لگے تیر و نیز تیر یون | کہ ٹیڑی گرے آکے میدان مین جون

تو اون سے ہراول کا لشکر جو تھا | اور اوسکے تھے سردار سیف خدا

نہ ٹھیرا وہ جب منتشر ہو گئے | اور اونکے عقب مین جو تھے آرہے

نہ ٹھیرے کہ بھاگڑ سے اونکی تمام | بگڑ ہی گیا فوجون کا انتظام

معاذ اللہ جب فوج یون بھاگ جائے | لڑے سر یہ کس طرح کیا لڑائے

مسلمان ہوئے تھے جو اس واسطے | کہ لین لوٹ مین مال اور جان بچے

ضعیف اونکا اسلام تھا اسقدر ۔ کہ ہنس ہنس کے آپس مین وہ خیرہ سر
جو کچھ دل مین آیا سو بکنے لگے ۔ صحابہؓ پہ اور آپ پر ہنستے تھے
سمجھتے تھے بگڑا یہ کھیل آج ہی ۔ گیا ان کا اقبال و شوکت سبھی
حضور معلے اشتر پر سوار ۔ اکیلے تھے اور ساتھ تھے چند یار
باآواز تھے رجز سے تر زبان ۔ کہ اوس رجز کے ہین یہ معنے عیان
نبیؐ ہون یقین سچا نہ جھوٹا ہون مین[1] ۔ مین ہون عبد مطلب کا بیٹا ہون یقین
وہ عباسؓ و بوسفیانؓ اور مرتضیؓ ۔ وہ ہی ابن مسعودؓ ان کے سوا
تھے گرد آپ کے چارون پھر آپنے ۔ یہ ارشاد فرمایا عباسؓ سے
پکارو ہمارے تم اصحابؓ کو ۔ کہ آؤ ادھر تم کہان جاتے ہو
لکھا ہے تھی آواز اون کی بڑی ۔ کہ آواز مین تھا نہ ویسا کوئی
وہین حسب تعلیم عالیجناب ۔ وہ آواز دینے لگے یون شتاب
کہ انصار اور اہل سمرہ[2] سنو ۔ اور اے اہل سورہ بقر یہ کہو
کہ چلے تم کہان آپ کو چھوڑکر ۔ نہ پاؤگے کچھ حق سے مونہ موڑکر
جو کانون مین اونکے یہ پہونچی ندا ۔ تو ہر اک جوان رشک پروانہ تھا
کہ گرتا ہے پروانہ جون شمع پر ۔ حضور نبیؐ آئے سب دوڑکر
نہ آئے یہان مومنو کچھ خیال ۔ یہ تھی حکمت حضرت لایزال
کہ دل اور جان کا ہے مالک وہی ۔ اوسیکے ہے قبضہ مین نیکی بدی

[1] جو الفاظ کہ رجز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے وہ یہ ہین أنا النبي لا كذب أنا ابن عبد المطلب ... [illegible]
[2] سمرہ درخت ... [illegible] بیعت رضوان ... [illegible]

وہی مارتا اور جلاتا ہے بس ۔ دکہاتا کہلاتا پلاتا ہے بس
کرشمے یہ سب اوسکی قدرت کے ہین ۔ نظر ہو تو جلوے یہ وحدت کے ہین
اودہر سے وہ ظلمت ادہر سے یہ نور ۔ ہوئے جمع آ آکے پیش حضور
یہ خونخوار جنگ اوسمین ہونے لگی ۔ اجل خون کے اشکون سے رونے لگی
دلیرونکی رجز اور کڑک کی صدا ۔ گرج رعد کی سی تہی بس جا بجا
غبار آسمان پر تہا جیسے سحاب ۔ زمین پر برستا تہا خون مثل آب
اور آواز تہلیل و تکبیر کی ۔ چڑہی آسمانون سے گذری گئی
کہ تہا گو تحت گنبد نیلگون ۔ لرزنے لگا خوف سے بیستون
لکہا ہے کہ اوترے ملک پنج ہزار ۔ لئے ساتہ امداد پروردگار
ہوئی فوج اسلام نصرت نصیب ۔ کہ بہاگے وہ کفار نکبت نصیب

معجزہ

کیا یہ بہی راوی نے اسجا بیان ۔ کہ شاہ دوعالم نے اوسدن وہان
لئے مشت اقدس مین کنکر کہ خاک ۔ جو پہینکی عدو کی طرف اونکو ہاک
کچہ ایسی ہوئی پہر نہ ٹہیرے ذرا ۔ اوٹھے پاؤن میدان سے رستہ لیا

اسلام لانا شیبہ رض کا اور ظہور معجزہ حضرت سید انبیا صلعم

یہ شیبہ بن عثمان نے ہے کہا ۔ کہ مین اوس لڑائی مین موجود تہا
یہ ٹہانی تہی دل مین جو تا بوسطے ۔ احد مین ہمارے جو مارے گئے
شہید اونکے بدلے نبیؐ کو کرون ۔ گیا بہاگ جدہر مسلمان قشون

رہے آپ تنہا ہی میدان مین | شتر سے بھی اوترے بڑا مین انہین
کرون قتل اب بے تامل یہان | میان سے لئے تیغ آتش فشان
لبیک کرین پہونچا ہی سمت یمین | یہ دیکھا ہین عباس قایم وہین
چلا جانب چپ تو بوسفیان تھے | یہ چاہا کرون وار اب پشت سے
قریب آپ سے جبکہ مین ہو گیا | تو اک شعلہ آتش کا حائل ہوا
چکا چوند آنکھون مین ایسی ہوئی | کہ گویا بصارت بھی جاتی رہی
تو ڈر کر رکھا ہاتھ آنکھون پہ جھٹ | میری سمت بس آپ آئے پلٹ
یہ فرمایا شیبہ تو نزدیک آ | یہ سنکر قریب آپ کے مین ہوا
رکھا دست اقدس مرے سینہ پر | دعا کی کہ اے داور دادگر
بچا لے اسے شر شیطان سے | ہوا کفر سب دور دل سے مرے
ہوئے آپ آنکھون سے محبوب تر | کیا پھر یہ ارشاد بڑھ جنگ پر
مجھے جوشش اوسوقت ایسا ہوا | پدر بھی مقابل جو ہوتا مرا
تو مین مارتا بے تامل اوسے | غرض جب مسلمان مظفر ہوئے
بشوق زیارت مین حاضر ہوا | تو ارشاد اس طرح مجھ سے کیا
تمنا وہ بہتر ترے دل کی تھی | کہ بہتر ہے یہ بخشش ایزدی
کیا عزم فاسد مرا سب بیان | ہوا کلمہ سے مین وہین تر زبان
یہ کی عرض اے سرور نشاتین | اور اے فاتح جنگ بدر و حنین

دعا یہ کیجے ہن عفو میرے گناہ
دعا آپ نے کی کہ اسکے گناہ

الٰہی تو غفار ہے بخشدے
تھے شیشیہ کہان اور کہان ہو گئے

مسلمان ہوئے چار یہان پر شہید
ہوئے قتل کفار سترّ پلید

سدہارے یہ جنت کو وہ نازنین
سزا وار جو جنکی جاتی اونہین

ملی اور ہمیشہ وہین وہ رہے
رہے اہل حق پاس اللہ کے

سریہ ابو عامر رضی اللہ عنہ اور شہادت اونکی اور تقسیم ہونا غنائم کا معہ حالات متعلقہ

یہ کہتا ہے راوی کہ وہ خیرہ سر
گئے بہاگ میدان جب چھوڑکر

تو ابو عامر رض نامور خوش نہاد
بحکم شہنشاہ صاحب رشاد

تعاقب پر اونکے مقرر ہوئے
دلاور سبہی منتخب ساتھ تھے

گئے تیز پا اور دشمن جا لیا
کئے قتل اعداے دین ناسزا

ابو عامر آخر ہوئے وہان شہید
میسر ہوا وصل رب مجید

جو باقی رہے ہو کے وہ فتحیاب
لئے عورتین اور لڑکے شتاب

حضور جہاندار حاضر ہوئے
قبیلے جو اکثر ہوازن سے تھے

مسلمان ہوئے لطف اونپر ہوا
جو تہین عورتین پہیر اونکو دیا

غنیمت کا جو کچھ تھا مال و منال
دیا سبکو دریا دلی سے وہ مال

مگر مکیون کو بکثرت دیا
کہ خوش ہون یہ سب اور بڑھے حوصلہ

اور اسلام پر مستقل بھی رہین
محبت ہو دین کی نہ دین سے پہرین

تو انصار جا نثار یہ دیکھ کر ۔ پریشان ہوئے اور گئے دل مین ڈر
کہ شاید حضور معلّے یہان ۔ رہین اس قدر اب یہین مہربان
اور اس جا سے محروم دیدار ہم ۔ مدینہ پہ چلے جائین ہے ہے ستم
تو آپس مین کرنے لگے گفتگو ۔ اور ان مین جو کم سن تھے اور تند خو
شکایت وہ کرنے لگے آپ کی ۔ یہ تھی تیزی طبع اور کم سنی
یہ معلوم سب آپ کو ہو گیا ۔ کئے جمع انصار خطبہ پڑھا
یہ تھا اون مین انصار اب تم سنو ۔ کہ ہے علم ہمکو جو تم کہتے ہو
کیا ہمکیون پر جو لطف و کرم ۔ مگر اوس سے تمکو ہوا کچھ الم
یہ سمجھو کہ الطاف او بخششین ۔ جو کین ہمکیون پر یہ سب اس سے ہین
کہ قائم رہین دین اسلام پر ۔ مسخر ہون دل انکے اس سے مگر
گئے بھول تم ہین جب آیا نہ تھا ۔ یہ زور اور شرف تمنے پایا نہ تھا
سفر کر نہ سکتے تھے بے ضابطہ ۔ تھی حاجت پئے زاد اور راحلہ
اور اب تم ہوئے فضل اللہ سے ۔ قوی دل بڑے حشمت و جاہ سے
جو کچھ چاہیئے تمکو موجود ہے ۔ بتاؤ شکایت ہے پھر کس لئے
یہ سنکر ڈرے اور ادب سے خموش ۔ یہ ہیبت ہوئی اوڑ گئے رنگ و ہوش
یہ فرمایا دیتے نہین کیون جواب ۔ تامل ہے کیون کیا ہے یہ پیچ و تاب
کہا ہم خدا و نبیؐ سے ہین شاد ۔ رہین آپ خوش بس یہی ہے مراد

نہین کچھ تمنا نے مال ومنال
دلو نہین نہین یہ ہمارے خیال

رضاے خدا اور رضا آپ کی
نہین چاہیے آرزو سے یہی

یہ فرمایا ہان یہ نہ تمنے کہا
مدینہ مین جب آ کے کیا پاس تھا

نہ دولت نہ ثروت نہ سامان نہ مال
دیا آپ کو قوم نے تھا نکال

اوراونسے تھے خائف ہی جب آ گئے تھے
معاون ہوئے ہم مکان بھی دیے

تھے محتاج ہی آپ مسکین بھی
ہماری جو قوت تھی اور مال بھی

شریک آپکو اوسمین ہمنے کیا
دقیقہ کوئی بھی نہ رکھا اوٹھا

خدا کی قسم تم جو ایسا کہو
تو یہ سچ ہے تم صادق القول ہو

کہا ہم خدا و نبی سے ہین خوش
نہ ہم دولت دنیوی سے ہین خوش

توارشاد اس طرح اون سے کیا
کہا انصار تم تو ہوا ہل وفا

نہ تم لوگ اس سے ہوئے شادمان
کہ لیجائین یہ اونٹ اور بکریان

خوشی سے غنیمت کا بھی مال لین
چلو لیکے تم ساتھ اپنے ہمین

یہ مال ومنال اونٹ اور بکریان
ہین بہتر کہ ہم کچھہ کرو تو بیان

یہ سنتے ہی وہ عاشقان نبیؐ
ہوئے خوش کہ بیجان تھے جان آ گئی

لگے کہنے یہی تو نعمت ہے بس
نہین اس سوا کچھہ بھی ہمکو ہوس

تمنا یہی ہے یہی آرزو
جو ہے جنت وجو آپ کی جستجو

یہ دیدار ہی دیکھکر جیتے ہین
مئے دید گرچہ سدا پیتے ہین

لیکن نہ ہرگز بجھی تشنگی
پئے خم کے خم اور بڑھی تشنگی

یہی ہے وہ بادہ کہ اس سے ذرا
نہین سیری ہوتی ہے یا مقتدا

میسر جسے آہ دیدار ہو
تو پھر اور کیا اوسکو درکار ہو

حضور آپ طیبہ مین جب جائینگے
مرادین ہم اپنی سبھی پائینگے

ہمین تھا یہی رنج شاید حضور
رہین یہان تو ہملوگ ہوجائین دور

بس اب غم نہین جسکو جو چاہین دین
نہ کچھ فکر اسکی نہ پروا ہمین

حضور ﷺ نے اون سے کہا
کہ کہتا ہون سوگند رب العلیٰ

کہ سب آدمی ایک رہ گر چلین
مین اوس رہ پہ ہون جسپہ انصار ہین

کہ ہین جان نثار اور وفادار بھی
نہون گا جدا ان سے ہرگز کبھی

جو خطبہ سے شہ کو فراغت ہوئی
تو انصار کا اک گروہ جری

کھڑا ہوگیا آکے پاس آپ کے
وہین دست اقدس کے بوسے لئے

کہا آپ کے جو کچھ احسان ہین
نہ بھولے نہ بھولینگے ہرگز اونہین

ملین نعمتین ہمکو جو آپ سے
جتایا نہ اونکو ہمین آپ نے

ہین اکثر وہ انعام و لطف و عطا
نہ جن کا کیا آپ نے تذکرہ

یہی سب سے بڑھ کر ہے نعمت ہمین
رہین ہم مین آپ اور ہم خوش رہین

وہ کافر جو اس جنگ سے بھاگ کر
گھسے حصن طائف مین بی پاؤ سر

لیا آپ نے گھیر اوس قلعہ کو
رہے چند روز آپ سے جنگ جو

مہینہ ۵ ذی قعدہ کا آگیا | تو وہ بچ گئے باعث اسکا یہ تھا
جو ہین چار ماہ حرام او نمین جنگ | نہین چاہیئے آپ نے بیدرنگ
دیا چھوڑ واپس ہی آنے چلے | لکھا ہے مگر اہل طائف جو تھے
مشرف ہوئے آکے اسلام سے | کیئے بخت سنقاد سب ہو گئے

لشکر کشی حضرت شہنشاہ عالم بمقام تبوک اور نہ آنا شام اور روم والونکا مقابلہ
لشکر نصرت پیکر کے معہ احوال متعلقہ و فتوحات جو اس سفر مین ہوئین

لکھون وجہ لشکر کشی تبوک | یہ کہتا ہے راوی صاحب سلوک
کہ جاتے تھے جو شام کو قافلے | پلٹ کر وہ آئے جو یہان شام سے
تو اس طرح ظاہر اونہون نے کیا | کہ ہے قیصر روم یہ چاہتا
کہ طیبہ پر اب مین چڑھائی کرون | وہ ہے در پئے جمع فوج و قشون
حضور معلی نے جب یہ سنا | نہ کی دیر یہ حکم نافذ کیا
کہ تیاری جنگ قیصر کرو | چلو گر مقابل ہو تو مار لو
لکھا ہے کہ سامان کچھ بھی نہ تھا | یہ موسم بھی تھا گرم بس دہوپ کا
یہ ارشاد فرمایا اصحاب سے | مدد دو ہمین جس قدر ہو سکے
تو عثمان ذی شان نے بیدرنگ | کئے نذر فوراً آپ نے صرف جنگ
ستر تین سو یا کہ دو سو شتر | تجارت کا مال او نپہ تھا بار بر
روانہ او نہین کرتے تھے شام کو | نہ سامان اون سے لیا نام کو

سوا اون کے مثقال ہین اک ہزار ‏ طلا بھی کیا نذر اے خوش شعار

یہ ارشاد بس اونکی نسبت ہوا ‏ جو اللہ کو تم نے راضی کیا

جو چاہو کرو کچھ نہ ہوگا ضرر ‏ کہ ہے مہربان داور دادگر

جنابِ عمرؓ نے دیا نصف مال ‏ صداقت پنہ نے تو مال و منال

جو کچھ پاس تھا نذر سب کر دیا ‏ زہے شان صدیق صاحب وفا

کسی نے کمی کی نہ امداد مین ‏ کہ دنیائے دون سے تھی نفرت انہین

صحابی تھے انصار سے بو عقیلؓ ‏ بجان عاشق زار ربِّ جلیل

بھرا پانی دن بھر تو اون کو ملے ‏ جو دو صاع خرمے اون ہی خرمون سے

کئے صاع پھر خرچ اہل و عیال ‏ دئے صاع پھر بہر ربِّ جلال

شہنشاہ نے سب کے مالون پہ وہ ‏ رکھے اور یہ فرمایا اللہ کو

پسند آئی ہمت تو قرآن مین ‏ صفت انکی فرمائی فرقان مین

کہ اس تنگدستی مین ہمت یہ ہے ‏ ہمارا خلوص اور محبت یہ ہے

غرض ساز و سامان سب فوج کا ‏ بفضل خداوند پورا ہوا

شتر اسپ و خچر لباس و سلاح ‏ فراہم ہوئے خوب بہر فلاح

وہ تیار اک فوج ایسی ہوئی ‏ کہ بھاری ہو شاہان عالم پہ بھی

رضائے خدا کے طلبگار سب ‏ اور اس دار فانی سے بیزار سب

خدا سے سبھی دل لگائے ہوئے ‏ سبھی اپنی ہستی مٹائے ہوئے

اگرچہ سب انسان پہ رشک ملک
تھے زیر قدم اونکے ساتھون فلک

خدا و نبی کے سبھی شکری
انہین کے لئے تھے فضائل سبھی

خدا ان کا اور یہ سب اللہ کے
بڑی شان ان کی بڑے مرتبے

مدینہ سے لشکر روانہ ہوا
اور اسلام کا بول بالا ہوا

جو مشہور جا ہے ثنیہ وداع
تو پہونچے وہان بادشاہ مطاع

دیا حکم تیار ہون یہان علم
روانہ ہو پھر فوج نصرت حشم

ہوئے حکم کے ساتھ وہ بھی تیار
بڑا فوج کا اور جاہ و وقار

علمدار تھے دوسیون کے اسید رضہ
بصد فر و سطوت بصد ہا امید

علمدار پھر لو دجانہ رضہ ہوئے
کہ تھے خزرجی اوس علم کے تلے

ہوا حکم نافذ یدا لنضار رضہ کو
نشان ہر قبیلے کا تیار ہو

تو اونمین بڑا تھا جو سب سے نشان
صداقت پناہ کو دیا شہ نے وان

لئے یا اوسے تھے زبیر رضہ جو ام
ہے اونکا ہی لکھا اور انکا ہی نام

یہ راوی کا شک ہے قباحت نہین
جو راوی ہے وہ ہے نہایت امین

لکھا ہے جو ابنا کے نجار تھے
علمدار اونکے عمارہ ہوئے

مگر زید رضہ ثابت کو پھر دیدیا
گذارش ادب سے اونہون نے کیا

نہین جانتا مین ہوا کیا قصور
ہوئے ہین خفا مجھ سے شاید حضور

یہ فرمایا قرآن کے حافظ جو ہین
وہ لایق ہین اسکے کہ آگے رہین

زیادہ ہین تجھ سے وہ قرآن مین
وہ افضل ہین اسمین زیادہ جو ہین

اگرچہ ہے کوئی غلام اورکان
ہوا اوسکا گنا پر یہ ہے اوسکی شان

مقدم وہ قرآن کی برکت سے ہے
یہ قرآن ہی کی فضیلت سے ہے

اور اس فوج مین تھے جو مردان کار
یہ کہتا ہے راوی کہ اون کا شمار

کسی نے کیا تیس ہزار اور کوئی
بتاتا چہل تک ہے اور اور بھی

روایت مین آیا ہے ستر ہزار
تھے سب دس ہزار ان مین جنگی سوار

شتر بھی تھے بارہ ہزار اے اخی
سیر مین ہے گنتی لکھی بس یہی

بصد فر وسطوت یہ لشکر بڑھا
یہ شوکت یہ حشمت تھی نام خدا

سپاہی یہ دار سب شمشیر بر
جلو مین لئے ساتھ فتح وظفر

تعالی اللہ اونکا وہ جوش وخروش
اوڑے ہوش کے دیکھ کر اونکو ہوش

چڑھا آسمان پر غبار زمین
ہوا گرد برد آسمان برین

ہراول کے افسر تھے خالدؓ ولید
وہی فاتح شام و گرد شدید

یمین پر تھے طلحہؓ وہ عبد الہ
بزیر نشان با ہزار عز وجاہ

پسر عوف کے عبدرحمنؓ جو تھے
تھے بائین طرف فوج ہمرہ لئے

حبیبؓ خدا رونق قلب گاہ
زہے فوج ولشکر زہے بادشاہ

عیان ہیبت وجاہ ہر اک طرف
جدہر دیکھو گردان دین صف بصف

علم فرق اقدس پہ سایہ فگن
اوسیکے تلے سب زمین و زمن

تھی قربان اوس پر خدائی تمام
کہ تھے جلوہ گر آپ با احتشام

مین قربان اوس شاہ اور فوج کے　　تصدق مین اوس اوج اور موج کے

الٰہی یہ مجھے بخشدے فضل کر　　میری آل و اولاد بھی سر بسر

رہے دونون عالم مین با آب رو　　غیور اور رحمٰن یا رب ہے تو

مسلمان ہمیشہ رہین شاد دل　　خوشی سے رہین سب کے آباد دل

غرض یون ہین یہ فوج پر سلوک　　روان شوق سے تہی بسمت تبوک

ملا راہ مین جب دیار حجر　　لگے کرنے ارشاد پیغامبر

نہ ٹہیرو نہ اس جا کا پانی پیو　　نہ آنا بھی گو نہ ہو یہان سے چلو

کہلاؤ پلاؤ نہ اونٹون کو بھی　　ہے لازم یہان خوف رب قوی

کہ اوترا تھا اللہ کا اس جا عذاب　　ثمودی جو تھے لوگ خانہ خراب

اونہین پر عذاب اسجگہہ آیا تھا　　رخ پاک پر ڈالکر پہر روا

ہوئے جلد جلد اوس جگہہ سے روان　　کہ رہتے تھے اعداے مولا یہان

اور ایسے وہ تھے جنپر آیا عذاب　　خفا ہوکے اللہ نے بہیجا عذاب

محبان حق کو تو لازم یہ ہے　　نہ ٹہیرین نکل جائین بس تیز پے

یہ کہتا ہے راوی بہت معجزے　　شہنشاہ سے اس سفر مین ہوئے

جو پہونچے تبوک اوسپہ دیرا ہوا　　نشان و علم ہوگئے چرخ سا

ہوئے بیس لشکر کے وہان پر مقام　　نہ رومی کوئی آیا نہ اہل شام

جو تہا شہر ایلہ کا فرمان روا　　بدل اوس نے منظور جزیہ کیا

اطاعت سے حاصل کی اونسے امان | کہ بچ جائے عزت بہی اور مال وجان
سوا اوسکے جو اور سردار تھے | مطیع اور منقاد وہ بہی ہوئے
ہوئی مشتہر جابجا یہ خبر | ہے اسلام والون کا یہ کرّ و فر

معجزہ و فتح دومۃ الجندل بردست سیف اللہ خالد ولید رضہ عنہ

جو تھے سیف حق اون سے پہر آپ نے | یہ فرمایا اب تجہکو یہ چاہیئے
سوئے دومۃ الجندل اے نامدار | روان ہو اکیدر کو کرے شکار
کئے چار سو تیس ہمرہ سوار | عرض کی کہ حاضر ہے یہ جان نثار
مگر تہوڑے ہین لوگ یہ اے حضور | تو فرمایا یہ فکر کر دل سے دور
اکیدر ترا قیدی ہو جائیگا | کہ قلعہ سے بہر شکار آئیگا
تو بے جنگ کرے گا اوسکو اسیر | کہ حامی ہے اپنا خدائے قدیر
ہوا فرق اسمین نہین بال بہر | جو پہونچے وہان خالد رضہ شیر نر
تو وہ چند خدام ہمرہ لئے | نکل آیا تہا صید کے واسطے
ہوا جبکہ مشغول سیر و شکار | ہوئے قابض اوس پہ یہ عالی وقار
پر اوسکا جو بہائی تہا احسان نام | مقابل ہوا تا کہ لے انتقام
مگر ضرب خالد رضہ سے مارا گیا | وہ سیدہا جہنم سدہارا گیا
اکیدر نے منظور جزیہ کیا | اطاعت کی دولت بچا سب رہا
یہ لشکر مین لوٹ آئے با صد خوشی | حضور شہنشاہ سب عرض کی

رونق افروز مدینہ پر سکینہ ہونا شاہنشاہ رسالت پناہ کا اور وفات شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

دیا شورہ پھر یہ اصحابؓ نے
خدایان و عشاق و احباب نے

کہ اب چلیے تشریف طیبہ کو اب
پلٹ آئے شاہ قریشی نسب

مدینے مین گہر گہر رہین شادیان
کیا سب نے شکر خداے جہان

اور اس عزم کو سن کے کفار سب
ہوئے منفعل اور مردار سب

اور ایسا ہوا رومیون کو خطر
ہوئی پست ہمت شکستہ کمر

اور آ کے پہر لوگ ہر سمت سے
پیاپے مسلمان ہونے لگے

دیار عرب سب منور ہوا
کہ پہیل اوسمین نور نبوت گیا

ہوا دین بر حق کو غلبہ تمام
مسلمان عرب مین ہوئی خاص و عام

لکہا ہے کہ تشریف لانے پہ بہی
لڑائی ہوئین اور بہی اسے اخی

مگر مختصر مختصر تھین سبہی
کہ تفصیل اون کی نہ لکہی گئی

ہوئے ہر جگہ اہل دین فتحمند
خدا نے کیئے اونکے رتبے بلند

ہوا سال دسوان جو ہجرت سے یار
توشہ نے بشوق خداوندگار

کیا قرب حق کی طرف التفات
ہوا ونیز ہمیشہ سلام و صلوات

صحابہؓ جو شیدا و عشاق سے تھے
تڑپتے رہے ہجر دلدار سے

کلامی کرو سجدۂ شکر اب
کہ لکہی فتوحات فخر عرب

آلہی تجھے حمد ہے بے شمار
کہ سب جلد اول نے پایا نظام
رہے مجھپہ فضل و کرم کی نظر
ترا نام ہے ارحم الراحمین
معاون ہو میرا الٰہی مدام
پیاپے تو بھیج اونپہ رحمت سدا
دو عالم مین اسکا مجھے اجر دے
سنو مومنو یہ فتوحات اب
یہ سن تیرہ سو بیس اور آٹھ ہین
بشر ہون ہوئی ہو خطا کچھہ اگر
کہ ستار وہ عالم الغیب ہے
نہین زندگانی کا کچھہ اعتبار
تصدق مین پیغمبر پاک کے
اور اونپر ہون افضل صلواۃ و سلام

کیا فضل مجھپر یہ اے کردگار
یہ مقبول ہو اے خدائے انام
جو میرے گنہ ہین اونہین عفو کر
توہی ہے توہی اکرم الاکرمین
طفیلِ جنابِ رسولؐ انام
اور آل و صحابہ پہ بہی دائما
رہون چین سے اور ایمان سے
سے لکھے مین نے اور ہے یہ انعام رب
کہ فارغ ہوا نظم سے اِسکے مین
رکھو عادتِ حق کو مدِ نظر
نہو عیب جو یہ بڑا عیب ہے
رہے گا مگر یہ سخن یادگار
خداوند مقبول اسکو کرے
سبھی آل و اصحاب پر بہی مدام

دعا

الحمد للہ رب العالمین والصلواۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین صاف شد از نقل النقل مسودہ بقلم فقیر عبد الرزاق کلامی

حسنی عفا اللہ عنہ وعن والدیہ بتاریخ دوم مبارک ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری قدسیہ صلعم

تقریظ

چکیدۂ کلک جواہر سلک مولانای معظم مکرم فرید آوان وحید دوران
شمس العلما مولانا محمد شبلی نعمانی دام برکاتہم

تقریظ حسام الاسلام فی فتوحات سید انام صلعم یہ حیرت انگیز بات ہے
کہ شعرا نے ہر قسم کے مضامین نظم کئے اور سلاطین وغیرہ کے کارنامون پر مثنویان
لکہین لیکن جو چیز سب پر مقدم تہی یعنی آنحضرت کے غزوات اسکو کسی نے
بہی ہاتہہ نہ لگایا فارسی زبان مین صرف حملہ حیدری ایک کتاب ہے جو اس
موضوع پر لکہی گئی لیکن اسکے مصنف نے بہت کچہہ تحریف و تدلیس سے
کام لیا اور اسیوجہہ سے مقبول عام نہو سکی اُردو مین آجتک کسی نے اسپر قلم
نہین اوٹھایا۔ اسکی وجہہ یہی ہے کہ تاریخی واقعات کا بکم وکاست نظم کرنا سخت
مشکل ہے شاہنامہ وغیرہ مین گو تاریخی واقعات ہین شاعر واقعیت کا چندان
پابند نہین جس واقعہ کو جس طرح چاہتا ہے گہٹا بڑہا کر لکہہ دیتا ہے بخلاف اسکے
آنحضرت کے حالات مین کسی قسم کی کمی بیشی ممکن نہین ع ہشدار کہ رہ بردم تیغ است قدم را
ہمارے زمانہ مین جناب سید عبد الرزاق صاحب حسنی متخلص بکلامی نے اس
دشوار گذار راہ مین قدم رکہا اور واقدی کے غزوات کو بعینہ نظم مین ادا کیا۔ باوجود
نظم کی پابندیون کے واقعیت سے کہین تجاوز نہین پایا جاتا اور یہ سخت

مشکل بات ہے- سید صاحب موصوف اوس مشہور خاندان سادات سے
ہین جسکا احسان تمام ہندوستان پر ہے یعنی جناب سید احمد صاحب
جنھون نے رنجیت سنگھہ کے مقابلہ مین جہاد فرمایا تھا اسلئے ایسے ثواب کا
کام ان ہی کے ہاتھہ سے انجام پا سکتا تھا- خدا ان کو جزاے خیر دے
آمین-

شبلی

۲۸-اگست ۱۹۱۱ء مقام لکھنؤ امین آباد

مثنوی مشعر تاریخ اتمام کتاب ریختہ کلک جواہر سلک شاہباز اوج سخنوری
نہنگ دریاے فصاحت ظہوری ظہور نظیری نظیر مولوی حکیم سید سعید احمد
اسعد تخلص خلف مولوی جناب سید احمد علی صاحب ٹونکوی سیماب مرحوم و مغفور

الحمد لمنعم المواہب — والشکر لمعطی الرغائب
احسان ہین اوسکے بے نہایت — شکر اونکا ہو کس سے بے نہایت
توفیق جو شکر کی وہی دے — احسان بڑھے ایک اور اوس سے
محسن کا جتانا وہی دے — احسان کا ماننا وہی دے
جب یون ہون احسان پیہم — پھر کیا شکر اوس کا کر سکین ہم
یون ہی نعت رسول اکرم — پوری کر سکتے ہی نہین ہم
وہ خاتم انبیاے محمدؐ — لطف و کرم اوسکے ہی ہین بیحد
اوس نے ہمین کفر سے بچایا — ہر خیر کا راستہ دکھایا

کی اوس نے جو نظم پر توجہ
اور تھی اعلی النظر توجہ

پھیلایا جہان مین نور تہذیب
کی غیر مہذبون کی تادیب

پیرایش گلشن جہان کی
تمہید بہار بےخزان کی

جنگل کاٹے جفا و ضر کے
کانٹے چھانٹے فساد و شر کے

ذیعقل تمام ملتون کے
مداح ہین اوسکی حکمتون کے

ہر قوم مین اوسکے تذکرے ہین
دفتر عالم کے سب بھرے ہین

مشہور یہ حال ہین جہان مین
اشعار سیر ہین ہر زبان مین

آردو مین بھی ہین سیر فراہم
لیکن سب نثر نظم کم کم

نعمت تھی یہ حسرت کلامی
کیا پائی ہے دولت دوامی

نظم اس نے کئے ہین سب مغازی
اس معرکہ کا ہے پہلا غازی

صالح ہے وہ حافظ اور سید
نظمین ہین سیر مین اوسکی جید

اللہ جزاے خیر اوسے دے
کوشش اسکی قبول کرے

دلچسپ ہین نظمین اسکی یکسر
خوشتر یہ مغازی پیمبر

اسعد کی جو اوس سے ہے اخوت
اور ان حسنات پر محبت

جب ختم ہوئی یہ جانفزا نظم
اور سب نے کہا کہ حبذا نظم

تاریخ کی مجھکو بھی ہوئی فکر
سمجھی مرے دل نے بھی مری فکر

یہ مصرعہ پڑھ کے نعرہ مارا
احوال حکیم باغ آرا
۲۹ ۱۳۱۲ھ

قطعہ تاریخ در صنعت توشیح و معنوی کہ ازان سن ہجری و عیسوی ہر دو بر می آید ریختہ قلم فصاحت رقم شاعر شیرین بیان سخنور شیوا زبان منشی سید محمد اصغر علی صاحب آبرو ملازم دربار ٹونک

طرز کلام نازو برنازنازنینان — بکام و زبان خوبان عذب لبیان سراپا
شعری ز حسن شعرش گشتہ چو شہر زنگی — عبیر از حسن بندشش پر نور مہر آسا

سنہ ۱۳۲۹ ہجری

انداز مہ جبینان شاہد بحرف حرفش — یا دو رخ حسینان بین السطور گویا
نطق بیان مبیّن بر حالت تیقّن — غزوات فخر آدم - فخر مسیح و موسیٰ
داد آبرو کلامم زین داد خوش کلامی — داد حضرت کلامی وادم لعید تولا

از صنعت موشح در معنوی چو رفتم
آمد ندا بگوشم - مرغوب دل زدھا
سنہ ۱۳۲۹ھ

از نتیجہ فکر رسا سخنور والا پایہ فصیح زبان منشی سید عبید الرحمن صاحب ارمان خلف اکبر سید حمید الدین عنا مرحوم ملازم سرکار ٹونک برادر زادہ مصنف

عالم میں بہار بیخزان ہے — یہ ٹونک بہار جاودان ہے
ہر غنچۂ دل کھلا ہوا ہے — کوچہ کوچہ ارم بنا ہے
ہے عرش سے فرش تک مسرت — ہے حد سے سوا نزول رحمت
جس دور کو چاہتے تھے آدم — مشتاق تھے جس کے ابن مریم

صد شکر کہ اب وہ دور آیا | رضوان نے بہشت کو سجایا
اُمت ہے یہی تو خیر اُمت | اسکے ہی لئے ہے فضل و برکت
خورشید جہاں فروز نکلا | مطلع سے عرب کے نور چمکا
بت خانہ میں بت ہیں سر بسجدہ | مصروف ہے حمد حق تعالیٰ
وہ سرورِ مرسلان محمد | وہ باعثِ دو جہان محمد
وہ حضرت مصطفےٰ محمد | شاہنشہ انبیا محمد
وہ مایۂ ناز انبیا کا | آئینۂ حسن حق تعالیٰ
توحید کا جام دینے والا | سیدھا رستہ بتانے والا
ٹوٹے ہوئے دل کا وہ سہارا | ہر ایک کے واسطے وہ ملجا
اوس فخر رسل کے کل مغازی | ہے ایک کتاب جو سیر کی
وہ راحت قلب مومنین ہے | اور بادم عیش منکرین ہے
وہ گوہر بے بہا ہوئی نظم | سبحان اللہ کیا ہوئی نظم
مصرعہ مصرعہ ہے گیسوئے حور | گویا کہ ہے بیت بیت معمور
ناظم وہ کلامی سخنور | مداح صحابۂ و پیمبر
ارمان کے دل میں تھا یہ ارمان | ظاہر ہو کہیں یہ گنج پنہان
صد شکر یہ نظم چھپ رہی ہے | گلبانگ مسرت آ رہی ہے
تاریخ کی فکر کر تو ارمان | بھر لو گل آرزو سے دامان
یہ نظم ہے حضرت کلامی | منسوب بجا ہے مینا بازی